

U.0987

وَلَا تَقْفُ مَا لِكُلِّ بَلَدٍ مِنْهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِنَّهُمْ فِي الْأَعْيُنِ كَالْفُلُوكِ كَانُوا
جس بات کا تجھے علم یقینی نہ ہو (اگرچہ) ان کو ہم سمجھتے ہو کیونکہ کان اور آنکھ اور دل تیرے قیامت

چترہ رحمت ترجمہ نبایع المود

من تالیف عالم بھل، متقی بے بدل، روشن ضمیر، شیخ الطریقہ سید سلیمان شاہ صاحب غنی نقشبندی بخاری

مترجمہ

نہدہ عاجز خادمہ علی عباسی، سابق تحصیلدار پانی پت ضلع کرنال پنجاب

جزو اول

مطبوعہ آرمی پریس دریگنج دہلی

حقوق محفوظہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست ابواب کتاب

تعداد احادیث

صفحہ

الف

۰

۱

۳

۲۲

۱۲

۳۱

۲۵

۴۰

۳۲

۳۶

۵۳

۷۳

۷۸

۱۷

۱۱۵

(۱) دیباچہ مترجم۔

(۲) مختصر حالات مولف کتاب ہذا۔

(۳) خطبہ مولف ینابیع المودۃ۔

(۴) مقدمہ۔

(۵) باب اول کہ نور رسول اول مخلوق ہے۔

(۶) باب دوم کہ رسول بہترین مخلوق ہیں۔

(۷) باب سوم کہ حبیب اللہ بیت رسول دنیا

یہاں موجود ہیں تب ہی تک دنیا بھی قائم ہے۔

(۸) باب چہارم کہ اہل بیت رسول مثل خطہ

بنی اسرائیل و نشتی نوح ہیں۔

(۹) باب پنجم متعلق احادیث حم غدیر

و حدیث ثقلین

گذاش مسترحم

۱۹۶۲ء

۹۵۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام على افضل الانبياء والمرسلین سيدنا واولیہن والافخرین الامام محمد المصطفیٰ والہ الصبیہین الطہارین - اما بعد جس طرح قرآن ایک جامع کلام ہے اس طرح آن حضرت کے اقوال کی کیفیت ہے۔ ذرا غور سے دیکھئے کہ حدیث ائی تارک ذیکہ الثقلین کتاب اللہ وعتق اہلیتہ۔ مان مکتبہ برہان تصنیف البعدی الخ دیکھو میں بڑی مختصر ہے لیکن اسکا اہم کس قدر پر مغز ہے کہ اسکو خلافت ورزی کرنے سے امت محمدی جس مصیبت میں اب تک مبتلا چلی آئی ہے وہ تو سب پر ظاہر ہے لیکن جن رنج و دلاہ کا تا ثیر سارنایا گیا ہکا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ کہاں تو پیغمبر کی حیات کا زمانہ کہ سلام اور پیروان اسلام کے لئے دین و دنیا کی دن و دلی اور سات سوای ترقی اور کہاں اس خلافت مہدی کو جبکا زمانہ عہد پناہ و تفاوت رہ اور کجاست تابہ کجا۔ آج وہ ہی اسلام سپر عہد بیک نو اس کے اندوہی و افوات کو سن سن کر ہنستے ہیں زمین تو بارہ باٹ ہو جانے کے باعث سلام ہی گیا تھا، دنیا جس کی خاطر دین کو کھو یا اپنی افسر کی اردلی میں ساتھ ہی چلے گئے، لہذا اب اسلام کے خواہ کی تو یہ کیفیت ہے کہ ناکھ شتی ترم محتاج تراند اور اس کے عوام کی در وبت یہ گت ہوئی کہ شب جو عقد نازر بر بندم پچہ خور و بادا وفسر زندم۔ حضرت علی السد علیہ وآلہ وسلم کا کوئی قول بغیب حکم نہیں ہوتا تھا۔ و ما یفوق عن الہوے اچھا بچہ آپ نے واضح طور پر اور بار بار حکم الہی قیلا ویا تھا نقل لا اسئلک علیہ اجوی الامودۃ فی القہار یعنی یہ کہہ دو کہ میں رسالت کی احب رت تم سے نہیں جانتا مگر تم سے یہ جانتا ہوں کہ تم میرے اقربا سے پوری محبت رکھو (اللہ تعالیٰ سے زیادہ پنہاں و پنہاں رکھا چاہے والا کون۔ انوسلکون اور سلام کی یہودی کو مد نظر رکھ کر ہے تو یہ کلاما تھا کہ کتاب اللہ اور اہلبیت نبوی ہی دو چیزیں ایسی ہیں جن کی اطاعت کے بغیر کایا فی امکان ہو اگر وہ نصیحت مان لی جاتی تو آج ہماری یہ کیفیت نہوتی۔

بعض نے اس شان و نبوی کو رحمت اور بعض نے رحمت سمجھا کاش اس فتح پر سب کا رنبد ہوئے کسی نے یہ ہتھکڑ سے جا کے پوچھا مرض تیرے نزدیک مہلک ہی کیا کیا کہا وکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا کہ جس کی دوا حقانے کی ہونے پیدا

مگر وہ مرض جسکو آسان سمجھیں
کچے جو طیب اسکو فریاد سمجھیں

تو دین و دنیا سب ہی کچھ زیر نگین ہوتا۔

اختلاف کی وجہ بظاہر یہ ہوئی کہ کچھ لوگ نبوت کو دنیاوی بادشاہت سمجھ گئے اور انھوں نے اسی خیال سے یہ پسند نہ کیا کہ حضرت تمام عمر خود حاکم رہنے کے باوجود اب دنیا سے اٹھتے ہوئے اپنے اہل بیت کی اطاعت کا جوا ہمارے گردنوں پر رکھتے ہیں۔ یہ صرف خود رائی تھی اور بس۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی پوزیشن کو پاک و صاف نہ کرنے کے لئے حکم بھیجا کہ قل ما سئلكم من اجور فہو لكم یعنی پیغمبر نے جو اجر رسالت و محبت اہل بیت سے مانگا ہے اس پر تمہارا ہی نفع ہے اور پیغمبر کی ذاتی عرض کچھ نہیں۔ جب اس پر بھی لوگوں کا اطمینان نہ ہوا تو دوسرا حکم بدیں مضمون پہنچا کہ وما انا من المتكلمين ان ہوا اول ذلہ للعالمین : لتعلمن نباہ بعدہ حسین یعنی میں اپنی طرف سے تم کو کوئی تکلیف نہیں دیتا، کتاب خدا اور اہل بیت نبوی سے تمہارے تعلق

جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے یہ سب کے لئے بڑی نصیحت ہے اور کہ (میری رحلت سے) کچھ عرصہ بعد میری اس نصیحت کی حقیقت اور سچائی اور اس کے نہ قبول کرنے کے نتائج معلوم ہو جائیں گے۔ چنانچہ

آج وہ بدترین مصیبت ہوئی لہذا رسولؐ فریاد کرنا کیا منہ بوجہ جو کہ دن زندہ تو نہ ہو سکتا تھا نہ ہو سکتی تھی لام کہانی ہوئی جس گروہ معصوم کی احاسن کا حکم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث موصوف میں دیا

ہے آج انہی امت سے صرف دو ہی چار فیصدی ان کے نام جانتے ہوں گے اور ان سے محبت کا

تو ذکر ہی کیا ہے مجبور ایک غیر ملکی عالم، باعل سنتی، بے بدل، دشمن پیغمبر، شیخ الطریقۃ سیدان شاہ قندوزی، بجناری، حنفی، نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مذہب کی سبیر کتب مثلاً صیغۃ

دعویٰ سلم وغیرہ اور دیگر کتب مستندہ سے احادیث جمع کر کے ایک کتاب سنجہ بنانا بیچ المودۃ تالیف کی۔ تاکہ بھولے ہوئے مسلمانوں کا دین و مقدس سے بہرہ نفاذ کر میں۔

تخاب مذکور کا ترجمہ ایک صاحب نے بزبان فارسی کیا لیکن وہ عام فہم مطلق نہ تھی اور اس سے عبارت عربی بہل معلوم ہوئی۔ لہذا مجھ حقیقہ اور بے علم آدمی نے اس کا اردو ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا

توفیق الہی اور تائید نبوی میرے شریک حال ہوئی اور الحمد للہ کہ اسی برس دن ختم نہیں ہوا کہ مجملہ

ایکھو ایک باب کے، د باب درو بیت ترجمہ ہو چکے ہیں۔

جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ایک چوتھائی قرآن ہمارے فضائل میں ہے اور ایک چوتھائی ہمارے خفاہوں کی مذمت میں، باقی نصف مقصود اور احکام میں

ہے جن لوگوں کی یہ شان ہو ان کے مناقب میں چند احادیث کا جمع کرنا اور پھر ان کا ترجمہ کرنا باطل ہے

لائق بنو و قطرہ بہ عاں بردن خار و خس صحرانگہاں ل بردن

اماچہ کم کہ رسم موران باشد پائے تلخے نزد سلیمان بردن
ہوگا قیامت کے دن اکثر لوگ اپنے اپنے اعمال نیکے ہوئے حاضر ہوں گے۔ لیکن میں ہی
دست ہونے کے باعث اس خوفناک میدان کے تصور سے بہت کانپ رہا ہوں۔ ہاں اگر
یہ میری حقیر خدمت بارگاہ رسالت میں قبول ہو جائے تو قوی امید ہو کہ میرا اور میرے
والدین کا بڑا بھی پار ہو جائے۔

آنانکہ خاک را بنظر کیما کند
آیا بود کہ گوشہ چشے بما کند

یہ پہلا جزو بطور نمونہ ہے، اگر ناظرین نے قدر کی تو میں انشاء اللہ العیز صرف تین چار
جلدوں میں اس کے شائع کرینکا انتظام کرونگا حذائے نقائے سے دعلیہ کہ تصدیق محمد وال محمد
علیہم الصلوٰۃ میری اس سعی میں برکت عطا فرمائے اور ناظرین سے التجا ہے کہ اس کے مطالعہ
کے وقت جو غلطیاں ملاحظہ فرمائیں اسکو میری کم علمی پر معمول کر کے پردہ پوشی کریں اور ان سے
مجھے مطلع فرمانے کی زحمت اٹھائیں تاکہ دوسری اشاعت میں غلطی نہ رہے۔

اصل کتاب چونکہ متبذوراتان میں کباب تھی لہذا اس کا ملنا بہت دشوار ہوا۔ لیکن میرے عنایت فرما
چو دہری سلطان احمد خان صاحب سلمہ نے محض خوشنودی جناب رسالت مآب حاصل کرنے کے لیے
میرزا اداوند راسائی اور کتاب بہم پہنچائی، اسی طرح مولوی عبد الجبار صاحب مولوی فاضل
مدرس عربی میونسپل بورڈ سکول اور مولوی مقصود حسین صاحب مدرس فارسی ہائی اسکول پانی پت
نے ترجمہ میں ایسی املا دی جس کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا اور فی الحقیقت میرا شکر یہ ان کو
نفع بھی کیا دے سکتا ہے۔ لہذا ان ہر صاحبان کی سچی اجر بھی خاندان رسالت کے ذمہ ہے
اور میری بھی دعا ہے کہ خداوند عالم تصدیق محمد وال محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ان کو اپنی
اپنے متخاصد دینی و دنیوی میں کامیاب کرے آمین

راحمہ السطور

حامد علی بن منشی محمد علی صاحب بن منشی محمد سلم صاحب
مرحومین عفی اللہ عنہم عباسی، پٹنہ پست
ضلع کمرناں پنجاب مترجم

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۳۲۵ء مطابق ۵ رمضان المبارک ۱۳۲۵ء بمطابق

ترجمہ مختصر حالات مولفہ کمالیہ الرحمۃ علیہا رحمۃ اللہ

سید سلیمان ابن خواجه کلاں حسنی النسب ہیں۔ آپ کا وطن قصبہ قندوز علاقہ پنج جو اور آپ صوفیائے کرام کے طبقہ کے شیخ الطریقہ عالم باعمل اور متقی بے بدل پاک طینت اور روشن ضمیر بزرگ ہیں سنہ ۱۲۸۰ ہجری میں بمقام بلخ پیدا ہوئے اور بعد تحصیل تعلیم بخارا اپنی کمالیہ سند فضیلت حاصل کی، اسکے بعد ہندوستان اور افغانستان میں سیاحت کر کے اکثر بزرگان طریقت کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور مقامات سلوک اور علوم شرعیہ میں کمال حاصل کیا۔ اس سے ان کی غرض صرف بغاوت دین محمدی سنی چنانچہ وطن پہنچ کر عرصہ تک درس و تدریس علم و ادب میں مصروف رہے اور اپنی قوم کو فیض سے مستفیض فرما کر کونکوں معاملات دین میں کافی رہنمائی دلائی۔ پھر وہاں ایک مسجد جامع اور ایک خانقاہ تعمیر کرائی۔ لیکن آپ کی اشاعت پسند طبیعت نے وطن میں چین سے بیٹھنے نہ دیا مجبور میاں محمد صلاح اپنے برادر زادے کو خلیفہ اور ملا عیوض کو درس و تدریس سپرد کر دینے سے مع تین سو مریدوں کے نکلے اور ملک روم میں پہنچے اور اشتیاق یہ تھا کہ بیت اللہ شریف کے زیر سایہ پڑھوں گا۔ اسی طرح گشت گناں دوسرے سال بغداد میں وارد ہوئے وہاں عوام اور حکام نے بڑی عظمت کی، لیکن ایسی طبیعت کو تہرا رکھاں؟ آپ نے ملک ایران کی طرف رخ کیا۔ پھرتے پھرتے موصل دیار بکر اور حلب ہوتے ہوئے قصبہ قوتیہ (شاید تم مراد ہو) پہنچے اور وہاں ساڑھے تین سال قیام کر کے بہت سے رازنامے مرتبہ و احکام و فرائض کو ان نفلوں میں سے جو ان کے مصنف شیخ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ کے قلم کی نعمی ہوئی اور شیخ صدر الدین علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے کتب خانہ میں محفوظ تھے نقل کیا۔ پھر ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۷ھ دار الخلافہ ایران میں پہنچے۔ وہاں دربار شاہی سے بہت کچھ انعام و اکرام حاصل کیا، ابھی بیت اللہ روانہ ہونے کی تیاری بھی ہوئی تھی کہ چند ایسے اسباب رونما ہوئے جس سے سابقہ ارادہ کو ملتوی کرنا اور بمقام اور نہ شیخ مراد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نمک میں قیام کرنا پڑا اس قیام میں بھی آپ مریدوں اور اہل سلوک کی راہنمائی اور تدریس تفسیر قرآن و حدیث میں مشغول رہے باوجود اس شغل کے آپ تصنیف و تالیف سے بھی کمی غافل نہ رہے۔ چنانچہ یہ کتاب ینایع المودت بھی جس میں اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا ذکر ہے ان ہی مشاغل کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب کو مولفہ علیہ الرحمۃ نے نہایت مشہور و مستند کتب فرقہ اہلسنت و الجماعت (مثلاً صحاح ستہ) سے جن کے صبیح ہونے پر تمام فرقے کو بڑا ناز ہے اور جن کے ایک لفظ کو بھی غلط سمجھیں جسے بزرگانہ اور کوئی نتیجہ ہی نہیں بڑی زحمت اٹھ کر تالیف کیا۔ اس کتاب ینایع المودت میں!

جو احادیث اور روایات کتب معتبرہ از صحاح ستہ میں لی گئی ہیں وہ بھی کم از کم اس پایہ کی ضروری ہیں کہ ان میں کسی کو رد و قدح کی مطلق گنجائش نہیں کیونکہ وہ جملہ حکم آیات اور صحیح روایات سے ثابت شدہ ہیں چونکہ صحیح روایات ہدایت دین کے مخالف نہیں ہوتیں۔ لہذا اب کسی مسلمان کے لئے یہ گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ ان سے انکار کرے۔

غرض مولف موصوف نہایت بزرگ شائع و زیروست فضلا و محدثین میں بڑے پایہ کے بزرگ ہیں آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ سید عبدالقادر صاحب کے ایک مکتوب سے ظاہر ہوا ہے کہ آپ مولف کتاب بی بیہ اصفیاء کرام کے فرقہ نقشبندی سے منسلک اور ہر چار ائمہ رحمۃ اللہ علیہم میں صرف امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو تھے۔

آپ کی وفات دار الخلافۃ ایران میں بہ یوم جمعرات باہ شعبان المعظم ۱۲۹۴ھ ہجری واقع ہوئی اور خانقاہ مراویہ کے مخصوص مقبرہ میں آپ کو دفن کیا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے اور انکو اسی گروہ مقدس کے ساتھ محشور کرے جس کی محبت کا ایک شتہ ان کے دلیں تھا۔ آمین فقط۔

دیباچہ مولفِ نیا بیچِ المودۃ

خطبہ مصنف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام حمد و ثنا صرف اسی ذات بزرگ کو زیب دیتی ہے جس نے عالم کو پیدا فرمایا اور اس کو اپنے کرم سے مستفید فرما کر اپنے طرح طرح کے کرشمے ظاہر کئے اور سب پہلے اپنے نور نبی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق فرما کر قلم کے ذریعہ سے جو علم عطا کیا اور ان کو وہ سب کچھ سکھا یا جس کو وہ نہیں جانتے تھے ہیں وہ ہی ہے جو بغیر سوال کے فضل کرتا ہے اور ہر وقت اپنے احسان کا دوازہ کھلا رکھتا ہے اس کی سخاوت سب کے لئے عام ہے اور اس کی رحمت جامع مخلوق کو احاطہ کئے ہوئے ہے وہ ہی سب بڑا محسن اور رحیم ہے ان کے اسماء مبارک پاکیزہ اور انعامات اعلیٰ میں اور وہ ہی وحدہ لا شریک ہے نہ کوئی اس جیسا ہے نہ کوئی اس کے مقابل ہو سکتا ہے۔ وہ عیال و اولاد کی آلائش سے بھی پاک ہے چنانچہ لم یولد ولم یولد خود اس نے اپنی شان میں فرمایا ہے۔ وہ بے نیاز ہے اس کی نعمتیں بے اندازہ ہیں اور اسکے اکرام بکثرت اور احسانات عظیم اس کی رحمت وسیع اور برکات بے شمار ہیں وہ ہی خداوند عالم ہے

الحمد لله رب العالمين الذي ابدع الوجود و افاض الجود و اظهر شئونه و ابرز نوره محمد صلي الله عليه و آله و سلم قبل خلق خلقه و علمه بالقلم و علمه الاوتان ما لم يعلم و هو المتفضل المفيض بالا متنان و المتطول المكرم بالا حسن و انه بالوجود الاعم على العالمين متنان و بالرحمة الواسعة على الكل حنان لقد است اسما و لا تعالت الا و لا وحده لا شريك له دلاله مثل و لا ضد دلاله زوجته و لا ولد بل هو الله احد الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن لم يكفوا احد و هو ذو المواهب السنية و ذو الالاء الجلييلة و ذو المغاواء الجميلة و صاحب الرحمة الواسعة و البركات النائية الكثيرة و هو الذي خلق اول من و لا ذاته الا قدس حقيقة الحمد بيته التي هي جامعة للعوالم الغيبية و الشهودية و محيطه بالثقلات الملكوتية و الجبروتية و جعل محمد آخر خلقه و صمد العوالم في ايجادها فلها حنم به امنيا و لا بقى دينه و من الله ابي يوم

الدین وبعثہ الی کافۃ المکلفین بالہدایتہ
 الکاملة الموصلة الی نعم الدائمۃ الابدیۃ
 السعدۃ القاصدۃ بیدۃ وارسلہ رحمۃ عظیمۃ
 ونعمۃ جزیلۃ الی الثقلین والکرمۃ تلطفاً
 ولشرفہ قطعاً بسیادۃ الکوین وجعلہ
 برزخاً بین الوجوب والامکان وعلتہ
 فی تکون الکوین وقال فی حدیث القدس
 لولہ لما خلقت الافلاک وقال فی کتابہ
 وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وقال
 ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً
 وقال قل ان کان للرحمن ولد فانا اول
 العابدین قال ما یطیق عن الہوی ان
 ہوا لا وحی یوحی واللہ الحجد والشکر علی
 منہ اذ جعلنا من امۃ نبیہ وجیبہ صلے
 اللہ علیہ والہ وسلم ومن ذریئہ وجعلنا
 من اہل الجماعۃ وسنۃ ومنہا المحبین
 والوادین لاہل بیتہ والہ وصحبہ ومن
 القسب بآدابہم واثارہم ومن المحدثین
 مجد اہم وانوارہم وحفظنا اللہ بشتیاق
 تتبع تفاسیر تنزیلہ ومطالعۃ کتب احادیث
 نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ووقفنا بالانقیاد
 باوامر اللہ ونواہیہ وبتبعظیم انبیائہ
 ورسلہ علیہم السلام وبا احترام اولیائہ
 وصلحاء عبادہ فللہ الحمد بلا انقضاء ولہ
 الشکر بلا انتہاء وایمان بدوامہ
 وباقیان بقیائہ وصلی اللہ علی ملوک
 حظائر القدس وروساء ابناء الجحش

جس نے سب سے پہلے اپنے نور سے حقیقت محمدی
 کو پیدا کیا اور عالم غیب اور عالم ظاہر سب
 اس پر روشن فرمائے اور اس کو مقامات ملکوتی اور
 جبروتی کا راز دان بنا کر تمام مخلوق سے بہترین
 قرار دیا پھر کل عالم ایحیا وکا اسی کو منبع بنایا
 اور قائم الابدیہ کا لقب دے کر اس کی دین اور
 شریعت کو قیامت تک کے لئے قائم کیا اور پھر
 ہدایت مکمل دیکر جملہ مخلوقات کی سرپرستی کے لئے مبعوث
 فرمایا وہ ہدایت ایسی ہدایت ہے جو ہر کاتب
 ہونے سے نعمت دے لازول اور سعادات
 ابدی حاصل جو تی ہیں آنحضرت کی ذات بابرکات
 کو دونوں جہان والوں کے لئے ایک بڑی نعمت قرار
 دے کر دیتا میں بھیجا اور سب کا سردار بنا کر
 آپ پر بھی لطف واحسان فرمایا اور اپنی اور مخلوق
 کے درمیان واسطہ اور پھر دنیا و مافیہا کی
 خلقت کا باعث بنایا چنانچہ حدیث قدسی ہے کہ
 میرے پیغمبر اگر تو ہوتا تو میں افلاک ہی کو پیدا
 نہ کرتا۔

علاوہ ازیں حذائے عز وجل نے قرآن میں فرمایا کہ
 کہ وہا ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور ما
 ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً
 اور قل ان کان للرحمن ولد فانا اول
 العابدین وما یطیق عن الہوی ان ہوا لا وحی یوحی
 کا شکر اور احسان اُسے ازراہ کرم بکواسے بزرگ
 بنی کی امت میں پیدا فرمایا اور پھر اسی کی نسب
 متعلق کیا اور فرقہ اہل سنت والجماعہ سے وابستہ
 کیا اور اہل بیت جنوی اور اصحاب رسول کی محبت

من المرسل والانبیاء والاصفياء والاولیاء
والصدقین والشهداء والاصفياء و
الصالحین اسمی علی محمد وعلی الطیبین
الطاهرین الهادین واصحابہ الکاملین
الناصرین امتداد بین بادایہ والمہذبین
باخلاۃ والعارفین باشراکۃ فوصلوات
اللہ وسلوۃ وصلوات خلقہ وخاتم
انبیائہ سیدنا محمد وعلیہ والہیہ
وعترتہ وصحبہ دامت بركة واما اللہ وباقیۃ
بقاء اللہ ابداً سہم اللہم اجعلنا من
ذریئکم کما جعلنا من ذریئکم اہلبیت
رب العالمین

ہمارے دلوں میں ڈالی اور ان کے اقوال و
آداب سے محکومت کیا اور ان کی ہدایات اور
انوار کی بدولت مکہ پر راہ راست دکھلائی۔ بالیہ
توفیق عطا فرما کہ ہم تیرا ان کے پیروی شوق
سے کریں اور احادیث کی کتابوں کو شوق
سے پڑھیں اور نیک کاموں کو تیری مقدس
احکام کے بموجب اختیار کریں اور تیرے منع
کے ہوئے امور سے باز رہیں اور انبیاء اور
مسلین علیہم السلام اور تیرے اولیاء اور ولیوں
اور شہداء اور صالحین اور اصفیاء اور عابدوں
کی تعظیم کریں اے رب العزت تیرے ہی لئے وہ
تمام عزت اور ترفیع ہے جس کی کبھی انتہا
نہیں اور نیز وہ شکر یہ جس کی کوئی حد
نہیں اور یہ ترفیع اور شکر یہ تیرے بقا
کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہے گا۔ خداوند
ہماری دعا قبول فرما اور ان تمام عالم قدس کے
رہنے والوں اور تمام انبیاء و مسلمین پر جو بنی
نوع انسان کے سردار ہیں حضور خدا حضرت
محمد مصطفیٰ اور ان کی طیب و طاہر اور نیک
ہدایت کرنے والی اولاد پر اور انکی ان اصحاب
پر جو دین و ایمان میں کامل اور اسلام کے
معاون اور جن پر حضرت کے اخلاق کا پورا
پورا اثر تھا اور جو پیغمبر خدا کے راز مئے مخفی
سے آگاہ ہی کہتے تھے اپنی رحمت نازل فرما۔
بار اہلساماریہ یہ دعا بھی قبول فرما کہ آنحضرت
کے اہل بیت عزت اور اصحاب موصوف پر تیرے
اور تیرے فرشتوں اور تیرے تمام انبیاء اور مسلمین

اما بعد واضح ہو کہ خداوند تبارک و متعالے نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ کو اپنی پاک کتاب میں یہ حکم دیا کہ اے میرے پیغمبر تو اپنی اس امت سے کہہ دے کہ میں تم لوگوں کو تبلیغِ حکامِ الہی کی کجیہ اجرت نہیں مانگتا لیکن یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے اقربا سے مودۃ (لا زوال محبت) رکھو اور کہ جو شخص نیکی کرے گا اس کے لئے ہم اس کی نیکی میں زیادہ ثوابی پیدا کریں گے اور کہ ہم گناہوں کے معاف کرنے والے اور قدردان ہیں۔

میرا ارشاد باری یہ ہے کہ اے میرے پیغمبران سب کو جیلاؤں کے مالک اللہ تعالیٰ کا ارادہ سن کر تیرے اہلبیت (عزری) سے تمام رحیم کو دور کر کے ان کو ہٹا پاک اور پاکیزہ بنا دیا ہے۔

پس ان احکام سے ظاہر ہے کہ ارادہ الہی اس پر قائم
ہو ہے کہ اہل بیت بنوی کو جس سے کامل طور پر پال
کر دے اور اس صورت میں ہر سالانہ پر فرض ہے کہ
اُن سے اداس کی اقربا سے مودۃ رکھے کیونکہ لفظ
المنا سے اس آیت میں ابتدا ہو چکی جو کلک حصہ
اور مفول صلی علیہ وسلم کا ہو ہے اس انصار کی تاکید
کرنا ہے واضح رہے کہ اس گروہ مقدس دلی اور
لازوال محبت انہی صفات اور فضائل کے معلوم
ہونے کے بغیر نہیں کی جاسکتی لہذا ضروری ہوا

اِمَّا بَعْدُ ان الله تبارك وتعالى قال في كتابه
 الحبيبہ - قل لا اسئلكم عليا جزاء الا المودة
 في القرى ومن يفتقر حسنه نزول فيها
 حسنا ان الله غفور شكور
 وقال بعل جلاله ولعالت الاعلا

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
ويظهر لكم تظهير اوجب الله مودة قري بنبيه
واهل بيته صلى الله عليه وعليهم على جميع
المسلمين وانه تعالى اراد تظهيرهم عن الرجس
تظهير ا كاملا لا ذائبا تدا عكبة انما التبر
مقيد لا خلاصا ارادة تعلق على تظهيرهم واكل
بالمفعول المطبق ولما كانت مودتهم على طريق التحقيق
والبصيرة موقوفة على معرفته فضايلهم و
مناقبتهم وهم موقوفة على مفاوئد كتب التقاضي
والاحاديث التي هي المعتد بهن اهل السنة والجماعة
وهي الكتب الصحاح الستة من البخاري ومسلم
والنسائي والترمذي والي حادود ياتفاق المحدثين
المتأخرين واما السادس من الصحاح فابن ماجه
او الدارمي او الموطا في الاختلاف فجمع مناقب
اهل البيت كثير من المحدثين والفوا كتيبا مفردة
منهم احمد بن حنبل والنسائي وسماه المناقب
ومنهم ابو يعقوب الحافظ الاصفهاني وسماه ينزول

فی مناقب اہل البیت ومنہم الشیخ محمد بن ابراہیم الجویفی
 الجویفی الشافعی الخراسانی وسماء فرائد السمطین
 فی فضائل اہل الرضا والیزید والسطین ومنہم
 علی بن عمر الدارقطنی وسماء مسند فاطمہ ومنہم
 ابوالموئید موفی بن احمد اخطب خطباء الخوارزم
 الحنفی وسماء فضائل اہل البیت ومنہم علی
 بن محمد الخطیب الفقیہ الشافعی المعروف بابن
 المغازلی وسماء المناقب ومنہم علی بن
 احمد المالکی وسماء فصول المہمۃ رحمہم اللہ
 وھولاء اخذوا الاحادیث عن مشائخہم
 بالسیاحۃ والاسفار وبالجد والجمہور
 طلب الحدیث من اہل القرۃ والامصار
 فکتبوا فی کتبتہم اسناد الحدیث الی الصحابی
 السامع الراوی بقولہم حدثننا او اخبرنا
 فلان مثل اصحاب الصحاح الستۃ ومنہم
 من جمعہما وکتبہما فکتبا بامضاد احدثا عن
 کتیب المفسرین والحدیثین المتفاحین
 کصاحب جواہر العقودین وھو الشریف ہلالۃ
 السمری المصنفی رفع اللہ درجاتہ وھب
 لہا بركاته وصاحب ذخائر العقبی وصاحب
 مودۃ القرابی وھو جامع الاوتاب الثلثۃ
 میر سید علی بن شہاب الھمدانی قدس اللہ
 سرہ وھب لنا بركاتہ وفتوحہ ومنہم
 من ذکر فضایلہم فی کتبتہم من غیر افاضہ کتاب
 لہا کصاحب الصواعق المہرقۃ وھو الحدیث
 الفقیہ الفاضل الشیخ ابن حجر الحشم الشافعی
 الثقفہ والمعتمد بین علماء الشافعیۃ و

کہ مختلف تفسیریں اور کتب احادیث مثلاً
 صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری - صحیح مسلم - صحیح
 نسائی - صحیح ترمذی - صحیح ابو داؤد کو غور و بڑھا
 جائے یہ پانچوں کتابیں بالفقہ محدثین تاجرین
 رحمہم اللہ علیہم مذہب اہل سنت و اجماعت میں
 نہایت ہی صحیح ہیں -
 چھٹی کتاب یا تو صحیح ابن ماجہ ہے یا صحیح دارکلم
 یا صحیح موطنی یقین میں اختلاف ہے،
 اس کے علاوہ اور بہت سے محدثین نے بھی
 فضائل اہل بیت رسول کو جمع اور تالیف
 فرمایا مثلاً امام احمد حنبل و امام نسائی میں کہ
 ان کی کتابوں کا نام مناقب ہوا پر حافظ
 ابونعیم حنفی نے کتاب نزول القرآن
 فی مناقب اہل بیت تالیف کی اسی طرح
 شیخ محمد براہیم جوینی جوینی شافعی خراسانی
 نے اپنی کتاب کا نام فرائد السمطین فی
 فضائل مرقیۃ والیزید والسطین رکھا -
 اور علی بن عمر وارقطنی نے اپنی کتاب کا نام
 مسند فاطمہ رکھا - ابوالموئید موفی بن احمد
 سرور وارقطیان خوارزم حنفی المذہب
 نے اپنی کتاب کو فضائل اہل بیت کے نام سے نامزد کیا
 علی بن محمد خطیب اور فقیہ شافعی معروف بہ
 ابن المغازلی کی کتاب مناقب کے نام
 سے موسوم ہے علی بن ابی نعیم کی کتاب فصول المہمۃ
 کہلائے خدا نے تو لے ان مصنفین اور
 مولفین پر اپنی رحمت نازل فرمائے -
 یہ کل احادیث جو ان جگہ اپنی اپنی کتابوں میں

صاحب کتاب الاصابۃ وهو شیخ الحافظ ابن
 حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ وصاحب
 جمع الفوائد الذی جمع فیہ من الکتابین
 البکیرین احدهما جامع الاصول الذی
 جمع فیہ من الکتابین البکیرین
 محمد الدین ابی السعادات المبارک
 بن محمد الاثیر الجزری الموصلی وثانیہما کتاب
 مجمع الزوائد للحافظ نور الدین ابی الحسن
 علی بن ابی بکر بن سلیمان الہشیمی فیہ
 ما فی مسند الامام احمد بن حنبل و ابی
 یعلی الموصلی و ابی بکر البزار و معاجم
 الطبائی الشافعیہ وصاحب کنز الدقائق
 وهو شیخ عبد الرؤوف المناوی المصری
 وصاحب جامع الصغیر وهو شیخ جلال
 السیوطی المصری ومنہم من جمع الاحادیث
 الواردة فی قیام القالہ المحدث علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کعلی القاری الخزاسی
 الہروی وغیرہ فالمولف الفقیر الی اللہ لئلا
 سلیمان بن ابراہیم المعروف بنحو احد کلون
 بن محمد معروف المشتہر ببابا خواجہ
 بن محمد بن ابراہیم المعروف ابن الشیخ
 السید ترمذی الباقی الحسینی بلخی القندی
 غفر اللہ لی ولہم وللابائکم وامہاتکم ولین
 ولدوا بطلعہ ومنہ الف ہذا کتاب
 اخذنا من ہولاء الکتب المذکورہ
 من کتب علماء الحرم ملجأ الی اللہ
 ومستعینا بہ من التعصیب والجلل المکر

درج کی ہیں وہ سب کے سب انھوں نے بڑی
 سعی اور کوشش کے بعد اپنی اپنی سپیران
 طریقت سے اور نیز ملک کے مشہور اور غیر مشہور
 مقامات میں پریشان ہو کر مختلف لوگوں کے
 پاس سے فراہم کی ہیں اور صحت کی تصدیق کے
 لئے یہ احتیاط کی ہے کہ ہر ایک سامع یا راوی
 صحابی کا نام مثل انتقام صاحبان
 صلح ستہ حدیث کے شروع میں لکھ دیا ہے
 ان میں بعض مولف ایسے بھی ہیں جنہوں نے
 صرف احادیث اہلبیت کے متعلق احادیث
 کتابیں تیار کر دی ہیں اور کچھ دیباچہ کہتے
 یہ مضامین نسلان نسلان کتاب ہائے مضرین
 و محدثین متقدمین سے اخذ کی ہیں مثلاً
 صاحب جواہر القدرین یعنی شریف
 علامہ تہوری مصری رفع اللہ درجاتہ
 و وہب لنا برکاتہ وصاحب ذخائر
 العقیبی و مودة القرنی یعنی میرید علی
 بن شہاب بخاری ہیں جنہوں نے کتاب الساب
 اثلاثہ بھی لکھی ہے اور بعض ایسے صاحب ہیں جنہوں
 نے کوئی تکلیف تو مرتب نہیں کی لیکن اپنی اپنی
 کتابوں میں ایک ایک باب فضائل اہل بیت
 سے مخصوص کیا ہے مثلاً صاحب صواعق
 محرقة یعنی محدث و فقیہ و فاضل شیخ بن حجر
 ہشیمی شافعی وثقہ و معتمد علمائے شافعی و مولف
 کتاب اصحاب یعنی شیخ حافظ بن حجر عسقلانی
 شافعی رحمہم اللہ اور صاحب کتاب جمع الفوائد
 نے دو کتاب ہائے ضخیم (جامع الاصول

وکتب الحق واکار الصدق واطهار الباطل وقيل
ما يطائل تحته وسائل مستقرها الحق الى الله الهاد
ان يلهمنا الحق والصدق وعيب لنا البصيرة و
الرائد ويعدينا صراط المستقيم بفضل العظم
ومنه العليم اللهم ارنا الحق حقاً والرزقنا اتباعه
وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتناباً به يا مجيب
يا ارحم الراحمين يا رب العالمين بعز ذاك جميل
صفائك وباسمك الوعظ في رسولك الالهكم سيدنا
محمد صلى الله عليه وآله وسلم وسماهينا بغير المؤد
الذي القرية وهم لعل العيلة وسائل السادة
الغني ومعاون البركات الكبرى طلبة الرضا
الله وشفاعتهم رسولهم وشفاعتهم اهل بيته
وليكون معهم في جنات عدن مجديت المرو
من احبنا الله تبارك الله قلنا لكم المسكين
واجود الجوادين وادرحم الراحمين وهو حبنا
ونعم الوكيل ونعم المولى ونعم النصير ورتبته
على مقدسة والواب

اور مجمع الزوائد سے مصاحف لیکر انے یہ
کتاب طیار کی ہے جامع الاصول وہ کتاب
ہے جس میں صحت سنتہ کے کل مضامین جمع
کئے ہیں اور یہ کتاب شیخ حافظ مجد الدین
الی السعادات مبارک بن محمد اثیر جزری
موصلی کی مولفہ ہے دوسری مجمع الزوائد
ہے جسکو حافظ فوز الدین الی المحن علی ابن
ابوبکر بن سلیمان ہشتی نے ترتیب دی ہے یہ
اس مصاحف سے مرتب ہوئی جو مسند امام احمد
حبش والی بیسی موصلی اور ابوبکر بن ہر و منجم
طبرانی ثلثہ میں ہے۔

اسی طرح کنوز الدقائق کی کیفیت ہے کہ
اک مؤلف کا نام نامی شیخ عبدالرؤف منادی
مصری ہے۔ صاحب جامع الصغیر ہیں ان
کا اسم مبارک شیخ جلال الدین سیوطی
مصری ہے۔ بعض صاحبان مثلاً علی قاری
خراسانی ہراتی وغیرہ نے وہ احادیث
جمع فرمائے ہیں جو قیام قائم مہدی دینی
امام آخر الزمان علیہ السلام کے متعلق ہیں پس
عقبہ مولف حقیر سلیمان بن ابراہیم معروف
یہ خواجہ کلاں بن محمد عرب بن بابا خواجہ ابراہیم
بن محمد معروف بہ ابن شیخ الطریقہ سید
ترسوم الباقی حسنی بلخی قندوزی غفر اللہ
لہم نے اس کتاب کو ان جملہ مندرجہ بالا کتابوں
سے اور نیز کتابائے علماء معروف سے
ترتیب دیا اور اس دوران میں حذائے کتاب
سے اس امر کے لئے دعا بھی مانگنا رہا کہ مجھے

تعصب مذہبی اور نادانی اور جہل مرکب اور
 حق کو چھیلنے اور صحیح قول سے انکار کرنے اور
 جھوٹ کے اظہار اور غلط بات کو تسلیم کر لینے
 سے اپنی پناہ میں رکھے اور اسی اپنے مالک
 سے جو راہ نام ہے گریہ و بکا کے ساتھ یہ دعا
 کرتا رہا کہ وہ سچی بات کا اہمام مجھے فرمائے
 اور راہ درست دکھلا دے اور میری آنکھیں
 کھول دے اور میرے لئے ہدایت آسان کر دے
 اور اپنے فضل عظیم و احسان عظیم کے تصدیق
 سے میری رہنمائی کرے اور اپنے طریق
 مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور میں یہ
 دعا بڑھعت جاتا تھا جو عربی میں لکھی ہے
 اس کتاب کا نام میں نے **ینا بیع المودۃ**
 دینا بیع عربی میں چشمہ کو کہتے ہیں اور مودۃ
 اول درجہ کی محبت کا نام ہے اس وجہ سے
 رکھا کہ اس میں رجناب پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ
 کی عزیزوں کی فضیلت درج ہے اور یہ مسرت
 وہ عزیز ہیں جو اہل عبا کہلاتے ہیں یعنی وہ چار
 نفوس مقدس جنکو حضور نے اپنی عبا مبارک
 میں محبت کر ارد گرد رہنے والوں اور تمام
 خلایق کو دکھلا دیا کہ میرا یہ گروہ مقدس
 علیحدہ ہی ہے ایہ ہی اہل عبا ہیں لوگوں کے
 لئے جو اعلیٰ ترین سعادت کے حاصل کرنے کا
 ذریعہ ہیں اور یہ ہے گروہ بڑی بڑی برکتوں
 کے کاغذ ہیں یعنی اپنی اپنی عتد کے موافق
 جو بارگاہ الہی سے چاہا ہو ان کے ذریعے
 لو مختصر یہ ہے کہ میری عرض اس کتاب پر

یہ ہے کہ اس حدیث کے ذریعہ سے خدا کے تعالیٰ
 جل شانہ وجل جلالہ مجھے رضا مند ہوا و خباب
 پیغمبرِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان
 کے الہیت (وہ ہی اہل عبا) قیامت کے دن
 بارگاہِ خداوندی میں میرے شفیع ہوں اور بچا ہے
 حدیث شریف المہمعہ احب عینی جسکو جس سے
 محبت ہے اسکا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جنت میں
 مجھے بھی ان کے ساتھ جگہ ملجائے اور چونکہ خداوند
 عالم سب سے زیادہ کریم اور جواد اور سب سے زیادہ
 رحیم ہے لہذا اس دعا کے قبول فرمانے کے لئے
 وہ نعم الوکیل و نعم المولیٰ و نعم النصیر ہے اس کتاب
 کو میں نے ایک مقدمہ اور ایک سو باب پر مشتمل
 کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المقدمة

مقدمہ متابع المودة

فی ان التصلیة والتسلیمة علی الال والاصحاب ثابتہ
فی کتاب اللہ وقول رسول اللہ وقول اصحاب الکرام

(۱) فی الشفاء قال تعالیٰ

هو الذی یصلی علیکم وعلیکمہ وقال تعالیٰ

خذ من اموالہم صدقة تطہرہم ویزکیہم بها وصل علیہم
وقال اللہ تعالیٰ اولئک علیہم صلوات من ربہم وقر قال النبی

اللہم صل علی آل ابی اونی وکان اذا اتاہ قوم

لعبد قہم قال اللہم صل علی آل فلان

بریں مضمون کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آل اور اصحاب پر درود و سلام پہنچانا کتاب خدا کے

قائلے اور اقبال رسول خدا اور اصحاب کرام سے ثابت ہے

(۱) کتاب شفاء میں درج ہے کہ باری تعالیٰ کا ارشاد

ہے کہ هو الذی یصلی علیکم وعلیکمہ وعلیکمہ وعلیکمہ

پارہ ۲۲- رکوع ۳ کہ خود خدا تعالیٰ اور اُس کے

فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں۔

اور پھر یہ ارشاد ہے کہ خذ من اموالہم صدقة

لاویہ (توبہ پارہ ۱۱ رکوع ۲)

لے پیغمبر ان کے مال کی زکوٰۃ لے لیا کرو اور ایسا

کرنے سے تم ان کو پاک اور صاف کرو گے اور

پھر اُن کے لئے دعا کرو اسی طرح پھر ارشاد

خدا ہے کہ۔

اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ ربہم

پارہ ۲- رکوع ۳

یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی رحمت

اور عنایت ہے چنانچہ ان ہی احکام کی تعمیل

میں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ہے کہ بار اہل آل ابی اونی پر رحمت نازل فرما۔

اور جب کبھی کوئی قوم مال زکوٰۃ لیکر آتی تو آپؐ فرماتے

تھے کہ یا خدا آل فلاں پر رحمت نازل کر

۴ عن انس بن مالك قال كنا مذبحا يا صاهبا
بالغيب فنقول اللهم اجعل منك على آل فلان
صلوات قوم ابرار الذين يقومون بالليل ويصومون
بالنهار انفع الشفاع

۵ وفي جميع الفوائد عبد الله بن ابي اوفى
قال كان الى من اصحاب الشجرة وكان النبي
اذا اتاه قوم ليلتهم قال اللهم صل على
فلان فاتاه الى الصدقة فقال اللهم صل
على آل ابي اوفى للشيخين وابي داود و
نسائي

۶ وفي سنن ابي داود عن جابر بن عبد الله
امراة جانت الى النبي فقالت يا رسول الله
صل على علي وروحي فقال صلى الله عليك وعلى
زوجك

۷ وفي جميع الفوائد في باب فضل الصلوة
بالجماعة ابو هريرة رفعنا اذا صلى الرجل ليرتزل
الملائكة تصلي عليه مادام في مصلاة اللهم صل
عليه اللهم ارحم ولا يزال احدكم في صلوة
ما انظر الصلوة لستة الا نسي

۸ انس بن مالك کہتے ہیں کہ ہم اپنے دوستوں
کے لئے ان کی خدمت موجودگی میں بھی یہ دعا کیا
کرتے تھے کہ اے خدا تو اپنی جانب سے آل فلان
پر ایسی رحمت پہنچا دے جیسے تو نے رات کو
عبادت اور دن میں روزہ رکھنے والوں کے لئے
مخصوص کی ہے۔

۹ اور کتاب جمع الفوائد سے معلوم ہوتا ہے
کہ عبد اللہ بن اوفی کا بیان ہے کہ میرا
باپ اصحاب الشجرہ میں سے تھا۔ وہ کہتا تھا
کہ جب کسی قوم کی جانب سے مال زکوٰۃ آتا تو
حضور دعا فرماتے کہ اے الٰہی فلان شخص پر رحمت نازل
فرما اور کہ جب کبھی میرا باپ زکوٰۃ لیکر
حضور نبوی میں حاضر ہوتا تو آپ دعا دیتے
کہ آل ابی اوفی پر رحمت ہو۔ یہ ہے مضمون
صحیح بخاری اور مسلم میں اور نیز ابی داؤد اور
نسائی میں موجود ہے

۱۰ اور سنن ابن داؤد میں جابر بن عبد اللہ
سے مروی ہے کہ کسی عورت نے حضور سے التجا کی
کہ یا رسول اللہ میرے اور میرے شوہر کے لئے
دعاے خیر فرما دیجئے تو آپ نے فرمایا صلے اللہ
ملیک وعلی زوجک یعنی تجہ پر اور تیرے
شوہر پر رحمت خدا نازل ہو

۱۱ اور اسی طرح کا مضمون جمع الفوائد کے باب
نماز جماعت میں ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے
کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو جب تک
جائے نماز پر رہتا ہے فرشتے اس کے لئے برابر
یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے خدا اس شخص پر

روی احمد بن قیس بن سنان عن ابي الحسن في منزلنا
 فقال السلام عليكم ورحمة الله ثم رفع يده
 فقال اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل
 سعد بن عباد وروی ابی داود محدث
 قیس بن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ والہ
 وسلم قال اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على
 آل سعد بن عباد

قیس بن سعد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جناب
 پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے مکان پر تشریف
 لائے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور
 ساتھ ہی دست دعا بلند فرما کر کہا کہ یا راہبا
 تو اپنی درود اور رحمت آل سعد بن عباد پر
 نازل فرما۔

اور ابی داؤد کہتا ہے کہ پیغمبر نے یہ بھی دعا فرمائی
 ۱۱۰ اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل سعد
 بن عباد

۱۱۰ و في ترجمہ کدیر القیسی من الصحابة يقول
 في التشهد في الصلوة اللهم صل على النبي وآل

۱۱۰ ترجمہ کدیر القیسی میں جو قیسی صحابی سے منسوب
 ہے ذکر ہے کہ نماز میں شہد کے اندر وہ کہا کرتا تھا
 کہ اللہ صلی علی النبی والوصی یعنی خدا تو نبیؐ اور آؤ
 وصیؑ پر رحمت نازل فرما

۱۱۰ و في ترجمہ میثم کان له صحبة من عادته
 اذا ذكر علياً يصلي عليه

۱۱۰ اور ترجمہ کتاب میثم میں لکھا ہے کہ میثم کے
 چند اصحاب کی عادت تھی کہ جب علی رضی اللہ عنہ کا
 ذکر آتا تو وہ کہتے کہ یا راہبا ہماری طرف سے
 حضرت علی پر درود و پیچاد

۱۱۰ و في ديوان علي كرم الله وجهه قال خطايا
 القريش في مدح عمه حمزة صلى الله عليه

۱۱۰ دیوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں یہ مضمون
 موجود ہے کہ حضرت علیہ السلام نے قریش سے خطاب
 کیا اور اپنے چچا حضرت امیر حمزہ کی ترقیف میں
 فرمایا۔ اشعار

اشعار

ومن تلتق على من كان من عجب
 من افتد صادفوا خير فقد سعدوا
 لهم جنان من الفردوس مليحة
 لا تغتر بهم بجاحر ولا صرود

تم نے ہم میں سے امیر حمزہ کو مار ڈالا، تو یہ کوئی
 مختصر کا مقام نہیں ہے کیونکہ ان کو سعادت اور
 نیکی مل گئی۔

ان کے لئے بہشت میں باغ مہیا ہو گئے ہیں
 اور ان باغوں میں نہ تو گرمی محسوس ہوتی ہے
 اور نہ سردی

صلی اللہ علیہم کما ذکر و
فرب مشہد صدق قبلہ محمد

قوم و قوال رسول اللہ و
شم العرین منہم حمزہ الاسد

لیس و قتلی من الکفار اذ ظلم
نار الجحیم علی ابوابہ اصد

۱۲ وفی اول الفتحات المکیة کتبھا شیخ
الاکبر بیدہ عند ذکر جلی صلی اللہ علیہ من ہذا
الآیات والحدیث علم ان لا یلکون التصلیة
والتسلیم علی الانبیاء والملائکة مختصا لہم واللی
مشرعیة التصلیة والتسلیم فی الصلوٰۃ بامر
صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد وعلی
آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد والسلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین ومشرعیة السلام
علیکم ورحمۃ اللہ حبین الفراق عن الصلوٰۃ
وحین الملاقات وتبلیغ المسلم التسلیم الی
اخیه المسلم برسول او بالکتابۃ الیہی واعنا
نشاء ہذا القول بانما مختصان للانبیاء
والملائکة من التعصیب بعد افتراق الہم نسئل
اللہ ان یعصمنا من التعصیب -

جب امیر حمزہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان پر
درو و سجدا جاتا ہے۔ اُن کے اس مرتبہ پر پہلے
امور گواہ ہیں۔

جس قوم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے وفاداری کی اور ان کی نسبت نیک
گمان رکھا وہ بڑے شجاع اور عزت والے
لوگ ہیں اور اُن میں سے ایک شیر امیر حمزہ
ہیں (قوم سے مراد صرف خاندان بنی ہاشم ہے
کیونکہ جنگ احد کا یہ قصہ ہے اور اس جنگ میں
سوائے بنی ہاشم کے سب فرار ہو گئے تھے)
اس قوم کے شہداء کو کشتگان کفرانہ سمجھو
کیونکہ کفار تو جہنم میں گئے اور زیر نگرانی پاسبان
دوزخ میں

۱۲ اور کتاب فتوحات مکیہ کے شروع میں
شیخ الاکبر نے بھی اپنے قلم سے علی رضی عنہ کے نام بابرک
کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اندر میں صورت ان
آیات واحادیث سے ثابت ہو کہ درود و سلام
صرف انبیاء و ملائکہ ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے
دوسری دلیل شری یہ ہے کہ نماز میں بوجہ
حکم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہم صل علی
محمد وآل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد والسلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پڑھا جاتا ہے
راور اس میں علی و آہل بیت

ایک مزید دلیل یہ بھی ہے کہ شرفا خاتمہ نماز
پر اور بر وقت ملاقات مومنین اور رسم سلام باہم
مسلمانان اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا
جاتا ہے اور خطوط میں بھی یہ کہنا ایک رسم ہے

پس ظاہر ہے کہ جس وقت سے امت بوجہ تعصب گروہ
در گروہ ہو گئی اسی وقت سے لوگوں نے یہ کہنا شروع
کیا کہ درود صرف انبیاء اور ملائکہ کے لئے مخصوص ہے
یا خدا تو بلائے تعصب سے بہک چکا ہے۔

۱۳۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ان اللہ و
ملائکتہ یصلون علی النبی کی تفسیر میں ارشاد فرماتے
ہیں کہ درود و مناجات اللہ تعالیٰ اس کے نبی پر ایک
رحمت ہے اور ملائکہ کی طرف سے یہ ہی درود ان کی
تقریف اور توصیف ہے اور جب یہ مومنین کی طرف سے
ہو تو بغیر کے لڑی ایک دعا ہے۔

۱۴۔ جواہر العقیدین اور صواعق محرقہ میں حضرت سے
منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لے لو گوجہ پر ناصح درود
نہ سمجھو لوگوں نے اسکی تشبیہ کی درخواست کی معلوم
ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے انجناب کی حیات
ہی میں حضرت کی آل سے اپنا باطنی تعلق قطع کر دیا تھا
اور صرف اللہ صلی علی محمد و آلہ کو خاموش ہو جاتے تھے
اسی وجہ سے آپ نے ان لوگوں کو بتلادیا کہ یہ درود
ناکمل ہے، جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ مکمل درود
یہ ہے اللہ صلی علی محمد و آلہ محمد اور کہ تم لوگ اسی
طرح پڑھا کرو

۱۵۔ حافظ ابونعیم احمد ایک جماعت مغنیہ قرآن نے
بجو الہ ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھا ہے کہ ایسا میں
سے مراد آل محمد ہے اور کہ یاسین بھی حضرت کا ایک نام ہے

۱۶۔ اسی طرح کتاب یمون الاخبار میں جو الہ ریان
بن صلت لکھا ہے کہ دربار مامون رشید میں حضرت کا
امام موسیٰ کاظم سے سلام علی الیاسین کی تفسیر

۱۳۔ وعن جبرئیل الصادق قال فی تفسیر ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی قال الصلوۃ من اللہ
عز وجل رحۃ للنبی ومن الملائکتہ تزکیۃ و مدام
لہ من المومنین دعا منہم لہ۔

۱۴۔ وفی جواہر العقیدین والصواعق المحرقۃ
ردی عن النبی قال لا تصلوا علی الصلوۃ البتہ
وقالوا وما الصلوۃ البتہ یرسل اللہ قال
تقولون اللہ صلی علی محمد وتسکتون بل قولوا
اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد

۱۵۔ واخرج ابونعیم الحافظ وجماعة المفسرین
عن مجاہد وابی صالح و ما عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما قال الیاسین آل محمد و یاسین اسم من
اسماء محمد،

۱۶۔ وفی عیون الاخبار عن المریان بن
الصلت قال ان الامام علی بن موسیٰ کاظم
فی مجلس المامون وقد سئل عن تفسیر قولہ

سلام علی الیاسین قال حدثنی ابی عن ابائہ
عن امیر المومنین علی قال یسین محمد و محمد
الیاسین فقالت العلماء الذین حولہما یہیئ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم لم یثبک فیہ واحد
ثم قال الامام ان اللہ اعطی محمد فضلاً عظیماً
و ذالک انہ لم یسلم علی الی احد من الانبیاء
الا الی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال سلام
علی آل یاسین ان اللہ تبارک و تعالی قال
فی قصۃ الیاس النبی علیہ السلام سلام
علی الیاسین لو کان صر دہ تعالیٰ ہذا النبی
لقال سلام علی الیاس وان قبل انہ
تعالیٰ سلم علی جمیع الیاس فقلنا ان الیاس
واحد لا متعدد ومع انہ لو کان الیاس
ثلثۃ او اکثر یقال سلام علی الالیاسین
بالمعروف بالاسم لان قاعدة الجمع بالتعريف
بالاسم ولما بشر اللہ الصابرين من المومنین
بالصلوة والتمتع محمد صلی اللہ علیہ والہ
الیق واحداً بالصلوة والتمتع ولما كانت
تصلیة المومنین الدعاء فالرحمن الاولی
والاکثر ثواباً ان یکمل المؤمن دعاءہ
لنبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم بضم الهمکا
وردد عن الائمة من اهل البيت فی مناجاتہ
ودعوا تم بضم الاول حیث قال اللهم صل
علی محمد وعلی آل محمد باعادة کلمة علی و غیر
عادتها کتفاء بالعطف ثم ان العلماء اطلوا
فی التصلیة والتسلیمة علی الانبیاء والملوکة
علیہم السلام عند ذکر ہر والترصیة علی

پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ میرے باپ دادا علیہم
الصلوة والسلام نے جناب امیر المومنین علی ابن
ابیطالب علیہ السلام سے یہ حدیث روایت
فرمائی ہے کہ لفظ یاسین سے صرف حضرت محمد مصطفیٰ
مراد ہیں ہم لوگ عیسائی اہل بیت پیغمبر آل بیت
ہیں اور کہ اس زمانہ کے علماء میں سے کسی ایک
کو بھی "یاسین" سے حضرت کی ذات اقدس مراد
ہونے میں شک نہ ہو

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے اپنے آخر الزمان پیغمبر کو یہ بھی ایک فضل
عظیم عطا فرمایا ہے کہ ان کی آل تک پر یاسین
طرز سلام علی الیاسین اپنا سلام پہنچایا۔
حالانکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی آل اس
فضل سے محروم رہ گئی اور تشران ہیں حضرت
الیاس کا ذکر ہے کہ وہ جہان سلام علی آل سین
اب موجود ہے وہاں اگر خدائے تعالیٰ کی مراد دینی
حضرت الیاس ہے ہوتی تو سلام علی الیاس فرماتا
عیسیٰ تنہا الیاس اگر یہ غلط ہے تو کہ اللہ
تعالیٰ نے اپنا سلام الیاس کی جماعت پر بھیجا
اور اس لئے جمع کا صیغہ الیاسین استعمال فرمایا
تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت الیاس ضرور واحد تھے
اور متعدد آدمی نہ تھے اور کو فرضا الیاس تین تھے
یا تین سے زیادہ تو اس صورت میں صیغہ جمع کے لئے
سلام علی الالیاسین تشران میں ہوتا۔ یہ قاعدہ ہے
کہ جمع کے صیغہ کو ہم معرفہ بنانے کے لئے اہل لفظ پر
ایک لفظ و لام اور بڑھایا جاتا ہے۔
لہذا لفظ الیاسین نہیں ہے بلکہ آل یاسین ہے

الأول والأصحاب رضي الله عنهم عند ذكرهم فلا منازعة في الاصطلاح لكن كثيرة الثواب وجزيل الاجر في متابعة الله حيث سلم على الأول في قوله سلام على الياسين وفي قوله هو الذي عليكم وملائكته وفي قوله اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمته وفي متابعة رسوله حيث سلم على الأول في قوله سلام على الياسين وفي قوله هو الذي يصلي عليكم وملائكته وفي قوله اولئك عليهم الصلوات من ربه ورحمته وفي متابعة رسوله حيث قال يا صرير اللهم صل على آل أبي واخلاق من قال اللهم صل على حمزه او على علي او على غيرهما اوقال صلوات الله عليهم او قال صلى الله عليه و سلام الله عليه وعليه و السلام بالافراد وبالجمعة فقد اتبع الله ورسوله اتباعاً كاملاً مع انه صلى الله عليه وسلم امر امرامة ان يضم اليه عند التصلية له في التشهد في الصلوة ونماهم عن الصلوة البتة فمن اكمل دعائهم للنبي صلى الله عليه وآله وسلم يضم اليه فقد استحصل كمال رضا الله ورضاء رسوله واجزل الله اجره لانه صلى الله عليه وسلم منهم وهم منه بدليل صلى الله عليه وسلم ادخل نفسه الكريمة المباركة في الاول-

بوجوب تنفير علمائے متقدمین اور اس سے آل محمد مراد ہیں اور جہاں کہیں تشران میں خدائے تعالیٰ نے مومنین میں گروہ صابرين کو صلوة و رحمت کی بشارت دے دی ہے وہاں بھی رسول اللہ بدرجہ اولیٰ اس درود و رحمت کے مستحق ہیں اور چونکہ صلوة من جانب مومنین محض دعا ہی ہے نہ پرتہ اور الیٰ اور باعث از دیاد ثواب ہے چوگا کہ ہر مومن اپنی دعا کو پرتہ پیغمبر کے لئے درود میں لفظ آل کا اضافہ کر کے مکمل کرے چنانچہ ائمہ الہدیت اپنی مناجات اور دعاؤں کو پرتہ درود میں لفظ آل کو چسپاں فرماتے رہے مومن مثلاً اللهم صل على محمد وآل محمد اور انھوں نے کبھی تو امین الفاظ محمد وآل محمد لفظ علی لکھا اور کبھی نہیں لکھا اور صرف حرف عطف کو درمیان میں لانا کافی سمجھا ہے، علماء نے بھی یہ ایک قاعدہ قرار دیدیا ہے کہ جب ابنیا اور ملائکہ علیہم السلام کا ذکر آئے تو پرتہ درود و سلام پڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ کی آل اور ان کے اصحاب کے لئے بغرض حصول رضاے خداوند عالم دعا کیجئے اور اس سے احکام الہی کی تعمیل ہو جاتی ہو اور بڑا ثواب اور اجر بزرگ ملتے ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ خود بھی حضرت کی آل پر درود بھیجتا ہے جیسا کہ سلام علی آل یاسین اور آیت دیگر اولئک علیہم صلوة من ربکم ورحمۃ غایبہ اور اس درود میں اضافہ آل سے پیغمبر کے ارشاد کی تعمیل ہی ہو جائے گی کیونکہ وہ خود فرماتے رہے میں اللهم صل على آل ابی اونی وآل فلان پس جو شخص یہ تعمیل سنت پیغمبر درود اس طرح پڑھے اللهم صل على حمزه یا اللهم صل على و غیرہ یا نہ کہے صلوات اللہ علیہ یا

صلی اللہ علیہ وسلم یا کہے سلام اللہ علیہ یا کہے علیہ
یا علیہم السلام بصیغۃ واحد یا جمع یقیناً اُس نے خدا اور
رسول خدا کی مکمل اطاعت کی کیونکہ خود حضرت ہی کا
تو حکم ہے کہ میرا امت نماز پڑھتے ہوئے دعا کے
تشہد میں درود پڑھنے کے وقت لفظ آل ضرور
پڑھا کرے اور ہرگز ناقص درود نہ پڑھے اور
جس کسی نے پیغمبر کے اس ارشاد کی تعمیل میں درود
میں آل کا لفظ بڑھا دیا اس نے اللہ اور اُن
رسول کی رضامندی حاصل کر لی اور اللہ تعالیٰ
اسکو جزائے خیر دے گا رسول اکرم نے فرمایا ہے
کہ میری آل مجھ سے اور میں آل سے ہوں اور
لفظ آل کو درود میں چسپاں کرنے کے لئے
یہ بڑی دلیل ہے کہ حضور نے اپنے کریم اور
مبارک نفس کو اپنی آل میں شامل فرمایا ہے
۷ کتاب اصحاب میں قصہ ہجران علامہ حضرت سرور
کائنات میں تفسیر نے عطا کئے حوالہ سے روایت کی ہے
کہ بی بی ام کلثوم کے پاس کچھ صدقہ کی چیزیں بچیں اور
انھوں نے اسکے قول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہجران
مذکور نے تمھو کو مطلع کیا ہے کہ حضور فرماتے رہے ہیں
کہ ہم آل محمد ہیں صدقہ ہم پر حلال نہیں ہے اور چونکہ ہجران
اُن کے گھر کا خادم ہے لہذا وہ بھی قوم میں داخل ہے
۸ قصہ رشید بن مالک میں روایت ہے کہ وہ حضرت
کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے خزانہ کا طبق حضرت
کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ
صدقہ لایا ہوں آپ نے فرما دیا کہ طبق حاضرین
کی جانب سرکا دیا لیکن جناب امام من نے ایک خزانہ
اس میں سے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا تو حضور نے فرمایا

۷ فی الاصابہ فی ترجمہ مہر ان مولی رسول معلّم
روی الثوری عن عطاء بن النعیم قال ایت امر
کلّتم لبتی من الصدقة فرددتها وقالت حدیثی
مہر ان انه قال قال رسول اللہ انا ال محمد لا
تخل لنا الصدقة ومولا القوم منهم

۸ فی ترجمہ رشید بن مالک قال کنت عن النبی
جاء رجل بطبق علیہ عمر قال هذا صدقة فخذها
الی... القوم والحسن بن علیہ فاحذرتا و
فاخذها فی غمہ فمداخل البی اصبغ فی فمہ فمداخل
ثم قال انا ال محمد لا ناكل الصدقة

انگلی کے منہ میں ڈالی اور حزام کمال دیا اور سہ ماہی
ہم آل محمد میں صدقہ نہیں کھا سکتے۔

۱۹۔ جو اہل العقیدین میں امام حسن سے منقول ہو کہ نبی اپنے
نانا کی خدمت میں حاضر تھا ناگاہ خرمہ بڑے صدقہ کی طرف بڑھا
ہوا میں نے اس میں سے ایک دانہ اپنے منہ میں ڈالا ہی
تھا کہ نانا صاحب قبلہ نے میرے منہ میں انگلی ڈال کر سکو
مع لہاب کے کمال پھینکا اور فرمایا کہ تم یہ نہیں جانتے کہ
ہم آل محمد پر صدقہ حلال نہیں ہے۔ اس حدیث کو احمد
اور طحاوی نے بڑی اسناد کے حوالے سے روایت کیا ہے

۲۰۔ حافظ جمال الدین زرندی حنفی بن حبان کے
حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ بعد رحلت جناب
علی جناب امام حسن نے یہ خطبہ پڑھا۔
کہ اے حاضرین میں ہی تو خدا کی نعمتوں کی بشارت دی ہو
وائے کاپسروں اور میں ہی خدا کے عذاب سے
ڈرانے والے کا تخت جگہ اور میں ہی سراج منیر کا
دلندہ ہوں اور میں ہی اسکا بیٹا ہوں جسکو خدا نے نانا عالم
لئے اپنی رحمت بنا کر بھیجا ہے اور میں ہی اس کا بیٹا ہوں
جو تمکو خدا کی جانب بلانے والا ہے اور میں اس گروہ
اہلسنت کا ایک فسر ہوں جسکی شان میں خدا نے انما
یرید اللہ لینیب الہم فرمایا ہے اور اسی میں نبی کی بھی مثال
ہوں جنیر جبریل نازل ہوئے تھے اور جن المہتے ولی
محبت رکھنے کو خدا نے واجب قرار دیا ابھی میں ایک میں
ہوں چنانچہ خدا اس طرح فرماتا ہے قل اسلمکم علیہما اللہ
اور کہ اس آیت میں قرآن مجید سے مراد صرف ہم سے
ولی محبت رکھنے اور صوفیہ یہ آیت نازل ہوئی یا
ایہا الدین اتقوا صلوا علیہم تو حاضرین نے حضور سے
پوچھا کہ جناب قبلہ آپ پر درود کس طرح بھیجیں حضور

۱۹۔ وفی جوہر العقیدین عن الحسن بن علی قال
كنت مع جدی فی عمر علی جریف من الصدقة فاحذت
منہما تمرۃ فالتقیہما فی فی فادخل جدی یدہ فی
فی فاحذہا بلعاجھا فقال لی اما شعرت ان
ال محمد لا تحمل لنا الصدقة رواہ احمد والطحاوی
واسنادہ قوی جید،

۲۰۔ آخر حافظ ابن جمال الدین زرندی نے
الطفیل وجعفر بن حبان قال لا طیب الحسن بن علی
رضی اللہ عنہما بعد وفات امیہ قال ایھا الناس
انا ابن البشر وانا ابن النذور وانا ابن السراج
المنیور وانا ابن الذی ارسل رحمۃ للعالمین ابن الدی
الی اللہ وانا من اهل البیت الذین اذہب اللہ
عنہم الحسن وطہرہم تطہیرا وانا من اهل البیت
الذین کان جبرئیل یقرئ علیہم وانا من اهل
بیت الذین افترض اللہ مودتہم فقال یحنا
وعلقہ لکمل لا اسئلكم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القلوب ومن یقر فحسنة تزولہ فیہا حسنا
واقذواف الحسنة مودتا وما تزلت یا ایھا الذین
خلو علیہ وسلم وتلیما قالوا یا رسول اللہ کیف
لصلواتہ علیک فقال قولوا اللہم صل علی محمد
وآل محمد فحق علی کل مسلم ان یصل علیہما فریضۃ
واجبة واحل اللہ حسن النعمۃ لئلا کما حل
لہ وحریم الصدقة علیہما کما حرم علیہ فاحرج
جدی یوم المباحلة من النفس ابی ومن لم ینس

انا و احی الحسین ومن التساع قاطمة ای
فخن اعد و لمح و دعه و نخت منه و هو
سنا و هو یا تبتا کل یوم عند طلوع الفجر
فیقول الصلوة یرحمکم اللہ و علی التایری
اللہ لیدہ عیب عنکم الہیں اهل البیت
بطرکم ظہیر او قد قال اللہ من کان علی بنیہ من یدہ
یتلو شہادۃ کمنجد علی بنیہ من ربہ و ابی الذی یلو
هو شاہد منہ و ام اللہ و رسولہ ان یبلغ
ابی سید البراء فی موسم الحج و قال جدی حین
نضی بدیتہ و بن احیہ جعفر و مولاد زید
فی انیسۃ عمر حمزہ امانت یاعلی منی و انا ملک
و انت ولی کل مؤمن من بعدی نکان ابی
اولہم ایمانا نحو سابق السالقیین و فضل
اللہ السالقیین علی المتأخرین کذلک
فضل سابق السالقیین علی السالقیین
و ذالک انہ لم یسبقہ الی الا یان احد
غیر جد تنا حدیجہ علیہا سلام اللہ جل
علا و ان اللہ عز و جل بمنہ و رحمۃ خیر
علیکم الفرعن لاجل حاجۃ منہ الیہا بل
برحمۃ منہ لا الہ الا هو لیمیز الخبیث من
الطیب و یتبیت اللہ ما فی صد و کمر و
لیمحص ما فی قلوبکم و لتسا بقوا الی رحمۃ
و لتغاضلوا منازکم فی جنتہ

توضو نے فرمایا اس مسح پر صا کرو اللہ صل
علی محمد و آل محمد پس اس صورت میں ہمہ درو
بھینا ہر سلمان پر واجب اور فرض ہے اور کہ ہم
ہم لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے مال غنیمت کا پانچواں
حصہ (خمس) مثل پیغمبر حلال فرمایا اور صدقہ شل
پیغمبر ہمہ حرام کیا اور کہ یوم مبارک بانصار
بخزان، جس میں میرے ناما گھر سے عبادہ کے لئے
نکلے تو آفتنا کی قبیل میں میرے باپ کو اپنے ہمراہ
لیا اور آبادنا کی قبیل میں مجھے اور میرے چھوٹے
بھائی کو ساتھ لیا اور آفتنا کی قبیل میں میری
والدہ بی بی فاطمہ کو ساتھ لیا پس ہم ہی خباب
پیغمبر کے اہل ہیں اور ان کا گوشت اور پوست
ہیں، ہم پیغمبر کا جزو ہیں اور وہ ہمارے جزو
وہ ہم ہی لوگ ہیں جن کے گھر پر علی ابھار
اپنے روزانہ تشریف لاتے اور فرماتے
تھے کہ الصلوۃ یرحمکم اللہ اور پھر یہ آیت تلاوت
فرماتے تھے انما یرید اللہ لیدہ عنکم الہیں
اہل البیت الخ، اور کہ وہ میرے جد اور میرے
باپ ہی کا دم ہے جن کے لئے امن کان علی بنیہ
من ربہ الخ نازل ہوئی پس میرے جد و علی
بنیہ من ربہ ہیں اور میرے باپ یتلوہ بنیہ
منہ ہیں اور خود خدا نے قاتلے نے رسول کو
حکم دیا کہ وہ سورہ برات کی تبلیغ حج کے وقت
میرے باپ کے اہل اور حقوت حضرت نے اپنے
اور اپنے بھائی جعفر اور زید کے درمیان دربارہ
و ختر حمزہ فیصلہ فرمایا تو میرے ہی باپ کے حق میں
یہ فرمایا تھا کہ اے علی تم مجھے ہو اور میں تم سے

سے ہوں اور کہ میرے بعد تم کل مومنین کے ولی ہو
اور کہ وہ میرے ہی پدر ہیں جو سب پہلے رحزا اور
رسول پر ایمان لائے، اور پس وہ سائقین سے بھی
سابق ہوئے اور کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پہلے ایمان
لانے والوں کو بعد میں شامل ہو جانے والوں پر
فضیلت دی ہے اسی طرح سابق اسباقین کو کمالین
پر ترجیح دی ہے اور کہ میرے باپ سے پہلے سوکائی بی
جذبہ میری مانی کے کوئی ایمان نہیں لایا اور کہ
اللہ تعالیٰ جل شانہ وجل جلالہ نے اپنے احسان اور
رحمت کریمانہ کے بموجب فرائض کی تعمیل پتھر واجب
کی لیکن تمپر وضع رہی کہ یہ سب کچھ اس عرض سے
نہیں کیا کہ اسکو تمہاری جانب سے فرائض کی تعمیل کی
حاجت تھی بلکہ یہ بھی اسکا ایک کرم ہے جس کو اہل نے
محض اس غرض سے کہا کہ تم میں سے نیک و بد کی
الگ الگ تمیز ہو سکے اور تمہارا امتحان ہو کر تمہارے
دونوں حالات معلوم ہو سکیں اور مزید کامیابی کی امید پر
تم اُسکے اس کرم کی جانب سبقت کرو اور نسبت
میں اپنے اپنے درجوں کو خود بلند کرو اور

۲- احمد نے اپنی مسند میں اور نیز مناقب میں اور
موفق خوارزمی نے بحوالہ عبد اللہ بن
خطب روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے نبی و بیعت سے
فرمایا کہ تم مہنات الہی سے باز آ جاؤ ورنہ میں تمہارے
اوپر ایسا آدمی تعینات کروں گا جو شل میرے
ہو گا اور میرے احکام تمہارا فذ کرے گا اور تمہارے
سر قلم کرے گا اور تمہارے اہل و عیال کو گرفتار کرے گا
اور پھر علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کا ماتہ
پکڑ کر فرمایا کہ وہ شخص جس کا میں نے متے ذکر کیا ہے

۲- أخرجه أحمد في المسند وفي المناقب وموفق
الخوارزمي ما عن عبد الله بن حنظلة قال
قال رسول الله قال لتختتن يا بني
وليعده اول بعثت اليكم رجلا كضئ بئس
فيكم امرى يقتل المقاتلة ويبغى الدنوة
فالتفت الى علي فاخذ بيده فقال هو هذا
ايضا أخرجه ابن أحمد نحوه

یہ ہی ہے۔ ایضاً ابن احمد نے بھی اس حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے۔

۲۲۔ اور کتاب عبود الاخبار میں ریان بن صلتک حوالے سے روایت ہے کہ جناب ہام رضا علیہ السلام نے قرآن سے یہ آیت تلاوت فرمائی من حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع

انباءنا وایناکم ولسانکم ولسانکم وافتنا وافتکم الحمد وسورہ ال عمران پارہ پہلے ترجمہ۔ جب تم لوگوں کو حقیقت حال معلوم ہو چکی تو اس کے بعد بھی تم مجھیں کرتے ہو لہذا اے پیغمبر تم ان سے کہدو کہ رسیدان میں آئیں تم اپنے بیٹوں کو لاؤ اور میں اپنے بیٹوں کو لاؤں تم اپنی سورت کو لاؤ میں اپنی سورت کو لاؤں اور تم اپنے نفوس کو لاؤ اور میں اپنے نفوس کو لاؤں پھر باہمی مباہلہ کریں اور جھگڑ کر خدا کی لعنت کریں۔ پھر ہام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حکم الہی کی مثیل جناب نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو لیکر گھر سے نکلیں اور لفظ انفسا سے پتھر علی کو مارو لیسا پھر یہی دلیل ہے اس امر کی کہ خود حضرت فی بھی نفس سے راہ علی ہی لی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے نبی ولیمہ اگر تم نہایت الہی سے پرہیز کرو گے تو میں تمہارے ایسے شخص کو تعینات کروں گا جو مثل میرے نفس کے ہوگا اور کہ یہ خصوصیت سوائے علی رضی اللہ عنہ اور کسی بشر کو حاصل ہی نہ ہوئی پس یہ دلائل ثابت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی ذات مقدسہ کو اپنی آل میں داخل فرمایا ہے جس جس شخص نے درود یا سلام حضرت کی آل پر بھیجا پس شخص اس نے خود خضر کی آبا برکات پر درود اور سلام بھیجا پھر خود حضرت آل کے جزو ہیں لہذا آل کا جزو ہی اور جس کی درود اور سلام میں آل کو داخل کیا پس یہی کمال درود و سلام پر یا ہر شخص

۲۳۔ وفی عبود الاخبار من ریان بن صلتک الامام علی الرضا تلو قوله تعالیٰ من حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع انباءنا وایناکم ولسانکم ولسانکم وافتنا وافتکم ثم یتھل فیتجمل لغتہ اللہ علی الکاذبین فابرز رسول اللہ علی الحسن والحسین وفاطہ صلوات اللہ وسلامہ علیہم وعلیہم وعفی من قولہ انفسا نفس علی وحماید علی ذالک قوله صلی اللہ علیہ وسلم لتتھمتن بنو ولیمہ اولو بعثن الیہم رجلاً کنفسی یعنی علیاً لہذا خصوصیت لہم وہ یلحقہم فیہما بشر من ہذا الذی لایل ثبت ان وصل اللہ علیہ ووالدہ وصل اذ دخل نفسہ المقدسة المکرمۃ المبارکۃ فی الذم من صلہ وصل علی الذی کانہ صلہ وصل علیہ لاذ منہم وہم منہ ومن صلی او سلم علیہ یضم الہ فقد اکمل الصلوٰۃ والسلام علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ اَوَّل

الباب الاول - فی سبق نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل ان کان
للہم ولد فانا اول العابدین۔

پہلا باب - بدریں مضمون کہ نور رسالت آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جملہ مخلوقات الہی سے پہلے خلق کیا گیا ہے،
چنانچہ جناب باری تعالیٰ قرآن شریف میں اپنے
رسول سے خطاب کر کے فرماتا ہے کہ اے پیغمبران لوگوں
سے کہہ دے کہ اگر بالفرض خدا کے رحمن کے (کوئی)
اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں (اسکی) عبادت کرنے
کے لئے حاضر ہوتا (سورہ زحرف پارہ ۲۵ رکوع اخیر)
یہ حکم الہی اس امر کا بھی کافی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ
اولاد کی آلائش سے پاک ہے اگر اس کے ساتھ اولاد
کی آلائش ہوتی تو پیغمبر ضرور اس سے آگاہ ہوتے
اور یہ ہی حکم اس امر کا بھی ثبوت ہے کہ تمام مخلوقات سے
پہلے آپ ہی بصورت نور خلق ہوئے ہیں،

۱۔ ميسرة العجوة یعنی اندرون کے حوالے سے کتاب
الاصابہ میں لکھا ہے کہ میں نے جناب رسالت آپ سے
دریافت کیا کہ آپ کب عہدہ نبوت پر مشرف ہوئے
تو حضرت نے جواب دیا کہ میں اسی وقت سے نبی ہوں
جبکہ آدم اپنی روح اور جسم کے ماہن تھے،

۲۔ جابر بن عبد اللہ سے بطریق مرفوع کتاب
جمع الفوائد میں مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے فرمایا
کل آدمی مختلف اشجار سے ہیں لیکن میں اور علی ایک
شجر سے ہیں، یہ حدیث کتاب اوسط سے اخذ ہوئی،

۱۔ فی کتاب الاصابہ ميسرة العجوة یعنی اللہ عزوجل
قلت یا رسول اللہ متی کنت نبیا ؟
قال ما دامین الرحم والجسد،

۲۔ وفی جمع الفوائد عن جابر بن عبد اللہ رفعنا
من اشجار شتى وانا وعلی من شجرة واحدة۔ للاؤسط

۳۳۔ عن ابی ہریرۃ قالوا یا رسول اللہ متی حبت
لک النبوة قال وادم بین الروح والجسد والتمننا

۳۴۔ حدیث۔ اول ماخلق اللہ روحی واول ماخلق
نوری واول ماخلق اللہ العقل واول ماخلق اللہ العلم
واول ماخلق اللہ نور نبیل۔ یا جابر المراد منہما هو
الحقیقۃ الحمد یہ الی کانت مشہورہ بین الکلمین
وہ روح شہید اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث گنت نبیا وادم بین الماء والطين کما دال
علی سبق نور صلی اللہ علیہ والہ

۳۳۔ حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے
جناب سرور عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ کے لئے عہدہ نبوت کیسے قرار پایا، جو آپ
فرمایا کہ اس وقت سے جبکہ آدم روح اور جسم کے
درمیان تھے، یہ حدیث کتاب ترمذی سے
اخذ ہوئی،

۳۴۔ یہ احادیث کہ سب سے پہلے خداوند عالم نے میری
روح کو پیدا کیا اور سب سے پہلے میرے نور کو خلق فرمایا
اور سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا اور سب سے پہلے اے
جابر تیرے بنی کے نور کو پیدا کیا ان سب سے مراد
حقیقت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے،
جیسا کہ کمال لوگ جانتے ہیں اور ان سب سے مراد روح
جناب رسالت آپ ہی،

اور یہ احادیث کہ میں اس وقت سے بنی ہوں جبکہ
آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے ولالت کرتی
ہیں کہ نور جناب رسالت تمام مخلوقات سے پہلے
پیدا کیا گیا ہے،

۳۵۔ کتاب شکوۃ میں ریاض ابن ساریہ نے جناب
رسالت آپ سے روایت کی ہے کہ جناب سرور عالم
نے فرمایا کہ میں خدائے قہار کے نزدیک اس وقت
سے قائم البقیں ہوں جبکہ آدم صرف مٹی کا ٹکڑا
اور کہ میں مٹواؤں اسکی تاویل سے جلد مطلع کروں گا
اور کہ میں ہی دعوۃ ابراہیم ہوں اور میں ہی بنی اسرائیل
میں ہوں اور اس خواب کی تفسیر بھی میں ہی ہوں
جو میری والدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا
تھا اور کہ میری پیدائش کے وقت ایک نور ایسا ظاہر
ہوا تھا کہ جسکی تیزی روشنی کی وجہ سے میری

۳۶۔ وفي المشکوۃ عن الاياض ابن ساریہ عن البقیۃ انہ
قال انی عند اللہ الخالق البقیۃ من ادم ليجد ل فی
طینۃ وسانبکمر تاویل ذالکمر انی دعوۃ ابراہیم و
بشری عیسیٰ ورویای ای اتی رات حین وضعنی وقد
خزمت منہا نور اضاءت منہا قصور شام وکذلک
اصمات البقیۃ۔ رواہ فی منہج الستۃ ورواہ احمد
ایضاً،

والدہ کو محلات شام نظر آنے لگے تھے، اسی طرح
مادران انبیاء علیہم السلام کی کیفیت ہے،
یہ روایت شرح السنہ میں موجود ہے اور نیز احمد نے
بھی یہ ہی روایت کی ہے،

۵۔ کتاب صحیح الفوائد میں احمد و کبیر و بزار سے اور کتاب نہا
میں اسحاق بن اسماعیل بن شاپور سے مروی ہے کہ جناب ہام
جعفر الصادق فرماتے تھے کہ میں نے اپنے والد ماجد اور اپنے
جد بزرگوار یعنی امام زین العابدین سے سنا ہے اور وہ فرماتے
تھے کہ انھوں نے اپنی عم بزرگوار یعنی امام حسن سے سنا ہے کہ
میرے تانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے
کہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے نور سے مخلوق ہوا،
اور میرے نور سے میرے اہل بیت مخلوق ہوئے
اور میرے اہل بیت کے نور سے وہ لوگ مخلوق ہوئے
جو ان سے محبت رکھتے ہیں اور باقی تمام مخلوق
(انسان) منی سے پیدا کی گئی ہے،

۶۔ ابو الحسن علی بن محمد المعروف ابن النعانی الواسطی
شافعی المذہب نے اپنی کتاب منی الناقب میں پسند خود
حضرت سلمان فارسی سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے
حبیب جناب خیر علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ میں اور علی خداوند عالم کے سامنے ایک نور
تھے اور وہ نور حضرت آدم کی پیدائش سے چودہ ہزار
پہلے اس کی تسبیح و تقدیس کرتا تھا اور جب وقت آدم کو
پیدا کیا تو اسکی پشت میں اس نور کو دانت رکھا اور کہ
میں اور علی ہمیشہ ایک ہی نور رہیں تا انکی پشت جہد طلب
میں جدا ہو جائیں نبی ہوا اور علی امام،

۸۔ دیلمی نے اسی سند سے بالا حدیث کو اپنی کتاب الفوائد
میں حضرت سلمان سے نقل کیا ہے،

۹۔ فی جمع الفوائد - قال مولانا محمد و الکبیر و البزار -
وفی المناقب عن اسحاق بن اسماعیل النیشاپوری عن
جعفر الصادق عن ابیہ عن جبرعل بن الحسین قال حدثنا
عمی الحسن قال سمعت جبرعل بن علی علیہ السلام و آلہ و سلم
یقول خلقنا من نور اللہ عزوجل و خلق علیہ من نور ذی خلق
لجہد من نورہ و سائر الناس من الطین،

۱۰۔ اخبر ابو الحسن علی بن محمد المعروف بابن النعانی
الواسطی الشافعی فی کتاب الناقب بسند عن سلمان
الفاوسی قال سمعت حبیب محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یقول کنت انا و علی نواریین ید علی اللہ عزوجل یسمی
اللہ ذلک النور و قد سمع قبل ان یخلق اللہ ادم را بقرۃ
عشر الف عام فلما خلق ادم و ادم ذلک النور فی صلبہ
فلما نزل انا و علی شی واحد حقاً افتقرنا فی صلب عبد
المطلب فی النبوة و فی علی الامامت،

۱۱۔ ایضاً الدیلمی اخبر عن هذا الحديث فی کتاب الفوائد
عن سلمان،

۹۔ ایضا اخرج ابن مغاذی عن سالم بن ابی الجعد عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کنت انا وعلیٰ نور عن یحییٰ العرشی بین ید اللہ عزوجل یسبح اللہ ذالک النور وبقدر صد قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ عشر الف عام فلم یزل انا وعلیٰ شئی واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی

۱۰۔ اخرج المحمیدی فی کتابہ قرأ المد السطین بسندہ عن زیاد بن منذر عن ابی جعفر الباقر عن امیہ عن جدہ الحسین عن علی بن ابیطالب سلام اللہ علیہم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کنت انا وانا ت یا علی نوراً بین یدی اللہ تبارک وتعالیٰ من قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ عشر الف عام فلم یخلق آدم وخلق ذلک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ یتخلل من صلب الی صلب حتی افرک فی صلب عبد المطلب ثم قسمہ فسمیٰ فاحجز قسماً فی صلب ابی عبد اللہ وسمائی صلب علی ابیطالب فعلی منی وانا حصۃ لمحہ لمحی وودہ لمحی

۱۱۔ ایضا اخرج هذا الحديث بنقله موفق خوارزمی

۹۔ ابن شمارلی نے سالم ابن ابی جعد سے اور اس نے حضرت ابو ذر سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور نبوی نے کہ میں اور علیٰ عرش خدا کے دائیں جانب سرکار خداوندی کے سامنے ایک نور تھے اور آدم کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے وہ نور اسکی تیج و تقدیس کرتا تھا اور ہم اسی حالت میں ایک ہی نور رہے تا کہ پشت عبد المطلب جدا ہوئے پس اس نور کا ایک جزو میں ہوں اور ایک جزو علی ہیں،

۱۰۔ محمیدی نے اپنی کتاب فرامنا السطین میں خود اپنی سند سے بحوالہ ابن منذر یہ روایت لکھی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اپنے پدر بزرگوار (یعنی امام زین العابدین) اور نیز اپنے دادا یعنی حضرت امام حسین سے اور انھوں نے اپنے والد ماجد یعنی جناب علی مرتضیٰ کے حوالہ سے یہ بیان فرمایا ہے کہ علی مرتضیٰ نے حضور نبوی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علیؑ تو او میں خدا کے تقاضے کے حضور میں ایک نور کی صورت میں تھے اور یہ اس وقت تھا جبکہ آدم کی پیدائش ہو رہی تھی ہزار برس باقی تھے جب آدم مخلوق ہوئے تو وہ نور ان کی پشت میں داخل کیا گیا، بعد ازاں خداوند عالم اس نور کو ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقل فرمایا یہاں تک کہ وہ پشت عبد المطلب میں منتقل دناں سے اسکو دو حصوں میں تقسیم فرمایا گیا اس کا ایک جزو میرے والد عبدالمطلب کے پشت میں اور دوسرا خود میرے چچا علی ابن ابیطالب کی پشت میں منتقل ہوا پس علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں اس کا ثبوت دو قول میرا ہے اور میرا اُس کا،

۱۱۔ یعنی یہ سند بلا حدیث موفق خوارزمی نے بھی لکھی ہے،

۱۲۱۔ اخرج موفق بن احمد الخوارزمی بسند عن الرشيد
عن ابی وائل عن ابن مسعود۔ قال قال رسول الله صلى
الله عليه واله لما خلق الله ادم ونفخ فيه من روحه
حنس فقال الحمد لله ما حيى الله الیہ انک حمدتہی عزتی
وجلالی لولا العبدان الذین ایدیان اظلمتاما
قال انی ایلوان قال نعم قال یا ادم ارجع بصری و
انظر فنظر فانما یتوی علی العرش لاله الا الله محمد
رسول الله هو نبی الرحمة وعلی معین الحجۃ،

۱۲۲۔ موفق بن احمد خوارزمی نے بسند خود اعمش سے اور
اس نے ابن داہل سے اور اس نے ابن مسعود سے روایت
کی ہے اور کہا ہے کہ سر یا جناب سل خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب آدم پیدا کئے گئے اور ان میں روح
داخل کی گئی تو آدم کو چپک آئی اور انھوں نے کہا کہ
الحمد لله، اس پر خدا نے آسمان کو وحی کی کہ تو نے
میکر خدا کی پس ہم اپنے عزت و جلال کی قسم کھاتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ اگر وہ دو بندے جن کے پیدا
کرنے کا میں ارادہ کیا ہو اسے نہ جوتی تو میں بجم پیدا
ہی نہ کرتا، اس پر آدم نے عرض کیا کہ کیا وہ دونوں
بندے مجھے ہی پیدا ہوں گے تو خطاب ہوا کہ ہاں
اور سر یا کہ اے آدم اوپر کی جانب نظر کرو پس
آدم نے اوپر کی جانب دیکھا تو عرش پر رکھا ہوا تھا
لا اله الا الله محمد رسول الله ہونہی الرحمة وعلی معین
الحجۃ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر ذات باری اور محمد
اس کے رسول ہیں اور رحمت للعالمین اور علی یمین
الحجۃ ہیں،

۱۲۳۔ حموی نے خود اپنی سند سے از سعید بن جبیر
وہو الذابن عباس روایت کی ہے کہ میں نے حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا کہ اے علی میں اور تو امدت تھے گے لوز سے پیدا
کئے گئے ہیں،

۱۲۴۔ اخرج المحمدي بسند کا عن سعید بن جبیر عن ابن
عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم
يقول علي خلقنا امدانت من نور الله عز وجل،

مت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ دُوُم

دوسرا باب - بدین مضمون کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدائش کا بڑے صاحب شرف تھے، ان کا فرقہ بہترین اور ان کا قبیلہ سب سے اچھا تھا اور وہ تمام زمانہ کے لوگوں سے افضل تھے نیز بدین مضمون کہ چنانچہ کانسب کیسا ظاہر تھا اور ان کے اہل بیت کی کلمات کی کیا شان تھی اور تعریف حضرت عباسؓ عم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

اگر کتاب بیچ البلاغہ میں جابر سے یہ حدیث منقول ہے کہ علی رضی نے اپنے خطبہ میں پیغمبر خدا کے آبا و اجداد کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بہترین حکم پر قرار دیا اور اچھے سے اچھے حکمانہ پر جایا پیر ان کو شرف ترین صلب ہائے میں منتقل فرما کر پاکیزہ ترین رحم ہائے میں جگہ دی اور ہر زمانہ میں ان کو صلاحت میں سے ایک نہ ایک بزرگ کو دین الہی پر موجود رکھا یہاں تک کہ انکی بخشش حضرت محمد مصطفیٰؐ تک پہنچا دی اور پھر ان کو بہترین ارعاح سے پیدا فرمایا یعنی ان کی پیدائش عرب کے بہترین خاندان میں ہوئی اور یہ وہی خاندان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نبیا اور اپنی رموز کے امین لوگوں کو منتخب فرمایا حضرت کی عزت بہتر سے بہتر عزت ہے اور ان کے اہل بیت

الباب الثانی فی شرف ابناء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکونہم خیر فرقہ و خیر قبیلہ و خیر قرون و فی طہارۃ نسبہ و طہارۃ اہل بیتہ و مدح عباسؓ

ا وحديث جابر في نوح البلاغۃ قال علي كرم الله في خطبته في صفته ابناء النبی صلی اللہ علیہ وسلم " فادستودعهم فی افضل مستودع و اقربهم فی خیر مستقر تناصحتهم کما انما الاصلا ب الی مصهلات الارحام، کلما مضى منهم سلف قام منهم بدین الله خلف حتى افضت کرامته الله سبحانه الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخرجہ من افضل المعاد منبأ و اعز الارواح مغرسان من الشجرة التي صدع منها انبیاءہ و انتخب منها امناۃ عترتہ خیر العتر و اسرۃ خیر الالاس و خیرۃ خیر الشجر نبت فی حرم و بسبقت فی کرم لھان و عطا و عثرا و مثال لھوا صام من النعم و بصیرۃ من اھد محسار ج لمضنوفہ و شہاب سطم نورۃ و ذنب برق لمعہ سیرۃ

القصص وسنت الرشيد وكلامه العنسل وحكمه العدل والرحمة
 اللهم على حين فترقة من الرسل وهفوة من العمل وفجأة
 من الامم اعلوا حكمك الله على اعلام بين فالطريق نجر
 يدعوا الى دار السلام وانت في دار مستحب على مهل
 وفراغ والصف من مشوره والاولاوم جارية والاولاوم
 عصية والاولاوم مطلقه والتوبة مسعومة والاعمال
 مقبولة،

بہترین اہل بیت ہیں، اور یہ خاندان ابراہیمی جو خداوند
 کا سرواڑے جس نے حرم مکہ میں نشوونما پائی اور بزرگی
 میں ملید پائیہ حاصل کیا اس کی اسرار و بڑی ہی ثلثت
 ہیں اور ان کی اولاد جیسی عظمت حاصل کرنی ناممکن ہے
 اور کہ آنحضرت متقی لوگوں کے پیشوا اور ہدایت کے
 متلاشی لوگوں کے رہبر ہیں، آپ ہی کی ذات اقدس میں
 چراغ اور ایک لوزانی ستارہ اور ہر وقت چمکتی ہوئی
 چھتاہی ہی چکا طریقہ میانہ روی اور آپ کا طریقہ و نمونہ
 ہے، آپ کی کلام مبارک دافع شر و فساد اور ان کے جملہ
 اقوال و احکام عدالت پر مبنی ہیں، آپ جہالت کے زمانہ
 میں مبعوث ہوئے جبکہ عمل خیر باطل معدوم تھا اور لوگ
 بھی کندہ ناسریشہ تھے،

پھر خباب علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اے لوگو عمل خیر کرو تاکہ
 اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، کیونکہ اب راہ طریقت باطل
 صاف ہے، اور یہی راہ ہے جو تم کو سلامتی کی طرف
 پہنچا دے گی، لیکن میں دیکھ رہا ہوں، کہ تم ہلاکت کی
 طرف جا رہے ہو اور راہ طریقت تو وہی راہ اہل بیت ہو
 اور راہ ہلاکت، انجوہیزوں کا طریقہ ہے، تم لوگوں کی
 حالت یہ ہے کہ تم خود ہمت اور فراغت سے بیجا فائدہ
 اٹھا رہے ہو، حالانکہ خدا نے تمہارے لیے احکام پہلے سے
 موجود ہیں اور اب بھی جاری ہیں اور نیز یہ کہ اس وقت
 تمہاری صحت جہانی بھی درست ہے اور تمہاری زبان
 بھی گویا ہے اگر تم توبہ کرو تو وہ سنی جائے گی اور پھر تمہارے
 اعمال بھی مقبول ہو جائیں گے،

۴۔ واثق بن اسحق سے کتاب سنن ابی عیسیٰ ترمذی کے
 باب فضائل متقی خباب سرو عالم میں مروی ہے کہ آنحضرت
 نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو

۴۔ فی سنن ابی عیسیٰ الترمذی فی باب اثبات قبیلہ بنی ہاشم
 علیہ، واللہ من عائلۃ بن الاسقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 من ولد ابراہیم اسمعیل واسحق من ولد اسمعیل بنی

واصفی من بنی کنا تہ قریشا داصطفیٰ من قریش بنی
ہاشم و اصفاتی من بنی ہاشم ہذا حدیث صحیح،

۳۔ ایضاً رواہ مسلمہ کافی جمع الفوائد،

۴۔ عن عبد اللہ ابن الحارث عن العباس ابن عبد
المطلب قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا فقتل
احسایم بنہم فجعلوا ملک کتل نخلة فی کبوة من الارض
فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ خلق الخلق
فجعل فی خیرہم قوم و خیر القریین ثم خیر القبائل فجعل فی
فی خیر القبائل ثم خیر البیت فجعل فی خیر بیوتہم خیر
افسار و خیر کیتا،

۵۔ ایضاً فی جمع الفوائد مذکور،

و عن عبد المطلب ابن دواعہ قال جاء العباس الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانہ سمع شیباً
فقام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ علی المنبر فقال من انا
فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعل فی خیرہم
قوم فجعل فی خیرہم قریش فجعل فی خیرہم قبائل فجعل فی
فی خیر القبائل فجعل فی خیرہم بیتنا و خیر

مقبیٰ فرمایا اور اولاد اسمعیل سے بنی کنا تہ کو چھانٹا
اور اس سے قوم قریش کو انتخاب کیا اور اس میں سے
قبیلہ بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے مقبہ
فرمایا یہ حدیث صحیح ہے،

۳۔ مسلم نے بھی مندرجہ بالا حدیث کو روایت کیا
ہے اور وہ روایت کتاب جمع الفوائد میں موجود ہے،

۴۔ عبد اللہ بن حارث نے عباس بن عبد المطلب سے
روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے رسول خدا قبیلہ
قریش کے لوگ بیٹھے ہوئے اپنے حبیب کا ذکر کر رہے
تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت محمدؐ درخت کجور کے
مانند ہیں جو کڑی پراگاہو،

یہ سنا کہ حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم نے خلقت کو
پیدا کیا اور اس میں سے مجھے بہترین فرقہ میں اور بہترین
فریقین (والدین) سے پیدا فرمایا، پھر اچھے اچھے قبیلہ
پیدا کئے اور مجھے بہترین قبیلہ سے متعلق کیا، اسی لیے
عمدہ عمدہ خاندان مخلوق فرمائے اور ان میں بھی جو بہتر
خاندان تھا اس میں مجھے پیدا کیا،

لہذا باعتبار ذات و باعتبار خاندان میں بہتر سے
بہتر ہوں،

۵۔ مندرجہ بالا حدیث جمع الفوائد میں بھی درج ہے
علامہ مطلب ابن دواعہ کہتے ہیں کہ عباس بن محمدؐ غریب
رسالتا جب حاضر ہوئے اور جو کچھ انہوں نے سنا تھا وہ
بیان کیا، اس پر حضورؐ نے تشریف فرما ہوئے اور بولے
کہ تیرا وہ کہ میں کون ہوں، حاضرین نے عرض کیا کہ
آپؐ رسول خدا ہیں،

اس پر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن
عبد المطلب ہوں اور کہ خدا نے تمہارے لیے جب اپنی

مہر نفسا ہذا حدیث حسن ،
ایضا فی مشکوٰۃ مذکور

مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اس میں بہترین قرار دیا
اس کے بعد اس مخلوق کے دو فریق قرار دئے اور بھی
ان میں سے بہتر فریق سے مخلوق کیا پھر ان میں سے
قبائل بنائے اور ان میں بھی مجھے بہتر قبیلہ سے مخلوق
کیا ، پھر خانہ ان بنائے پس مجھے بہترین خانہ ان
سے مخلوق منسب فرمایا اور نفس کے اعتبار سے بھی مجھے بہتر
بنایا ، یہ حدیث حسن ہے ، اور کتاب مشکوٰۃ میں بھی
موجود ہے ،

۱۔ عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس مرتضیٰ
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت مغموم تھے
اور کہ میں خدمت مبارک میں حاضر تھا ۔
حضرت نے فرمایا کہ (اے چچا) کس چیز سے آپ غصیاں
ہوئے ؟
انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں میں کیا
نقص ہے کہ میں دیکھتا ہوں ، جب قریشی آپس میں
مٹتے ہیں تو خوش اور خندہ پیشانی ہوتے ہیں اور جب ہم
سے ملتے ہیں تو یہ صورت نہیں ہوتی ۔ کہا کہ یہ سن کر
حضرت معلم جبہ غصیاں کہے یہاں تک کہ چہرہ پر
مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ قسم اس ذات کی
کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جتنا تک
خدا نے قلم لے اور اگر رسول حکم ندمے تب تک کہ فی ہمی
کے قلب میں ایمان داخل نہیں ہوتا اور پھر فرمایا کہ
اے لوگو جس نے میرے چچا کو تنہا یا اس مجھے تنہا کیونکہ
چچا میں باپ کی جگہ لیتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

۲۔ عبد المطلب ابن ربیعہ ابن حارث ابن عبد المطلب
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصیا و اذا
عندہ فقال ما غصبتک ؟ قال یا رسول اللہ ما لنا والغیر
اذ اتلوا توابعینم تلا توابعوہ مبشرۃ و اذا لقونا نعزوا
بغیر ذلک ۔ قال فغضب رسول اللہ حتی احمر وجہہ فقالت
فاطمہ بنتی سیدۃ الاولاد خل قلب رجل الایمان
حتی یحکمہ اللہ و رسول اللہ قال ایما الناس من اذنی
عفی فقد اذنی فاما عمر الرجل منو ابیدہ ہذا حدیث
حسن صحیح انہی الترمذی

۸۔ فی جمع الفوائد فی اول باب السیر والمغازی قال
العباس بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ انی
ارید ان اصدقک فقال صلی اللہ علیہ وسلم ہات
الایضہم اللہ قال فانشد شعراً

(۱) من قبلہما طبت فی الظلال و فی
مستودع حیث یخصف الورق

(۲) نھر مبطت البلاد لا بشر
انت ولا مضغۃ ولا علق

(۳) بل نطفۃ ترکب السفن وقد
الجمت نسراً و اھلہ الخرق

(۴) و ہدایت نادر الخلیل مکتوما
تحوّل فیہا و لست محترق

(۵) تنقل من صالبا الی رحم
اذا مضی عالم ید الطبق

(۶) حتی احتوی بطنک المہین من
خندف علیا تمھما النطق

(۷) انتما و لدات اشرقت الارض
وضاعت نبوک الافق

۸۔ کتاب جمع الفوائد کی باب اول متعلق بہ تواریخ و ملا
جنگ میں لکھا ہے کہ عباس بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ
نے جناب رسول محمد کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول
میرا دل چاہتا ہے کہ حضور کی کچھ تعریف اور توصیف
لکھوں تو حضرت نے فرمایا کہ لاؤ اور ساتھ ہی یہ فرمایا
کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہاری نصاحت میں کمی نہ فرمائے چنانچہ
عباس نے یہ اشعار پڑھے،

(۱) آپ اپنی ولادت سے پہلے اشجار بہشت کے گہرے
سایہ میں جہاں مقام آدم علیہ السلام تھا خوش
رہ چکے ہیں،

(۲) پھر آپ نے دنیا میں اس وقت نزول فرمایا جب
نہ تو آپ انسان ہی تھے اور نہ مضغہ گوشت اور نہ
خون منجمد،

(۳) بلکہ ایک لطف کی صورت میں آپ اس وقت
کشتیوں پر سوار تھے جبکہ مقام نسر اور وہاں کے رہنے
والے سیلاب غرق ہو رہے تھے (نوح کے طوفان کی طرح)
اشارہ ہے،

(۴) آپ ابراہیم خلیل اللہ کی آگ پر پوشیدہ اتر کر
گھومتے رہے اور آپ کو اس آگ سے کوئی گزند
نہ پہنچا،

(۵) آپ بزرگ صلاب سے بہترین رحم میں منتقل ہوتے
رہے اور یکے بعد دیگرے یہ ہی سلسلہ جاری رہا
(۶) آپ کا امن وہ قبیلہ خندف ایک ایسے شخص پر
شتمل ہوا جو اطراف جبل کا مالک ہو اور اسی شخص
صلیب آپ عالم وجود میں آئے،

(۷) جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی
اور تمام آفاق آپ کے نور سے ہنور ہو گئے،

(۸) فَنَحْنُ فِي ذَٰلِكَ الضَّيَاءِ وَفِي
النُّورِ وَسَبِيلَ النُّورِ ۚ وَتَحْتَقِرُ
لِلْكِبَرِ انْفِثْقَ

۹- فی غایتی عن علی کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ
ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمتہ نورش علیہم من نورہ
فمن صاہب من النورشی ۚ اھتدی ومن اخطا
ضل ثم فرسہ علی کرم اللہ وجہہ فقال ان اللہ عن جل
حین شاء لقد یر الحلیقۃ وذوالبریۃ وابداع
المیلعات ضرای الخلق فی صور کالھما قبل وجود
الارض والسما وھو یحاند فی القراہ ملکوتہ ووجد
جبروتہ فاشاء نوراً من نورہ فلم یعم وبقا بن ضیاء
فسطع نور اجتمع ذالک النور ، فی وسط ملک المصور
الخفۃ فوافق صورۃ نبیہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وقال اللہ لہ انت المختار المتعین وعدل ثابت
نوری وانت کنوز ہدایتی ثم انشا الخلیقۃ فی غیبہ
وسماھا فی مکنون علہ ثم وسط العالم ولسطائرہا
وموج الماء واثار النور وھا جہ المریح فطع ورفق
عما شہ علی الماء فسطح الارض علی سطح الماء فلانشاء
الملائکۃ من انوار ابدعہا وانوار اخترعہا وقرن
بتوحدہ بنور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مظاهر فھو
ابوالارواح ولعوسھا لکما ان آدم علیہ السلام ابوال
جساد وسبھا ثم انقل النور فی جمیع العوالم عالم
لعد العالم وطبقا بعد طبق وقرنا بعد قرن الی ان
ظہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالصورۃ والمعنی
فی اخر الزمان ویطابق ہذا الکلام قول عی اللباس
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال یا رسول اللہ صلعم
ارید ان احدث کلّ قائل لا یفصم اللہ قال قال

(۸) ہم اسی روشنی میں ہیں اور اسی نور سے منور
ہیں اور آپ ہدایت کی راہ دکھانے میں محنت شاق
اٹھا رہے ہیں ،
۹- کتاب مناقب میں علی کرم اللہ وجہہ سے نقل ہے
کہ آپ نے یہ ذکر کیا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق کو
انجیب میں پیدا کیا اور پھر اپنے نور میں سے کچھ نور
اسپر ڈالا پس جس شخص کو اس سے کچھ نور مل گیا وہ
ہدایت پا گیا ، اور جس کسی کو اس نور سے کچھ نہ پہنچا
وہ گمراہ رہ گیا ،

اس حدیث کی تفسیر جناب علی مرتضیٰ سے اس طرح پر ہے
کہ جس وقت خدا نے عزوجل نے مخلوقات کو معین اور
عالم کو پھیلانا اور ممکنات کو ایجاد کرنا چاہا تو ان
کو ذرہ لطیف کی صورت میں قائم کیا اس وقت آسمان
وزمین بھی وجود میں نہ آئے تھے بلکہ صرف ذات الہی
منفرد تھی اور اسکی یاد شہادت و ہدایت کے سوائے اور
کچھ نہ تھا پھر اس ذرہ لطیف پر اپنے نور کی شعاع ڈالی
وہ نور چمکا اور ان تمام صورتوں میں جو ذرہ کی شکل میں
پہاں نہیں داخل ہو کر وسط میں جمع ہو گیا ،
اور پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت
اور اللہ تعالیٰ اس صورت سے خطاب فرمایا ،
کہ تو میرا منتخب شدہ اور مختار ہے اور میرے نور کی
حقیقت تجھ پر ثبت ہے ، اور تو بھی میری ہدایت
کا خزانہ ہے ،

زال بعد جو کچھ پیدا کرنا منظور تھا اسکو پوشیدہ
کیا پھر عالم کو منتدل قرار دیا اور پھر نہانہ کو
عالم پر چھپایا اور پانی کی موجیں اور اسکا جھلک بنایا

تنبیہا طبت فی الظلۃ فمن استودع حیث یخضع
 البورق الی اخرها ثم قال علی ان متینا لبس رتبه
 یستمد من العیزه الاولی الاصل ویدل العالم
 اجمع والی عبادۃ الاولی اشارۃ اللہ عز وجل
 بقولہ تل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ^{قائل}
 حقیقۃ ثم ہاویہا جاعۃ محیطۃ نور محمد صلی اللہ علیہ
 والہ و آلیہ فی الانبیاء علیہم السلام ہذا یتیم و من ذم
 اللہ سبحانہ یحسب جاعۃ یتیم و مستعدا برہ کما
 لہم فی اللہ ایۃ متوکان لہی مثلاً الف تابعہ ولہی
 اکثر ولہی اقل تلولا ما وقع ہذا لتبہیت فی علمہ
 الحق انزلہا وقع فی الوجہ و ای شہی لا یکون
 فی الاصل لا یکون فی الفہم

اور ہوا کو متحرک کیا جس سے بانی میں طغیانی پیدا
 ہوئی، اور پھر اپنے عرش کو پانی پر ٹھکن کیا اور زمین
 کو پانی پر قائم کیا،

پھر اپنے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا، اور پھر اپنی
 توحید کے ساتھ ہی ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو قرار دیا، اس سے ثابت
 ہوا کہ حضور ابوالارواح ہیں اور ان روحوں کے
 امیر بھی ہیں، جیسا کہ آدم ابوالاجسام یعنی جسموں کے
 پاپے، اور جسموں کی پیداوار کا سبب ہیں،

بعدہ نور کو ایک عالم در زمانہ سے دوسرے عالم پر
 منتقل کیا اسی طرح اسکو ایک طبقہ سے دوسرے
 طبقہ پر اور ایک قرن سے دوسرے قرن تک پہنچایا
 یہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو پیدا کیا۔

پس میرے چچا عباس بن عبد المطلب کے اشعار کا یہی
 مطلب ہو (اشعار کا ترجمہ اوپر آچکا ہے)
 اس کے بعد علی نے کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم روحانیت کے ذریعہ سے خدا سے تعلق سے مدد
 حاصل کرتے ہیں اور پھر تمام عالم کی جو مدد کرتے ہیں اور
 خداوند عالم ان کی اس عبادت اولیٰ کی طرف جو وہ عالم
 ارواح میں کرتے۔ ہے اس اشارہ کو منسلک ہے۔

تلك ان للرحمن ولد فانا اول العابدین، پس جس کے
 پہلی حقیقت جو رہبر و جامع و محیط ہو کر دنیا میں ظہور فرمائی
 وہ نور محمد ہی ہے اور باقی تمام انبیاء علیہم السلام کی مشترک
 خدا کے نزدیک ادنیٰ یا سمیت و وسعت ہدایت کے
 موافق ہے مثلاً بعض نبیوں کے اوپر ہزار آدمی ایمان
 لائے اور بعض پر کم آدمی سے کمال ہدایت کا فسوق

ظاہر ہو جائے گا اور خداوند عالم کو ان کے نتائج تبلیغ کا علم پہلے سے تھا اگر یہ علم نہ ہوتا تو اس تبلیغ کا وجود تک نہ ہوتا کیونکہ جس چیز کی خبر ہی نہ ہو اس کی مشائیں بھی نہیں ہو سکتی ہیں۔

۱۰۔ شیخ صلاح الدین ابن دین الدین ابن احمد ابن شہیر ابن صلاح مکن حجب قدس سرہ نے کتاب ابکار الافکار میں لکھا ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے حضرت خیمہ علی علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ارشاد فرمایا، خداوند عالم نے کس سے کوئی پہلے ظن فرمایا (حضرت نے) جواب دیا کہ جابر خداوند عالم نے سب سے پہلے میرے ہی کے نور کو پیدا کیا، اور اس میں کل خیر کو عالمی رد اہل کیا، اور اسکے بعد ہر ایک شے کو پیدا کیا اور زمانہ خلقت میں اس نور کو مقام القرب میں قائم فرمایا اور یہ حالت بارہ ہزار سال تک رہی پھر اس نور کے چار حصے کئے، ایک حصہ (نور) سے عرش کو اور ایک حصہ سے کرسی کو اور ایک حصہ سے طلائع اش اور جاذبان کرسی کو خلق فرمایا اور (نور کے) چوتھے حصہ کو بارہ ہزار سال تک مقام حب میں رکھا پھر اس کے چار حصے فرمائے ایک حصہ سے قلم کو اور ایک حصہ سے لوح کو اور ایک حصہ سے حینت کو پیدا کیا اور چوتھے حصہ کو تمام خوف میں بارہ ہزار برس رکھا، پھر اسکے بھی چار حصے کئے اس کے ایک حصہ سے ملائکہ کو اور ایک حصہ سے آفتاب کو اور ایک حصہ سے چاند اور ستاروں کو بنایا اور چوتھے حصہ کو مقام ہضما میں بارہ ہزار سال تک رکھا پھر اس بھی چار جزو فرمایا کرسی کے ایک جزو سے عقل کو اور ایک جزو سے علم اور علم کو اور ایک جزو سے عہمت و کثرت اور توفیق کو بنایا اور چوتھے جزو کو مقام حیا میں بارہ

۱۰۔ فی کتاب ابکار الافکار للشیخ صلاح الدین ابن دین الدین ابن احمد ابن شہیر ابن صلاح الحلبي قدس سرہ۔ قال جابر ابن عبد الله الانصاري رضى الله عنه سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن اول شئ خلقه الله تعالى قال هو نورىك يا جابر خلقه الله ثم خلق فيه كل خير وخلق بعد ذلك مئتي وسبعين خلقه اقامه في مقام القرب اثني عشر الف سنة ثم جعله اربعة اقسام خلق العرش من قسمه الكبري من قسمه وحملته العرش ومنزلة الكبري من قسمه واقام القسم الرابع في مقام الحب اثني عشر الف سنة فجعله اربعة اقسام خلق القلم من قسمه واللوح من قسمه والمجنه من قسمه واقام الرابع في مقام الحق اثني عشر الف سنة فجعله اربعة اجزاء فخلق الملائكة من جزءه والشمس من جزءه والقمر والكواكب من جزءه واثام الجزء والباقي في مقام الرجاء اثني الف سنة فجعله اربعة اجزاء فخلق العقل من اجزاء العلم والحلم من جزءه والعفة والتوفيق من جزءه واقام الجزء الرابع في مقام الهياء اثني عشر الف سنة فخلق الله تعالى اليه ثم خلق الله نورهم فخلق من نورهم خلقه من كل قطرة روح من نورهم ثم تقسمت ارواح الانبياء وخلق الله من الفا مسموحا والاولياء والشهداء والسعداء والمبشرين الى يوم القيامة فخلق من نورهم وحملته

العرش وغرفة الكهفي من نوري والقلم واللوح والكهف
 عالم وحايون من الملائكة والجنّة وما بينهما من انبياء
 من نوري والملائكة والسموات السبع والشمس والقمر
 والنواكب من نوري والعقل والعلم والحلم والحضنة
 والموفق من نوري وارواح الانبياء والمرسل من نوري
 وارواح الاولياء والشهداء والسعداء والصالحين
 من نتائج نوري ثم خلق الله اثني عشر الف حجاب
 فاقام الله الجلال الرابع من نوري في كل حجاب الف سنة
 وهي حجاب الكرامة والسعادة والجمعة والرحمة و
 الرفعة والعلم والحلم والوقار والسكينة والمصبر
 الصديق واليقين فلما اخرج من هذه الحجاب اضاء
 نوري الارض من المشرق الى المغرب كالسراج في ليلة
 المظلم ثم خلق آدم عليه السلام وادعى نوري في صلبه
 فللا في جبينه وفي سبابة فضل الله عن هذا النور
 قال انه نور محمد صلى الله عليه وآله نور ولد في ثم انتقل
 النور منه الى صلب شيث عليهم السلام وهكذا ينتقل
 الله نوري من طيب الى طيب ومن طاهر الى طاهر
 الى ان اوصل الى صلب ابي عبد الله ابن عبد المطلب
 ومنه اوصل الى حمزة ابنه ثم اخذ حتى الى الدنيا
 فيخلق سيد المرسلين ثم اخذ النبيين ومبعوثا الى كافة الناس
 اجمعين ورحمة للعالمين وقائد الف المخلصين هذا كان
 بل حلقته نبيك يا حبيب

بارہ ہزار سال تک رکھا پھر خداوند سبحانہ و تعالیٰ
 نے اس کی طرف نظر کی تو اس نور سے پسینہ ٹپکا اور اس
 کے ایک لکھ چوبیس ہزار قطرے بنے اور ہر ایک قطرے
 سے ایک نئی بنا، پھر ارواح انبیاء نے سانس کی
 ان سانسوں سے اولیاء اللہ اور شہداء اور نیک اور
 فرما بزرگ در بندوں کی روحوں کو پیدا کیا اور عرش و
 کرسی اور عالمان عرش اور خاندان کرسی کو اور نیز
 قلم اور لوح اور ملائکہ میں سے کروبیوں کو اور روحانیا
 کو اور جنت اور نعيم مائے جنت کو اور ملائکہ اور ساتوں
 آسمانوں اور آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کو اور عقل
 اور علم اور علم عصمت و توفیق اور ارواح انبیاء اور رسل
 اور ارواح اولیاء شہداء اور سعداء و صالحین کو میرے
 نور کا نتیجہ تسلیم دیا، پھر خداوند عالم نے بارہ ہزار
 حجاب پیدا کئے اور میرے نور کے جو مجموعہ کو ہر ایک
 حجاب چوبیس ہزار سال تک رکھا اور یہ حجاب حجاب کرامت
 سعادت، ہمیت، رفعت، رحمت، حلم، وقار، سکینہ
 صبر، صدق اور حجاب تین ہیں،

پس جب اس نور کو ان حجابوں سے نکالا تو اس کو مشرق
 سے مغرب تک اس نے روشن کر دیا جیسا شب
 تاریک کو چراغ روشن کرتا ہے،

پھر آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور میرا نور ان کے
 صلب میں قرار دے کر اس کو انکی پیشانی اور پشت شہادت
 میں چمکایا،

پھر آدم علیہ السلام نے حق سبحانہ تعالیٰ سے اس نور کے
 متعلق سوال کیا تو جواب ملا کہ یہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا ہے جو تیری اولاد سے ہوگا، پھر وہ نور آدم سے
 صلب حضرت شیش میں منتقل ہوا اور اسی طرح ایک ایک نافر

ہند سے دوسرے پاکیزہ بندے تک منتقل ہوتا رہا،
تا آنکہ وہ داخل ہوا میرے پدر عبد اللہ ابن عبد المطلب
کے صلب میں اور پھر میری مادر (بی بی) آمنہ کے رحم میں
پہنچا، پھر مجھے دنیا میں بھیجا اور یہ المسلمین خاتم النبیین بنایا
گیا اور تمام مخلوق پر مجھے نبی مقرر کیا اور تمام عالم
کے لئے مجھے اپنی رحمت سے سفید شدہ اور سفید ہاتھ پاؤں والا کیا
سروا مقرر کیا، اے جابر یہ ابتدائے خلقت تیرے
نبی کی ہے،

۱۱۔ شیخ عبد القادر صنی اللہ عنہ نے مہر کتاب کبریت
الاحمر میں روایت کی ہے کہ شیخ علا الدین عثمانی قدس سرہ
نے اہم صلح علی محمد السابق للخلق نور اللہ الرحمۃ للعالمین
ظہور کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ سبقت خلقت نور سے صلی اللہ
علیہ وآلہ کے بارہ میں اکثر احادیث ہیں اور میں صرف
ایک حدیث پر قناعت کرتا ہوں یہ کہہ کر حدیث مذکورہ
رمزنا کو بیان کیا

۱۲۔ حکیم ترمذی اور طبرانی اور بیہقی اور حافظ ابونعمان
نے کتاب شرح کبریت احمد میں ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ سر مایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی
دو قسمیں کی ہیں اور دونوں قسموں میں سے جو بہت ہے
اس سے مجھے متعلق کیا اور اس کا ثبوت قول تبارک و تعالیٰ
رقتہا ان شریف میں، یہ سب اصحاب الہدیین و اصحاب
الاقبال، اہم میں اصحاب الہدیین سے ہیں اور ان میں بھی
سب سے افضل، پھر ان دونوں قسموں کے مابین تمام
بنائے اور مجھے ان ہر قسم میں بھی افضل بنایا جیسا کہ آیت
ذیل سے ثابت ہے، ”اصحاب المہمۃ و اصحاب التسمیۃ
و السابقون اب یقون اولئک المقربون“، پس میں

۱۱۔ فی شرح الکبریۃ الاحمر للشیخ عبد القادر
الشیخ علاء الدین عثمانی قدس سرہ فی شرح اہم
صل علی محمد السابق للخلق نور اللہ الرحمۃ للعالمین
ان الاحادیث فی سبق نور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وقد صد کثیرہ انا اکتفی بحدیث واحد منها ذکر
الحدیث المذکور عن جابر بن عبد اللہ الی آخرہ

۱۲۔ فی شرح الکبریۃ الاحمر قال روی الحکمۃ لترمذی
والطبرانی والبیہقی والولیع الحافظ عن ابن عباس
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ۔ ان اللہ خلق الخلق تسعین تسعین فی خیرھا
تسما ذلک قولہ تعالیٰ اصحاب الہدیین و اصحاب الاقبال
فانا من اصحاب الہدیین و انا خیر، و اصحاب الہدیین
تسعین تسعین ثلاثا فجعلنی فی خیرھا لکن لانا
قولہ تعالیٰ اصحاب المہمۃ و اصحاب التسمیۃ و
السابقون اولئک المقربون فانا من السابقین و انا
خیر السابقین فجعلنی ثلاثا قبل فجعلنی فی خیرھا
قبیلۃ و ذلک قولہ تعالیٰ و جعلناک کریمیا و قایل
لتعاریفنا ان اکر ہو کم عند اللہ اتقا کر فانا اتقی

ولدا دموا کر ہم عند اللہ ولا فخر لکم نہ جہل
القبابین بیونا فجعل فی خیرہا بیتا فذلک قولہ تعالیٰ
انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت
یطہرکم تطہیرا فانما واهلیتہ مطہرون،

سابقوں سے ہوں اور ان میں بھی اعلیٰ (سورہ فتح)
پارہ ۲۷، رکوع ۱۴،

پھر تین قبیلے بنائے اور ان میں سے مجھے بہترین
قبیلہ سے تعلق کیا اس کا ثبوت (قرآن میں) یہ ہے
وجعلناکم شعیبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عندنا

اتقاکم (سورہ حجرات - پارہ ۲۶، رکوع ۱۶)
پس میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ متقی ہوں اور
ان سب میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگتر میں ہوں اور
متکو یہ فخر حاصل نہیں ہے، لہذا تم کوئی فخر نہ کرو
پھر ان قبیلوں میں قائدانہ بنائے اور ان میں بھی
مجھے بہت ترین خاندان سے تعلق کیا اور اس کا
ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا

انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اهل البیت
ویطہرکم تطہیرا (سورہ احزاب، پارہ ۲۲، رکوع ۱)
اندریں صحت میں اور میرے اہل بیت سب طاہرو
پاک و پاکیزہ از گناہان یعنی معصوم ہیں،

۱۴۔ یہ حدیث نمبر ۱۲ کتاب الشفایں میں موجود ہے
مگر اس میں تطہیر کا ذکر نہیں ہے،

۱۵۔ ائمہ نے عباس بن ربیع سے اور اس نے ابن عباس
سے اور ثعلبی نے بھی ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ حضور نبوی معلّم نے ماہ رجب کی تیسرہ یوں
شب کو لوگوں کو جمع فرما کر ان سے ارشاد فرمایا
کہ میں تمکو مطلع فرماتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی
مخلوق کی دو قسمیں بنائی اور مجھے بہترین قسم
سے تعلق کیا اور پھر وہ کیفیت بیان فرمائی
جو حدیث نمبر ۱۱ میں درج ہے،

۱۵۔ حدیث نمبر ۱۲ کو حدیث ابن میمان سلامی نے بیان کیا

۱۴۔ فی الشفاء هذا الحدیث ایضا من کور
الانطہیر،

۱۵۔ عن الامام عن عبا یہ بن ربیع عن ابن عباس
واخرج الثعلبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم التائب
فی رجب ثلاث عشر لیلۃ خلّت منہ فقال لہم
انی جماعتکم لان احبیر کہ قال ان اللہ خلق الخلق
ستمین فجعل فی خیرہا تسما ثم صاق الحدیث
مثل الحدیث المن کورانی آخره،

۱۵۔ وابضا روی الحدیث حدیث بن میمان وطلحان

۱۲۔ وفی الشفاء وفی حدیث ابن عمر رواہ الطبرانی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الله اختار خلقه فاختر منهم بنی ادم فاختر بنی ادم فاختر منهم العرب ثم اختار العرب فاختر منهم قریشا ثم اختار قریشا فاختر منهم بنی ہاشم ثم اختار بنی ہاشم فاختر فیہم فلم انزل خیارا من خیارا الا من احب العرب فاجتی ومن ابغض العرب فابغضنی،

۱۳۔ فی الشفاء ابن عباس ان قریشا كانت لوزا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بالثلاث مائتین النور سبعین الملائکۃ بدت تسبیحہ فلما خلق اللہ آدم رقی ذلك فی صلیہ،

۱۴۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی انا فی صلب آدم فخلقنی فی صلب نوح فی السفینۃ وقد فتن فی صلب ابراہیم فی لوزل اللہ یتقلبنی من الاصلاب الکثیرۃ الی الاحرام الطائف حتی اخرجنی من بین ابوی لوزیۃ علی سفاح قط ولشعل بصمیمۃ ہذا الخبر شرع للعباس رضی اللہ عنہ فی صدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۵۔ فی الشفاء۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی جبریل قال قلبت مشاقد الارض

۱۶۔ اور کتاب شغافیں اور حدیث ابن عمر میں طبرانی نے نقل کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی خلقت کو اور اس میں سے چھٹا بنی آدم کو، پھر بنی آدم میں سے انتخاب کیا اہل عرب کو اور پھر اس میں سے قریش کو اور قریش میں سے قبیلہ بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا پھر اسی طرح انتخاب ہوتا رہا، پس جس نے اہل عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض رکھا،

۱۷۔ کتاب شغافیں ابن عباس سے مروی ہے کہ خلقت آدم سے دو ہزار سال پہلے قریش اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک نور تھے اور یہ نور قریشیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کے صلب میں ودیعت فرمایا،

۱۸۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین پر مبعوث بھیجا جاو تو پشت آدم میں مجھے رکھا اور میں نوح کی پشت میں اس وقت بھی تھا جب وہ اپنی کشتی میں تھے اور پھر مجھے ابراہیم کے صلب میں نقل کیا اور اسی طرح مجھے صلب ہائے کریم سے رحم ہائے سطرہ میں منتقل فرما رہا ہوں تاکہ میں اپنی والدین سے پیدا ہوا اور انھوں نے کبھی غش کی شکل بھی نہ دیکھی تھی،

اور اس کی تصدیق ان اشعار سے بھی ہوتی ہے جو عباس رضی اللہ عنہ نے منقبت نبوی میں تصنیف کئے تھے جو مشہور ہیں (دیکھو حدیث بزرگ باب در)

۱۹۔ کتاب شغافیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ومعا رجھا قلماری رجھا افضل من محمد ولہاری اہل
باب افضل من بنی ہاشم اخرجہ فی المناقب والمخلص الذہبی
والمحاملی وغیرہم

کہ جبریل میرے پاس آئے اور بولے کہ میں نے روئے زمین
کو تمام و کمال چھان ڈالا لیکن آپ (محمد) سے بہتر
آدمی ہی نہ دیکھا، اور نہ بنی ہاشم سے بہتر کسی کی اولاد دیکھی
یہ روایت کتاب مناقب وخلص الذہبی والمحاملی وغیرہم
میں بھی موجود ہے،

۴۰۔ کتاب شفا میں علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفسیر قول خدا
تعالیٰ یعنی لقد جاءكم رسول من انفسكم سورہ یونس
پارہ ۱۱ (دکوہ ۵۶) میں فرمایا کہ میرے اجداد میں سے
کوئی بھی از آدم تا ایندم نہ توحید نہ نبی نہ مہر
روا آدمی آزاد کا مرتب ہوا اور ہم سب بذریعہ جائز
نکاح پیدا ہوئے ہیں،

کبھی کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر کے خاندان کی پانچ سورتوں
(والدہ، وادی، پڑ وادی و علی بن اقیاس) کے
حالات معلوم کئے تو مجھے ان میں کوئی بی بی ایسی معلوم نہ
ہوئی کہ جس پر ایام جاہلیت کے عبوب کا وہبہ ہو یہ
اس امر کا ثبوت ہے کہ سوائے قبیلہ بنی ہاشم سب لوگ
میں بابت اہل تھے حاکم تاریخ بھی اسکی گواہ ہے،

۴۱۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت قرآن شریف وتلقین
فی الساجد بن (سورہ شعلہ پارہ ۱۹ دکوہ ۱۵۶) کی تفسیر
اس طرح بیان کرتے ہیں کہ خدا کے تعالٰیٰ حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ میں نے
لے پیغمبر، تجھے ایک سجدہ کرنے والے سے دوسرے سجدہ
کرنے والے (یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف)
منتقل کیا ہے۔ یہاں تک کہ تجھے پیغمبر ہی پیدا کیا،

۴۲۔ کتاب جمع الفوائد میں بطریق مرفوع روایت ہے کہ
میری پیدائش نکاح جائز کے ذریعہ سے ہے اور از آدم تا

۴۰۔ فی الشفا روی عن علی کرم اللہ وجہہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فی قولہ تعالیٰ لقد جاءكم رسول من انفسكم
قال نسبنا وصہر وحسبنا لیس فی ابائنا من لدن اہلہ
السلام سفا ح کلنا انما ح قال الکلبی کتبت للنبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خمس صاۃ ایضا وجلدت فیہن سفا ح
ولا شیا ما کان علیہ اہل الجاہلیۃ

۴۱۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ و
تلقین فی الساجد بن قال من بنی الی بنی حتی اخرجت
نبیا، انھی الشفا،

۴۲۔ فی جمع الفوائد دفعہ خرجت من نکاح ولہ اخرج من
سفا ح من لدن آدم الی ان ولد فی بنی وادی الاوسط

بن عباس رفعہ ما ولد فی سفاح الجاہلیۃ شیخا
ولد فی الافکاح ککاح الاسلام للکبیر

انیدم میری پیدائش سے دنیا کا کچھ تعلق نہیں ہے لا اوسط
ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب پیغمبر نے
کہ میری پیدائش میں دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں ہو، بلکہ سلاکی
نکاح سے سب سے خلق واقع ہوئی ہے، یہ حدیث
کتاب کبیر میں بھی موجود ہے،

۴۳۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے مروی ہے کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری نبوت بنی آدم
کی سب سے بہتر زمانہ میں ہوئی ہے یہ حدیث بخاری میں موجود ہے
۴۴۔ سنن ترمذی میں ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے
سنا کہ فرمایا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ خداوند
عالم نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا اور اس پر
اپنے نور میں سے کچھ نور ڈالا، پس جس شخص تک وہ نور چلا
پہنچا وہ ہدایت پا گیا اور جس کسی کو اس نور سے کچھ نہ پہنچا
وہ گمراہ ہو گیا اور کہ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ جنت علم
علی علم الہی شیت الہی اسی طرح جاری ہوتی ہے،

۴۵۔ کتاب شغایں روایت ہے کہ فرمایا حضرت جعفر
الصفاق بن امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خداوند
عالم نے جب یہ جان لیا کہ اسکی مخلوق اس کی اطاعت
سے بھی عاجز رہے گی تو اس نے (ازراہ بزرگی و
کرامت) ان کو رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی شناخت کرا دی چونکہ وہ اطاعت میں مخلص حاصل
نہیں کر سکتی تھی لہذا اپنی ذات خداوندی اور خود
انہی درمیان ان کے ہر شکل و شبہت کا ایک آدمی
پیدا کیا اور اسکو اپنی رحمت کا لباس پہنایا اور
پھر اسکو اپنا رسول مقرر کیا اور ارشاد فرمایا کہ اس
رسول کی اطاعت اور موافقت ہماری اطاعت اور
موافقت چنانچہ قرآن شریف میں ہدایت موجود ہے

۴۴۔ ابو ہریرہ رفعہ بعثت من خیر قرون بنی آدم
قرننا فخرنا بکے کنت من القرن الذی کنت منہ للبحاری

۴۴۔ فی سنن الترمذی عن ابن عمر قال سمعت نبیا صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمتہ
فانقاعا علیہم من نورک من اصابع من ذالک النور اھتدی
عن اخطاھ صلی اللہ اقول جنت العلم علی علم اللہ،

۴۵۔ فی المشافا قال جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما علمہ
اللہ جہن خلقہ عن طاعتہ فخرنا ذالک لکے یعلموا انہم
لا ینالون الصفو من خدمتہ فاقام ربہ و بیتہ
مخلوقا من جنسہم فی الصوۃ البسہ من لت الرافۃ
والوجہ و اخرجه الی الخلق سفیرا صادقا وجعل عتہ
طاعتہ و موافقتہ موا فقتہ فقال لعلی من یطیع الرسول
فقد اطاع اللہ

من یطعم الرسول فقد اطاع الله، سورۃ نسا پارہ ۵۶
ترجمہ جس نے ہمارے پیغمبر کی اطاعت کی تو ہماری اطاعت
۲۶۔ ابو العالیہ اور حسن بصری نے سورۃ فاتحہ (الحمد)
کی آیت اعدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
(سورۃ الحمد پارہ ۱۵، رکوع ۱۷) کی تفسیر میں لکھا ہے
کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت اور
اصحاب پیغمبر میں سے نیک لوگوں (اخیار) کا راستہ
مراوے اور (اسی طرح) تفسیر لعمران انعم فی سکتہ تعلیم ہو
سورۃ الحج پارہ ۱۴، رکوع ۵۶)

(ترجمہ) اسے پیغمبر تبری جان کی قسم یہ لوگ اپنی بدعتی میں
جھوم رہے ہیں، میں ابن عباس نے کہا کہ خداوند عالم نے
کسی نفس کو اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے زیادہ بزرگ نہیں پیدا فرمایا، اور کہ میں نے کبھی
نہیں سنا کہ جناب باری نے سوائے جان پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کی جان کی قسم کھائی ہو
اور اسی طرح، قرآن شریف میں ارشاد خداوندی ہے
واذاخذ الله الميثاق للنبيين۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے
تمام پیغمبروں سے عہد لیا (نور سورۃ آل عمران
پارہ ۳، رکوع ۱۷)، کی تفسیر میں جناب علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو سبوت نہیں
فرمایا تو قتیگہ اس سے سہرا رکا عہد لیا ہو کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان خذلاؤ اور ان کی
مدد بھی کرے اور اپنی قوم سے بھی یہی عمل کرانے،
۲۷۔ تواتر کہتے ہیں کہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلحاظ پیدائش سب سے
پہلا و بلحاظ بعثت سب سے آخر نبی ہوں اور اسی سبب
سے ان کا ذکر نوح سے پہلے کیا گیا ہے،

۳۴۔ قال ابو العالیہ والحسن البصری فی اما لکتا بلہذا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم، ہور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم وخیار اہلبیتہ واصحابہ قال اللہ
تبارک وتعالیٰ لعمران انعم فی سکتہ تعلیم ہو،

قال ابن عباس ما خلق اللہ وما ذرء وما برء نفسا
اکرم علیہ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما سمعت
اللہ اقسم بحیات احد خیرہ قال تعالیٰ واذاخذتہم
میتھاق النبیین لکما ان یتیکم من کتاب و حکمہ فخر جاءکم
رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولننصنہ
قال اقرنتم واخذتہم لکما ان یتیکم من کتاب و حکمہ فخر
قال فاشہدوا وانا مکرم من الشاہدین فی سورۃ آل
عمران، قال علی ابن طالب رضی اللہ عنہ لہم بیعتہ ۳
تعالیٰ نبیا من آدم من بعدک الاخذ علیہم العہد
فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیؤمنن بہ ولینصنہ
ویاخذون العہد بذلک علی قومہم قال تعالیٰ واذا
اخذنا من النبیین میتھاقہم ومن لزم المیعنہ
اخذنا منہم المیتھاق اذا خرجہم من ظہر الکاظم

۳۵۔ قال تادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال کنت نسا الاول الانبیاء فی الخلق واخرہم فی
البعث فلن اللہ وقہ ذکرہ مقدما ہذا قبل نوح

۲۸۔ حکى السمرقندى عن الكلبى فى قوله تعالى وان شئنا
لا يراهيهم ان الهاء عايدة على محمد صلى الله عليه و
سليم اى من شئنا محمد لا يراهيهم اى على دينه ونفها
واختار القراء،

۲۹۔ حكى عنه المكي (ابو محمد) وكان صلى الله عليه و
سليم قد ولد مختوناً مقطوع السرة وروى عن امه
صلى الله عليه وسلم انها قالت ولدته نظيفاً مابيه قدر
ورفع راسه عند ما وضعته وباسط يدي يمشي
بصره الى السماء ورات امه صلى الله عليه وسلم
من النور الذي خرج منه قصور الشام،

۳۰۔ وقال على بن ابي رضى الله عنه غلبت النيرة صلى الله عليه
وسلم فلما جد فيه شبها من القدر وسطعت منه
ريح طيبة لم يجد مثلهما قط ووصاني النبي صلى الله
عليه وسلم ان لا يسلطه خبري فانه لا يرى احد
عورتى الا طست عيناك وقد قال وهب بن ميهن
قرأت احدى وسبعين كتاباً من كتب الانبياء والمرسلين
المسابقين عليهم السلام فوجدت في جميعها ان نبينا
صلى الله عليه وسلم ارجح الناس عقلاً وافضلهم دليلاً

۲۸۔ ان من شئنا لا يراهيهم كى تفسير سمرقندى نے
یہ کی ہے کہ شئنا کی ضمیر (ہ) جناب محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف راجع ہے یعنی یہ کہ
حضرت ابراہیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی
”تالیین میں سے ہیں اور وہ ان ہی کے دین اور طریقہ
پر ہیں اور قاریوں نے بھی یہی سمجھا ہے، (سورہ صافات ۳۳)
۲۹۔ ابو محمد مکی نے روایت کی ہے کہ حضور نبوی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ختنہ شدہ اور ناع بریدہ
پیدا ہوئے، اور آنحضرت کی والدہ ماجدہ سے
روایت ہے کہ یہ پیغمبر جو میرا بچہ ہے پاک و پنا
پیدا ہوا تھا اور پیدائش کے وقت اس پر کوئی نہایت
نعمتی اور کہ پیدا ہونے ہی اس نے اپنے دونوں
ہاتھوں کو سر سے بلند اٹھایا اور اٹھ دو نوٹاتے ہوئے
تھے اور نظر آسمان کی جانب تھے اور کہ اسی نور سے جو
ان کے ساتھ ہی ظاہر ہوا تھا میں نے محلات شام تک
کا نظارہ کر لیا،

۳۰۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو غسل دیتے دیا اور کوئی
چرک دیکھ لیا، آپ کے جسم (سبارک) پر نہ دیکھا
بلکہ اس سے ایک بوئے پاکیزہ آتی تھی جو میں نے بھی
نہ سونگھی تھی اور کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وصیت فرمائی تھی کہ سوائے میرے کوئی اور آپ کو
غسل نہ دے اور کہ اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سلم کے عورتیں پر نظر ڈالے گا تو وہ اندھا
ہو جائے گا، اور وہب بن مہنہ کہتے ہیں کہ میں نے

سنایا اور انبیائے ماسلف (علیہم السلام) کے اکثر صحیفے پڑھے ہیں اور کہ ان سب میں میں نے بھی پایا کہ تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی آدم ہیں بہمہ وجہ مکمل تھے کہ ان کی رائے سب سے مناسب تھی (یعنی وہ کسی صحابی کی رائے کے محتاج نہ تھے،

۳۱ ابو محمد سکی اور ابولیت سمرقندی وغیرہم نے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ترک اونے کے وقت یہ دعا کی کہ اے باری تعالیٰ بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری غرض کو معاف فرما کہ اس کے جواب میں ارشاد باری ہوا کہ تو نے اس (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح پہچانا تو عسوف کیا کہ میں نے نبشت کے ہر ایک موقعہ و محل پر یہ ہی کھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اس سے میں نے جان لیا کہ تجھے اپنی مخلوق میں سب سے عزیز و بزرگ یہی ہے، اس پر ان کی توبہ قبول ہو گئی اور جو جو اس کے قائل ہیں ان کے نزدیک آیت قرآن شریف قلے اذ من ربہ کلمات قناب علیہ کی یہ ہی تفسیر ہے، (سورہ بقرہ ۲۵۵) رکوع ۴

ترجمہ) پھر حضرت آدم نے اپنے رے چند کلمات سیکھ لئے اور ان کی برکت سے حضرت موسیٰ کی توبہ قبول ہو گئی

۳۲ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے کہا کہ میں وقت میں پیدا ہوا تو میں نے اپنا سرسوںے عرش خداوندی بند کیا، تو ناگاہ یہ سمجھا ہوا میں نے دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۳۳ اے ابو محمد المکی و ابولیت السمرقندی وغیرہما ان آدم علیہ السلام عند خلقہ قال اللهم بحق محمد اغفر لی خطیئتی فقال لہ قلے من این عرفتہ قال رأیت فی کل موضع من الجنة مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقلت انہ اکبر خلقک الیک قناب اللہ علیہ وغفر لہ و هذا عند قائمہ تاویل قولہ قلے قلے اذ من ربہ کلمات قناب علیہ،

۳۴ فی روایتہ اخری قلے اذ مرنا خلقے رفت راسی الی عرشک فاذا فیہ مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقلت انہ لیس احد اعظم قدرا عند من جبلت اسمہ مع اسمائک فادعی الیہ وعزنی

وجلای انہ لاخر البیت من ذریئک ولو لا ما خلقک
وقال البیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما نشأت و
انصبحت الی الا وثان ولعوض الی الشعر انهم لشیئ
ما کانت الجاہلیۃ تغلہ ولما اختلف قریش عند
نباء الکعبۃ المکہ فی من تضع الحجر الا مود حکوا
اول داخل علیہم فاذا البیت داخل علیہم فقالوا
هذا محمد هذا امین قد رصینا بہ وذلك قبل نبوتہ
وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لامین فی اسماء
وامین فی الارض،

پس اس سے میں نے سچہ لیا کہ خدائے تعالیٰ کے
نزدیک محمدؐ سے زیادہ کوئی شخص قدوس و عظیم نہیں کہتا
کیونکہ ان کے نام کو خدائے تعالیٰ نے اپنے نام
کے ساتھ ساتھ رکھا ہے،

رزاں بعد، خداوند عالم نے آدم علیہ السلام
کی جانب وحی کی کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی
قسم یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیری اولاد سے
آخر بتی ہے اور اگر نہ ہوتا تو میں تجھے بھی خلق نہ کرتا
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب
میں نے نشوونما پائی تو مجھے تجوں سے نفرت
تھی اور اسی طرح شمس سے بھی اور میرا ان امور
سے کچھ تعلق نہ تھا جو ایسا جاہلیت میں رواج پائے
ہوئے تھے، اور جس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر کے
متعلق قریش میں یہ اختلاف ہو ا کہ عسبر اسود کو
کون نصب کرے تو یہ طوطا کو جو شخص خانہ کعبہ میں سب
سے پہلے داخل ہو وہی عسبر اسود کو نصب کرے
پس ناگاہ میں داخل ہوا تو حاضرین بول اٹھے کہ یہ
ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو سب سے پہلے داخل
ہوئے ہیں اور یہ ہی بڑے امین ہیں لہذا یہ ہی
عسبر اسود کو اس کے مقام میں نصب کریں،
یہ تفسیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے
پہلے کا ہے،

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آسمان
وزمین دونوں میں امین کہلاتا ہوں

۳۳۴ - بڑہ نے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس وقت خداوند عالم
نے یہ ارادہ کیا کہ اذان اپنے بنی کو سکھلاوے

۳۳۴ - ذکر بزار عن علی کرم اللہ وجہہ قال لما
اراد اللہ تبارک وتعالیٰ ان یعلم رسولہ الاذان
جاءہ جبرئیل دید ائمۃ یقال لہا البراق فذهب

یرکبھا قال تعصبت علیہ فقال لها جبرئیل اسکنی فقی
ما رکت عبدک اکرم علی اللہ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فزکبھا حتی اتی بها الی الجحباب الذی بل الرحمن تبارک
وتعالیٰ فبین کذا الا ان اذ خرج ملک من الجحباب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جبرئیل من
هذا قال والذي بعثک بالحق الی لا قرب الخلق مکنا
وان هذا الملك ما رأیت منذ خلقت الی ساحتی هذا
قال الملك الله اکبر الله اکبر فقتل له من وراء الجحباب
صدق عبیدی انا اکبر من کل شیء فقال الملك اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله فقتل له من
وراء الجحباب صدق عبیدی ان محمد رسولی و ذکر مثل
هذا فی بعثتہ الاذان الا انه لم یذکر جوابا عن قوله
حي علی الصلوة حی علی الفلاح و قال ثم اخذ الملك
بیدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلع اهل السلا فہم
ادم و نوح و غیرہما۔

تو جبرئیل حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں ایک سواری لائے جو براق کہلاتی
تھی۔ حضرت چلے تاکہ اس پر سوار ہوں، براق کو یہ
سواری ناگوار ہوئی تو جب جبرئیل نے براق سے
کہا کہ نچلا رہ کیونکہ تجھ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے زیادہ مکرم بندہ کہی سوار ہوا تھا، پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے اور
مقام حجاب قرب تک پہنچے جو خداوند عالم سے قریب
تر تھا، اسی اثنا میں ایک فرشتہ مقام حجاب سے
نکلا اسکو دیکھ کر حضرت رسالتؐ نے جبرئیل کو دیت
کیا کہ یہ کون؟ تو جبرئیل نے عرض کیا کہ اس ذات
اقدر کی قسم جس نے آپ کو نبوت پر مبعوث فرمایا
کہ تمام مخلوق میں میرا مقام ہی بارگاہ الہی سے
قریب ہو لیکن اس فرشتہ کو میں نے اپنی پیدائش
سے تا انہدم نہیں دیکھا تھا، اس پر وہ فرشتہ پکارا
اللہ اکبر، اللہ اکبر! پس حجاب میں غیب سے آواز آئی
کہ اے میرے بندے تو نے سچ کہا کہ میں سب سے
اکبر ہوں،

پھر فرشتہ پکارا اشہد ان لا اله الا الله، اشہد
ان لا اله الا الله اسی طرح پھر آواز آئی کہ تو نے
صحیح کہا اور کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
آلہ وسلم میرے رسول ہیں اور سواری اذان کا اسی طرح
ذکر کیا، لیکن جب فرشتہ مذکور نے حی علی الصلوة
حی علی الفلاح کہا تو پردہ غیب سے کوئی جواب
نہ آیا،

پھر اس فرشتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہاتھ پکڑ کر ان کو امام مناد بنایا اور حضرت نے

اس وقت تمام اہل آسمان کو جن میں حضرت آدم و نوح بھی تھے نماز پڑھائی،

۳۴۔ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے تعالے نے تمام اہل آسمان و زمین پر شرف اور منزلت بخشی ہے ۳۵۔ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر سے آسمان پر تشریف لے گئے اور اس شب کو نماز عشاء ہمارے ساتھ ہی پڑھی تھی اور ہمارے پاس سو گتے تھے پس صبح کے قریب جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جگایا اور صبح کی نماز بھی ہمارے ساتھ پڑھی،

اور پھر فرمایا ہے ام ہانی دیکھ لو میں نے نماز عشاء تمہارے ساتھ پڑھی جیسا کہ تم نے دیکھا ہے، پھر میں بیت المقدس پہنچا اور وہاں بھی نماز پڑھی اور پھر نماز صبح تمہارے ساتھ پڑھ چکا ہوں، اور یہ حدیث معراج حبشانی کو ثابت کرتی ہے،

۳۶۔ حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم نے اپنی وحی بلا واسطہ ہی مجھ پر نازل فرمائی ہے، اسی طرح کی روایت واسطی سے بھی مروی ہے کہ جعفر بن محمد الصادق کا ارشاد ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو قرب بارگاہ الہی میں حاصل ہوا اسکی کوئی حد نہیں ہے، اور کلام الہی قاب توسمین اور ادنیٰ تا میہ کرتا ہے، باقی بندوں کے لئے قرب الہی کی ایک حدیتیں ہے

۳۴۔ قال ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین رضی اللہ عنہم روایتی عن علی رضی اللہ عنہ قال اکمل اللہ ل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرفاً ومنزلتاً علی اہل السموات والارض،

۳۵۔ عن امہانی بنت ابیطالب رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء وھو فی بیتی و فی تلک اللیلۃ صلی العشاء الاحرہ معنا و نام بنینا فلما کان قبیل الصبح القنطرا فلما صبح صلتنا معہ و قال یا امہانی لقد صلیت معکم العشاء الاخیرۃ کما دایت فتجبت بہ بلیت المقدس فصلیت نیرہ فصلیت العداۃ معکم الان کما ترون الحدیث وھذا بین فی انہ نجیہ صلی اللہ علیہ وسلم حرج،

۳۶۔ عن جعفر بن الصادق رضی اللہ عنہما قال اوحی اللہ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا واسطۃ و نحوہ عن الواسطی قال جعفر بن محمد صادق اذناہ و بہ منہ حتی کان منہ کقاب قوسین و ادنی قال اللہ تو من اللہ تعالیٰ و حدلہ و من العباد بالحد و د و انقطعت الکیفیۃ عن الدنوا لتری کیف تجب جبرین عن دنوک و دنو محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی ما وادی قلبہ من معرفتہ و الا یمان فتدلی بسکون قلبہ الی ما اذناہ و ذوال عن قلبہ لک الا تیا

لیکن کیفیت قرب مطلق نہیں ہوتی، چنانچہ جبریل صلی
ایک حدیث میں تک پہنچ سکے، لیکن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی کمال معرفت اور ایمان کے باعث اس
مقام تک پہنچے جہاں تک آپ کا پہنچنا معروف ہے
اور اس کے بعد آپ کو کوئی بے اطمینانی نہیں رہی
۳۷۔ انس سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبریل
مجاہد سردار المہتمی کی طرف لے گئے تاکہ میں
خداوند عالم کے قریب ہو گیا اور یہ قریب
یہاں تک بڑھا کہ دو کمان کا فاصلہ یا اس سے بھی
کم رہ گیا۔

پھر خداوند عالم کو جو کچھ کہہ کر وحی کر فی منطوقہ وحی
کی اور بذریعہ وحی پچاس من زوں کا حکم دیا،
پھر حضرت نے حدیث اسرار بیان فرمائی،
۳۸۔ ابی الاحمرہ سے ابن قانع القاضی بدین مضمون
روایت کرتا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مجھے آسمان کی طرف لے
گئے تو آگاہ میں نے عرش الہی پر رکھا ہوا دیکھا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی

ترجمہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اس کے رسول
ہیں جن کی مدد مجھے علی کے ذریعہ سے کی ہے، یہاں
تک کتاب شفا کی روایت ہو

۳۹۔ شیخ علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ نے شرح کبریٰ
احمد میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کو پانی پر
پیدا کیا تو وہ ہلتا رہا اور ساکن نہیں ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ
نے اس پر کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی فرمایا

۳۷۔ ومن انس وفي الصحيح عرج بن جبرئيل الهدية
المنتقم ودنا الجبار رب العزة فقلنا في كائنات
توتين اوداني فادعى اليها ما اودى وادعى حنين
صلواته وذكر حديث الاسراء،

۳۸۔ روى ابن قانع القاضى عن ابى الاحمره قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اسرى الى السماء
اذ اعلى العرش مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله
ايدتہ بعلی الى هنا،

۳۹۔ فی شرح کبریٰ الاحمر الشیخ علاء الدولہ السمنانی
قدس سرہ روى عنه صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق
الله العرش على الماء اضطربت ولم يثبت نكتة عليه
لا اله الا الله محمد رسول الله فاستقر العرش وفي
روايته كتيبت تحت هذه الكلمات ايدتہ بعلی علیہ السلام

پس عرش ساکن ہو گیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ کلمہ
مذکورہ کو پڑھ کر بھی نکھا ہوا تھا اید قہ لعل علیہ السلام
یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے اس پتھر کی
امداد کی ہے،

۴۰۔ حافظ ابو نعیم نے خود اپنی ہی سند سے ابی صالح سے
اور اس نے ابن عباس اور ابو ہریرہ و عقیسہ الصادق
رضی اللہ عنہم سے آیت قرآن شریف ہوا الذی ایدک
ببصرہ وبالمومنین (سورہ انفال پارہ ۱۰ رکوع ۴ کی
تفسیر یہ کی ہے کہ فرمایا جناب نبویؐ نے کہ یہ آیت شان علی
میں نازل ہوئی ہے اور ثبوت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فت بابا کہ عرش الہی پر لا الہ الا انت
وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی و رسولی ابدۃ بعلی
نضر قہ لعل نکھا ہوا دیکھا اور یہ ہی روایت انس بن
مالک اور دیگر صحابہ لوگوں سے بھی ہے،

۴۱۔ اخبر ابو نعیم الحافظ باسنادہ عن ابی الحلج
عن ابن عباس عن ابی ہریرہ وجعفر الصادق
رضی اللہ عنہم فی قولہ تعالیٰ ہوا الذی ایدک ببصرہ
وبالمومنین انہ قالوا ان رسول قال انھا نزلت
فی علی لا نکم قالوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال روایت مکتوبہ علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ محمد عبدی و رسولی اید یتہ بعلی ونضر قہ
بعلی روی عن انس ابن مالک مثلاً،

تمت

فکر قرآن شریف میں ماکا نو ایو و دن (سورہ شعرا)
پارہ ۱۹ رکوع ۱۵ کی حکم میں سوجو دے اور نیز کہا
نہ کہ بیب سبب رحلت جناب سرور عالم صلعم زمین متزلزل
ہوئی تو اس کی بقول کو بقار اہل بیت و عترت پیغمبر صلعم
کے ساتھ شفاعت فرمایا گیا،

۱۵، آخر جہا محمد بن مسلم بن الاکوع عن ابیہ صلعم
قال النجوم امان لاهل السماء و اهل بیتہ امان
لازمی،

۱۶، آخر جہا محمد بن علی عن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلعم اهل بیتی امان لاهل
الارض كما النجوم امان لاهل السماء
لئے امان ہیں،

۱۷، اسی مضمون کی روایت حاکم نے قتادہ سے اور اس
نے عطاء سے اور اس نے ابن عباس سے کی ہے،

۱۸، حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے اور اس نے
ابو ہریرہ اشعری و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ سارے اہل آسمان کے لئے اور میرے اہل
بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں جس وقت سارے
غائب ہو جائیں گے تو اہل آسمان فنا ہو جائیں گے،
اور جب میرے اہل بیت دنیا میں نہ رہیں گے تو دنیا
و اے فنا ہو جائیں گے،

۱۹، کتاب نو اور الاصول میں سلم بن الاکوع سے مروی
ہے کہ فرمایا حضرت رسول کھٹانے کہ سارے اہل آسمان کے
لئے اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں اور کہ
جب وقت سارے نہیں گے تو اہل آسمان فنا ہو جائیں

اخفق الا من اجل النبی صلعم لعل دو اھما
بہ ما ھبہم ذہبہ عن علی بن ابی طالب و آلہ و سلم

۱۵، آخر جہا محمد بن مسلم بن الاکوع عن ابیہ صلعم
قال النجوم امان لاهل السماء و اهل بیتہ امان
لازمی،

۱۶، آخر جہا محمد بن علی عن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلعم اهل بیتی امان لاهل
الارض كما النجوم امان لاهل السماء

۱۷، و ایضا آخر جہا حاکم عن قتادہ عن عطاء عن
بن عباس رضی اللہ عنہم

۱۸، آخر جہا حاکم عن جابر بن عبد اللہ و ابی ہریرہ
الاشعری و ابن عباس رضی اللہ عنہم قالوا قال
رسول اللہ صلعم النجوم امان لاهل السماء و
اهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهب النجوم
ذهب اهل السماء و اذا ذهب اهل بیتہ ذهب
اهل الارض

۱۹، و فی نوادر الاصول عن سلم بن الاکوع قال
قال رسول اللہ صلعم النجوم امان لاهل السماء
و اهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهب النجوم
ذهب اهل السماء و اذا ذهب اهل بیتہ ذهب اهل الارض

اور اسی طرح جب میرے الہیت دنیا میں نہوں گے
تو ساکنان زمین نہ رہیں گے،

۱۰۱) نوادر الاصول میں مسلم بن الحکمہ سے مروی ہے
کہ فرمایا جناب سو بخدا کے ستارے اہل آسمان کے لئے
اور میرے الہیت میری امت کے لئے باعث زندگی
ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے روایت کیلئے ہے۔
۱۰۲) حموی نے خود اپنی ہی سند سے بحوالہ امام محمد بن ابی قحط
اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار اور اپنے جد بزرگوار
یعنی جناب امیر المؤمنین (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت
کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کئے علی جو کہہ میں
تم سے کہوں سمجھتے جاؤ تو آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
کیا آپ کو یہ خیال ہے کہ میں بھول جاؤں گا اپنے فرمایا
یہ منکر مطلق نہیں ہے، کیونکہ میں خداوند عالم سے یہ دعا
کیچکا ہوں کہ مجھے حافظہ نہ دے، بلکہ اس واسطے کتابت کرانا
چاہتا ہوں کہ میری اولاد سے جو امام ہوں یہ تحریر ان کے
لئے بھی باقی رہے۔ اور یہ امام دہدہ ہیں جن کے سبب تو
خداوند عالم میری امت کو کتابت اور ان سے سفید فرمایا گیا
اور انہی کے واسطے سے یہ نبی امت کی دعا قبول ہوگی
اور ان کے سوا کہ سے خداوند جل شانہ اپنی مخلوق سے
بلاؤ نکرو دور رہے گا۔ اور ان ہی کی برکت سے آسمان
سے رحمتیں نازل ہو گئی، اور انہی میں سے اول پر ہے
یعنی، پھر اشارہ فرمایا جناب امام حسن اور کہا کہ
یہ دوسرا امام ہو، پھر اشارہ فرمایا جناب امام حسین کی
طرف اور فرمایا کہ باقی آئمہ رضی اللہ عنہم ان کی اولاد
سے ہوں گے۔

۱۰۳) کتاب مناقب میں عبد اللہ بن الحسن الشہیدی

۱۰۴) فی نوادر الاصول عن مسلم بن الحکمہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امان لا ہال لہ لیساء وھل
بیدی امان لا ہمتی اخرجہ جماعتہ

۱۰۵) اخرجہ الحموی فی یسندہ عن محمد بن الباقی عن
ابیہ وعن جدہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہم
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امل علیہ
قلت یا رسول اللہ ایما علی التسیان قال لا وقد
دعوت اللہ عز وجل ان یجعلک حافظا ولكن
اکتب لشرکائک الائمة من ولدک بهم تسقی ہمتی
الغیت وبہم یستجاب دعاکم وبہم یصرف اللہ عن
الناس البلاء وبہم تنزل الرحمة من السماء وھذا
اوکم و اشار الی الحسن ثم قال وھذا ثانیہم و
اشار الی الحسین ثم قال والائمة من ولدک
رضی اللہ عنہم

۱۰۶) فی المناقب عن عبد اللہ بن الحسن الشہیدی

حسن الحسینی بن علی المرتضیٰ علیہم السلام سے مروی ہے کہ میرے چاہنوی تمہیں
 خدا صلعم والد وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کریم فرمایا کہ لے کر وہ مردان مری رحلت کا وقت قریب
 آ رہا ہے اور میں اپنی موت پر اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے
 لہذا میں تمہارے پاس دو وزن دار چمنیوں چھوڑتا ہوں
 اس میں سے ایک کتاب خدا ہے (قرآن شریف) اور دوسری
 میری عمرت اور اہل بیت، اگر تم ان دونوں سے لیے رکھو گے
 تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور یہ دونوں حوض کوثر پہنچ کر کوئی شک
 ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، پس ان سے علم سیکھتے رہنا
 انکو سکھانے کی کوشش نہ کرنا، کیونکہ یہ تیسے بہت زیادہ
 عالم ہیں، اور زمین ان سے کبھی خالی نہ رہے گی (یعنی میرے
 اہل بیت میں سے ایک ایک مہر ہر وقت زمین پر تمکو بھینکنے
 کے لئے موجود رہے گا) اور جب زمین پر ان میں سے کوئی
 نہ رہے گا تو تحقیق زمین اپنے اوپر رہنے والوں کو کھل
 جائے گی، اور کہ پھر حضرت علی المرتضیٰ والد وسلم نے یہ دعا
 فرمائی کہ خدا تو زمین کو کسی نہ کسی امام کے وجود سے خالی نہ
 چھوڑے گا، اور اسکی عدم موجودگی سے تیری جنت باطل ہو جائے
 اور تیرے اولیاء حبکو تو نے ہدایت بخشی ہے مگر اہو جائیں
 کیونکہ ان ائمہ کی تعداد بہت قلیل ہے، گو وہ تیرے نزدیک
 بڑے عظیم القدر ہیں، اور کہ بیشک میں نے بارگاہ خداوندی
 میں یہ دعا کی ہے کہ میرے بعد علم و حکمت میری اولاد اور اولاد
 کی اولاد کو عطا ہوتا رہے اسی طرح تا قیامت میرے نسل
 و نسل یہ فیض جاری رہے اور یہ دعا میری بارگاہ عالیہ پر
 مقبول ہو چکی ہے،

۱۳۱) اور کتاب مناقب میں ہشام بن حسان سے مروی ہے
 کہ امام حسن ابن علی نے لوگوں سے اپنی بیعت لینے کے بعد
 خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہم حزب اللہ الغالبین یعنی ہم اللہ تعالیٰ

حسن الحسینی بن علی المرتضیٰ علیہم السلام عن ابیہ عن
 جدہ الحسن البسط قال خطب جدی صلعم یوما
 فقال بعد الحمد والثناء علیہ یا معاشر الناس انی
 ادعی فاجیب والی تادرن فیکم الثقلین کتاب اللہ
 وعترتی اهل بیتی ان تمسکتم بھما ن تضلوا واتھما
 لن یفترقا حتی یرد علی الحوض فتعلموا انھما
 ہم فائتم اعلم منکم ولا تخلوا الاوض منھم ولخلت
 لانساخت باھما ثم قال اللہم انک لا تخلی الاوض
 من حجة علی خلقک لئلا تبطل حججک ولا تفضل
 اولیاءک بعد اذ ہدیتهم اولئک الاقلون عددا
 والا عظمون قدرا عند اللہ عز وجل ولقد سمعت
 اللہ تبارک وتعالیٰ ان یجعل العلم والحكمة فی عقبیہ
 وعقب عقبیہ فی ارضی وارضی الی یوم القيمة
 فاستجاب لی -

۱۳۲) وفي المناقب عن هشام بن حسان قال خطب الحسن
 بن علی علیہ السلام بعد بیعتہ الناس لہ بالامم فقال ان
 حزب اللہ الغالبون ونحن عترتہ کا رسول الاقرین

وَمِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبُونَ وَمِنْ أَحَدِ الثَّقَلَيْنِ الَّذِينَ
خَلَقَهُمَا جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَمْتِهِ وَمِنْ ثَمَانِي
كِتَابِ اللَّهِ فِيهِ تَفْصِيلُ كُلِّ شَيْءٍ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ
بَيْدٍ وَلَا مِنْ خَلْقٍ فَالْحَوْلُ عَلَيْنَا تَفْصِيرٌ وَلَا الظُّنُنَا أَوَّلُهُ
بَلْ يَسْتَقِينَا أَحْقَاقَهُ فَاطِيعُونَ فَإِنْ طَاعَتُهُمَا صَفِيَّةٌ
إِنْ كَانَتْ بِطَاعَتِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتُهُ رَسُولُهُ
مَقْرُونَةٌ قَالَ جَلَّ شَانُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا طِيعُوا
اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ وَقَالَ عَزَّ
وَجَلَّ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالِىِ
الرَّسُولِ وَاولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
وَجَنْدِ رِوَاةٍ لَطَافَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ

کا شکر ہیں اور یہی شکر غالب ہے (سورہ مائدہ پارہ ۶
۶ رکوع ۲۵، اور ہم ہی اکی رسول کی آل اور قریبی رشتہ دار
ہیں اور ہم ہی وہ طیب و طاہر ہیں جو اہل بیت کے نام سے
موسوم ہیں اور ہم ہی اُن دو وزن دار اشیاء میں سے ایک
ہیں جنکو ہمارے جذبے اپنی امت کو سپرد کیا اور ہم ہی خدا
تعالیٰ کی دوسری کتاب ہیں دینی قرآن ناطق جس میں ہر
شے کی تفسیر موجود ہے اور ہم ہی وہ ہیں کہ کوئی باطل امر
تو ہم پر سے آئے اور نہ پس پشت سے، پس تفسیر
قرآن شریف ہمارا کام ہے اور ہم قیاس تفسیر قرآن شریف
نہیں کرتے بلکہ ہم وہی تفسیر بیان کرتے ہیں جو واقعی خدا
تعالیٰ کا مطلب ہے، پس ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری
اطاعت خدا و رسول کی اطاعت کے ساتھ ساتھ تمہیں کیا کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں خود بھی فرمایا ہے طِيعُوا
اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ اور نیز یہ بھی فرمایا
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالِىِ الرَّسُولِ وَاولِيَ
الْأَمْرِ مِنْكُمْ (سورہ نساء پارہ ۵ رکوع ۸) اور ان احکام
کے صادر ہونے کی وجہ سے، تاکہ لوگ جان جائیں کہ تفسیر
قرآن شریف ہم ہی سے حاصل کرنی چاہئے اور دوسرے لوگو
شیطان کی آواز پر کان نہ لگاؤ کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہی
(دیکھو کتاب ہذا روایت از ابن معاویہ باب ۱۲)

(۱۲) اخبرنا الجوزی بسند حسن عن العیسیٰ بن جعفر
الطالق عن ابيه عن جدّه علي بن الحسين رضي الله
عنهم قال نحن ائمة المسلمين وحجج الله على العالمين
وسادة المؤمنين وقادة الفرح المجالين وموافيهم
ومعهم امان لا مل الاضرار كما النجوم امان لا مل
السموات ونحن الذين بناها ك السماء ان تقع على الارض
ولا ياذن الله وبنائنا نزل النيث وقشش الرحمة ونخرج

(۱۳) حموی نے خود اپنی سند سے بحوالہ امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم ہیں سلاطین
کے امام اور ہم ہی ہیں مخلوق خداوندی پر خدا تعالیٰ کی
محبت، اور ہم میں سرور و برتری، اور ہم ہی ہیں مسلمانوں
کے آقا، اور ہم ہی اہل زمین کے لئے اسی طرح باعث
پناہ ہیں جسے تباری آسمان کے لئے امان کا سبب ہیں، اور
ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کے سبب آسمان (خداوند عالم نے)

برکات الارض ولولا علی الارض منالاساخت یاہلہا
ثم قال ولم تخل الارض منذ خلق الله ادم علیہ السلام
من حجة الله فیہا ظاہر مشہور واغائب مستور ولا
تخلوا الی ان القوم الساعة من حجة فیہا ولولا ذلک
لم یعبد واللہ قال الاعمش قلت لبعض الصادق
رضی اللہ عنہ کیف ینتفع الناس بالحق العائب
المستور قال کما ینتفعون بالشمس اذا سترها سحاب
وقال علی بن الحسین رضی اللہ عنہما نحن الفلک الجاثی
فی لیلہ العام یا من من رکبنا ویغرق من ترکنا وقال
الیضآن اللہ عز وجل اخذ ميثاق من یحبنا وھم
فی اصلاح الیا علم فلا یقدر علی ترک دلائتنا
لان اللہ جعل جبلہم علی ذالک ،

اس طرح قائم کیسے کہ وہ زمین پر نہیں کرتا تا وقتیکہ
خداوند عالم اس کو گرنیکا حکم نہ دے اور ہماری ہی
جماعت کے سبب باران رحمت نازل ہوتا ہے ، اور
ہماری ہی برکت سے رحمت خدا پھیلائی جاتی ہے
اور زمین سے اگائی جاتی ہے اور اگر ہم میں سے
کوئی روئے زمین پر ہوتا تو زمین اپنے اہل کو مغل
جاتی ، پھر فرمایا کہ از آدم تا یندم روئے زمین حجت
خداوند تعالیٰ (امام سے) ظاہر یا پوشیدہ طور پر کبھی
نہیں ہے اور نہ قیامت خالی رہے گی اور اگر زمین
(امام کے وجود سے) خالی رہتی تو کبھی کوئی حق تعالیٰ
عبادت نہ کرتا نہ اسکے سامنے کوئی سر جھکاتا ، عرش کہتے ہیں
کہ میں نے حضرت جعفر الصادقؑ میں عرض کیا کہ اے مولانا
امام غائب پوشیدہ سے لوگ کس طرح اٹھادیں تو اپنے
فرمایا کہ اسی طرح کہ جس طرح آفتاب سے اس حالتیں نفع
اٹھاتے ہیں جبکہ بارہ ابراسکو ڈھک لیتا ہے ، اور فرمایا
علی بن الحسینؑ (امام زمین العابدین) رضی اللہ عنہ نے
کہ ہم ہیں وہ کشتی جو سمندر کی گہری موج میں پھرتی ہے جن
میں سوار ہونے والا خوف ہو جاتا ہے ، اور ہم ہی وہ
کشتی ہیں جس میں نہ سوار ہونے والا ڈوب جاتا ہے اور
حضرت علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ خدا نے عز وجل سے
ہم سے محبت کرنے والوں سے اس وقت اقرار لیا تھا جبکہ
وہ ابھی اپنے آبا و اجداد کی پشتوں میں تھے دینی پیدا
ہوئے تھے ، پس ہم سے محبت رکھنے والے مطلقاً اس
امر پر قائل نہیں ہیں کہ ہماری محبت سے دلکش ہو جائیں
کیونکہ اس محبت کو خداوند عز وجل نے طینت اور انگو خیم میں
آغشته کر دیا چہرہ سلطان علیؑ کی منیت لایق بذات حق
این سعادت برادر بازویت : تا نہ بخشد خدا کے بخشش

اور پھر حضرت علیہ السلام نے یہ اشعار پڑھے

(۱) میں اپنے علم سے چیدہ چیدہ جاہرات کو پوشیدہ کر رہتا ہوں تاکہ نااہل لوگ اس سے بے بہرہ رہیں اس گاہ پر کہ فرشتے

(۲) تمام علوم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الامام حسین کو اور ان سے پہلے حضرت امام حسن کو تعلیم فرما چکے تھے

(۳) اور بہت سے بزرگ علم میں اگر میں نہیں ظاہر کر دوں تو کچھ پر یہ الزام لگایا جائیگا کہ میں بھی بیت پرستوں میں سے ہوں

(۴) کچھ مسلمانوں نے میرے خون کو حلال سمجھا ہوا ہے اور اپنے بدترین کام کو جسے وہ کر رہے ہیں اچھا خیال کرتے ہیں

اور یہی حالات کتاب تنزیلات موصیہ مصنف شیخ اکبر اور کتاب سفینۃ الرجب مصنف صدر اعظم میں موجود ہیں، اور پھر حضرت زین العابدین علیہ السلام نے

فرمایا کہ ہم ہی بارگاہ خداوندی کے دروازے ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کا طریق (صراط المستقیم)

راہ راست شہور ہے، اور ہم ہی اسکے وحی کا صحیح مطلب بیان کرنے والے ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جنہوں نے سمجھایا

ہے کہ خدائے تعالیٰ کو وحدہ لا شریک ماننے کے اُکان کیا ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کے سینوں میں اُس کے

راز مخفی ہیں، اہم صل علی محمد وآل محمد،

(۱۹) حموی نے اپنی کتاب فرائد اسمعین میں حوزہ اپنی ہی سند سے بحوالہ ابی بصیر اوصفیتہ ایضی روایت کرتے

ہیں کہ میں نے اباجعفر محمد بن الباقری رضی اللہ عنہم سے سنا ہے کہ وہ حضرت فرماتے تھے کہ ہم جناب اللہ ہیں (ذہل

اللہ والے) سورہ زمر پارہ ۴۴ کو ع ۱۳ اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں اور اُسے (ازراہ کرم) کہہ کر ہی

اپنے رازوں کا امانت دار قرار دیا اور ہم ہی میں جنکو

(۱) انی لا کتمہ من علی جواہر

کیا میری العلم ذوجہل فیفتنا

(۲) وقد تقدہ فی ہذا ابو حسن

الی الحسین واوصی قبلہ الحسن

(۳) ورب جوہ علم لوا لوح بد

یقیل لی انت من لعبد الوثنا

(۴) ولا استحل بجال مسلموں دی

یرون اقیمہ ہایا تو نہ حسنا

کما فی تنزیلات الموصیۃ للشیخ اکبر فی کتاب سفینۃ الراغب المصدر الاعظم وقال ایضاً

نحن ابواب اللہ ونحن صراط المستقیم ونحن عینہ علمہ وتراجہ وحیہ ونحن ارکان توحیدہ وموضع

سرا

(۱۵) اخرہ الحموی فی فرائد اسمعین بسند عن

ابی بصیر عن خیمۃ البیضا قال سمعت اباجعفر محمد

الباقری رضی اللہ عنہم یقول نحن جناب اللہ وصفوۃ

وخیرۃ ونحن امضاء اللہ عز وجل ونحن حجتہ

اللہ وارکان الایمان ودیام الاسلام ونحن من

رحمۃ اللہ علی خلقہ وبنایقیمہ وبنایختد ونحن

الائمة المہلکۃ والدعاۃ الی اللہ ونحن مصائیم

خدا کے وحدہ لا شریک نے اپنی محبت (خلیفہ) تجزیکیا
 اور ہم ہی ارکان ایمان ہیں اور ہم ہی اسلام کو ستون
 ہیں، اور ہم ہی اس کی مخلوق پر اسکی رحمت ہیں اور
 ہماری ہی وجہ سے سب چیزیں کشادہ ہوئی ہیں،
 اور ہماری ہی وجہ سے سب چیزوں کا خاتمہ بھی ہے
 اور ہم ہیں امام ہائے رحمت اور ہم ہی بندوں کو خدا
 کے لئے کی جانب رجعت دلانے والے ہیں اور ہم ہی اجری
 رات کا چراغ ہیں اور ہم ہی ہدایت کے مینا ہیں،
 اور خدا کے لئے کی جانب سے جو جھنڈا بلند ہوا وہ
 ہم ہی ہیں، اور کہ جو شخص ہمارا توسل ڈھونڈے وہ
 کامیاب ہے اور جو ہم سے پیچھے رہ جائے اسکی تباہی ہی
 اور ہم ہی سفید مائے پاتوں والوں کے سردار ہیں، اور ہم
 ہی صراطِ مستقیم یعنی خدا کے لئے کی پہنچنے کا سیدھا
 راستہ اور طریق واضح ہیں۔ اور ہم ہی مخلوق پر اللہ
 تعالیٰ کی نعمت ہیں اور ہم ہی موعظِ نبوت ہیں اور ہم
 ہی رسالت کا ٹھکانا ہیں، اور فرشتوں کی آمد و شد
 بھی ہمارے ہی پاس رہی ہے اور جو شخص ہمارے زیر
 سے نوز الہی کا طلبکار ہو اس کے لئے ہم ہی چراغ ہیں
 اور ہم ہی مہناج، اور جو شخص ہماری پیروی کرے
 اسکے لئے رہبر اور راہ نما ہم ہی ہیں اور ہم ہی وہ امام
 ہیں جو لوگوں کو مہبت کی جانب ہدایت کرتے ہیں اور
 ہم ہی اسلام کی محکم و تنادیرات ہیں اور ہم ہی وہ پیل
 اور گزر گاہ ہیں کہ جو شخص ان پر سے گزرے وہ کامیاب
 اور جو غیر راہ سے گزرے وہ نابود ہو اور ہم ہی عالم
 ہیں اور ہمارے ہی واسطہ سے خداوند عالم اپنی مخلوق
 پر رحمت نازل فرماتا ہے اور ہمارے ہی باعث سے مخلوق
 الہی بارانِ رحمت سے مستفید ہوتی ہے اور ہم ہی ہیں

اللہ ہی ہمارا الہدیٰ ونحن علم المرفوع للفقہ من علم نبی الحق
 ومن تاجرہما غرق ونحن قادیۃ العراجلین ونحن طریق الود
 والصلح المستقیم الی اللہ ونحن نعمت اللہ عز وجل خلقہ ونحن معدن النبوة
 وموضع الرسالة ونحن مختلف المملکة ونحن المنہاج
 والسمیہ لمن استضاء بنا ونحن سبیل لمن اقتدی
 بنا ونحن الائمة الهداک الی الجنة ونحن الاسلام
 ونحن الجود والقناطر من مضی علیہما الحق ومن
 تخلف عنہما حق ونحن السنام الاعظم ونبای نزل
 اللہ عز وجل الرحمة علی عبادک ونبای سقوت
 العیث ونبای صفت عنکم العذاب من عرفنا و
 نصرنا وعرف حقنا ویاخذ یامنا فهو معنا والینا

جن کی وجہ سے تم لوگوں سے عذاب الہی ٹل جاتا ہے، پس جو شخص ہلکھو شناخت کرے اور ہمارے امداد بھی کرے اور ہمارے حق کو پیچھے نہ دے، اور ہمارے احکام کی قیادت کرے تو وہ جہاد ہے اور ہمارے ہی طریقہ پر ہے،

(۱۲) حموی نے اپنی کتاب فرائد السطین میں لکھا ہے کہ میں نے اپنے دادا شیخ الاسلام ابی عبد اللہ محمد حمویہ بن محمد جوینی کے قلم کا لکھا ہوا چشم خود دیکھا ہے کہ حسن بن احمد سمرقندی نے اور اس نے علی بن احمد بخاری سے اور اس نے ابی بکر محمد بن ابراہیم بخاری سے اور اس نے ابی اسحاق کلاباوی بخاری سے اور اس نے عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عثمان ابی اس نے اور اس نے محمد بن فضل سے اور اس نے محمد بن سعد ابی طیب سے اور اس نے عبد الوہاب بن الاسود کے حال سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب سو کھڑا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آل محمد کی شناخت اور شناختی آتش دوزخ سے برت ہے اور آل محمد سے دور رہتی کہنا بیل صراط پر سے گزرنے کے لیے پروانہ رہداری ہے اور آل محمد کی ولایت کو تسلیم کرنا حدیث الہی سے نجات دیتا ہے،

یہ ہے حدیث کتاب جو ابی القدرین اور کتاب الشافعیں بھی ہے لیکن ان میں اسکی شد کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۳) کتاب جو ابی القدرین میں حدیث بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سو کھڑا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے گروہ مردمان انبیاء و کذبتہ علیہم السلام کے اولاد میں سے سوائے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے اور کسی کو وہ عطا نہیں ہوا جو حضرت امام حسین بن علی کو سرکار خداوندی سے ملے اللہ

(۱۴) آخر الحموی فی کتابہ فرائد السطین را یہ بخط جدی شیخ الاسلام ابی عبد اللہ حمویہ بن محمد البخاری حدیثنا الحسن بن احمد السمرقندی عن علی بن احمد البخاری عن ابی بکر محمد بن ابراہیم البخاری عن الامام ابی بکر اسحاق الکلاباوی البخاری عن عبد اللہ بن محمد بن محمد بن عبد اللہ عن محمد بن عثمان البصری عن محمد بن الفضل عن محمد بن سعد ابی طیب عن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصفوفة آل محمد برأؤة من النار وحب آل محمد جواز علی الصراط والولاية لآل محمد امان من العذاب - وهذا الحديث مذكور في جواهر العقدين ومسطور في كتاب السقالات لغير اسناد

(۱۵) فی جواهر العقدين عن حدیث بن الیمان رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا ایہا الناس لا یعطوا حرم ذریتہ الا نبیاً منہین ما عطی الحسین بن علی خلا یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام یا ایہا الناس ان الفضل والشرق والمزلة والولا یتلک رسول اللہ وذریتہ فلا یدھبن بکمالہ باطل۔

ہم اخوان حسان، والحافظ جمال الدین
 الہی زندی فی کتابہ در السطین فی جواہر
 العقدین للعلامہ عالم مص والحق ان الشریف
 السہم ہوری رحمہ اللہ ان رجلاً قال کنت بین
 ملکۃ والمدینۃ فاذا شیخ یلوح فی البریۃ یمشی
 تارکاً ولعینہ اخری حتی قرب منی فلم علی
 غرودہ وقلت لمن من این یا غلام قال من اللہ
 قلت الی این قال اللہ قلت فما زادک قال التقوی
 قلت من انت قال انا رجل علی فقلت عین فی
 انا رجل تعشی فقلت عین لی عافک اللہ قال انا رجل تعشی فقلت
 من فی حال تامل علوی وانشد قال (شعار)

بھی مرناتے تھے کہ لے لوگو فقیلت اور شرف اور شرف
 اور ولایت سب کچھ (حضرت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے لئے ہے اور ان کی ذریت کے لئے لہذا یہ گروہ حق
 تمکو باطل اور غلط راستوں پر نہ چلائیگا۔

(۱۸) ابن حسان اپنی کتاب موسوم بہ تبیین میں وحافظ
 جمال الدین رزندی اپنی کتاب موسوم بہ در السطین میں
 اور علامہ عالم مصر و حجاز شریف ہموری رحمۃ اللہ علیہ
 نے اپنی کتاب جوہر العقدین میں روایت کی ہے کہ شخص
 نے کہا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان میں تھا یہاں گاہ
 صحراییں ایک بزرگ ظاہر ہوئے وہ کبھی چھپ جاتے تھے
 اور کبھی ظاہر ہو جاتے تھے یہاں تک کہ میرے قریب
 آ پہنچے اور مجھے سلام کیا میں نے جواب سلام عرض کیا
 پوچھا کہ کیا جزا ہے کہاں سے آئے ہو تو فرمایا کہ
 خداوند عزوجل کی جانب سے آیا ہوں پھر میں پوچھا کہ
 کدھر جا نیکا قصد ہے تو فرمایا کہ خدا کے قتلے ہی کی
 جانب، پھر میں نے پوچھا کہ کیا زاوہ آپ کے ساتھ ہے
 فرمایا کہ رہنم گاری، پھر میں نے پوچھا کہ اب کون ہیں
 تو فرمایا کہ میں ایک مرد اہل عرب سے ہوں پھر میں نے عرض کیا
 کہ اہل عرب کی تشریح فرمائے تو کہا کہ میں قبیلہ قریش
 سے ہوں میں نے پھر تشریح کے لئے اتناس کی اور عرض کیا
 کہ خدا کے قتلے تمکو امن و آرام عطا فرمائے تو فرمایا کہ میں
 بنی ہاشم ہوں میں نے اسکی بھی تشریح کی درخواست کی تو فرمایا کہ
 میں علوی ہوں یہ فرما کر جناب نے یہ اشارہ پڑھی،

(۱۹) ہم ہی لوگ حوض پر پہلے اول وارد ہوئے ہم ہیں الہی
 و ہاں حوض پر آنوالا و میری مدد کریگا اور ہمیں چھوٹا
 (۲۰) صرف ہماری ہی وجہی وہاں یعنی میدان حشر ہوا کی کیا
 ہوگا اور جس کو پاس جاری محبت کا نوشہ ہو گا وہ حشر الہی

(۱۱) فتن علی الحوض ووادۃ

ند و د و نسعہ ووادۃ

فما فاذا من فاذا لا بنا

وما خاب من حبنا فادۃ

مردم نہو گا۔

(۳) جس شخص نے ہمیں خوش کیا وہ خوشی حاصل کر لے گا اور جو شخص
رنجیدہ کیا تو بول تجھ کو کہ اکی پریش میں ابی ستو بقی یعنی میں ابی ستو
اور جو ہمارے فضل کو چھپائے گا

اس سے قیامت میں مواخذہ کیا جائیگا
یہ شعر پڑھ کر فرمایا کہ میں محمد بن علی اکبیر بن علی بن
ابیطالب علیہم السلام (امام محمد باقر) ہوں پس میں
آپ کی طرف متوجہ ہوا اور وہ میرے سامنے سے غائب
ہو گئے، نہ معلوم کہ وہ زمین میں جا گئے یا بالک آسمان
تشریف لے گئے،

(۱۹) حافظ عمر بن بحر اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں کہ
ابو عبیدہ نے جعفر الصادق سے اور انھوں نے اپنے
ابا کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدینہ میں لوگوں سے اپنی
سبیت لینے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! گاہ ہو
کہ میری عزت کے ٹکڑے کا رادری سب کے پاکیزہ
دنیا میں سب سے زیادہ علیم ہوں گے گو وہ عمر میں بھی
صبر ہوں اور جب وہ بڑی عمر کو پہنچیں گے تو دنیا میں سب
سے زیادہ عالم ہوں گے، اور یہ بھی محمو معلوم ہے کہ ہم
لوگ الہیت نبی ہیں، ہمارا علم خدائے تعالیٰ کے علم سے
ہے اور ہم محاملات میں وہی حکم دیتے ہیں جن قضائے
الہی ہوتی ہے، اور ہمیں ایک قول صادق (ارشاد نبوی)
سنا ہے کہ فرمایا جب تم ہمارے نقش قدم پر چلو گے،
تو محکو دیکھ کر ہدایت پا جاؤ گے اور جس وقت تم چڑی
سے برگشتہ ہو گے تو خدائے تعالیٰ تمکو سوست
ہلاک فرمائے گا، تمہرے فرقہ ہو جانا بڑی ہلاکت ہے، اور
فرمایا کہ ہمارے ماتھے میں ہدایت اور حق کا جھنڈہ ہے

(۳) فن سنانا من السور

ومن سائنا ساء میلادہ

(۴) ومن کان ہو کا تما فضلنا

فیوم القیمۃ مبعادہ

ثم قال محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب
فلما درک فلا دری نزل فی الارض ام سعد فی
السماء،

(۱۹) واخرج الحافظ عمر بن بحر فی کتابہ حدیثی
ابو عبیدہ عن جعفر الصادق عن ابائہ رضی اللہ
عنہم ان علیا کرم اللہ وجہہ خطیب بالمدينة بعد
بقیۃ الناس لدوقال الا ان ابرار عتوی واطالب
ارومتی احلم الناس صغارا واعلمهم کما راوانا
اہلبیت من علم اللہ علما ویمکمل اللہ حکما ومن
قوله الصادق سمعنا فان تتبعوا انارنا تتدوا
ببصائرنا وان لم تفعلوا یملککم اللہ ومعنا رایت
الحق من تتبعہا الحق ومن تاخر عنہا عرق الایمان
کل مومن ثواب علمہ وینا یعلم دفعہ الذل من
اعناقکم وینا نفخ اللہ وینا یفحم

جو شخص کہ اپنی متابعت کرے گا وہ ہم سے ملحق ہوگا،
اور جو اس سے انحراف کرے گا وہ فرق ہوگا،

اور فرمایا کہ آگاہ رہو کہ ہر مومن اپنے عمل کا ثواب ہاری
وجہ سے پاتا ہے اور ہمارے ہی سبب سے اللہ تعالیٰ سب
امیہار کو کشادہ فرماتا ہے اور ہمارے ہی ہکا خانہ کر دیتا ہے

(۲) عجیب کتاب مناقب نے خود اپنی سند سے عبداللہ بن
عیین سے روایت کی ہے کہ میں نے جعفر الصادق کو یہ فرما

ہوئے سنا ہے کہ میں حضرت رسول خدا کا بیٹا ہوں اور میں
کتاب خدا کا معلم ہوں جس میں ابتدائے خلقت کے حالات

نکھ ہوئے ہیں اور یہ بھی درج ہے کہ تاقیامت کیا کچھ
ہونے والا ہے اسیں آسمان وزمین اور بہشت اور

دوزخ کی سب خبریں اور نیز وہ تمام حالات جو روئے
زمین پر پہلے گزر چکے ہیں اور جو تاقیامت گزرنے والے

ہیں سب کچھ درج ہیں اور ان سب امور کو میں نے اس طرح
اس میں دیکھا ہے گویا وہ میرے ہاتھ کی ہتلی پر کھمبے ہوئے

ہیں، چہ بجز میں کفر کا بیان موجود ہے لہذا اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اذنا وذننا الکتاب الذین اصطفینا

من عبادنا رسولاً فاطو، پارہ ۲۲، (کو ۲۶)

ترجمہ پھر ہم نے اپنی اس کتاب کا عارفانہ برگزیدہ
نہد و نکو بنایا جن کو ہم نے اپنی مخلوق میں سے اس وراثت

کے لئے چھانٹ لیا،
ہم ہی وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور یہ

قرآن حکم وراثتاً عطا فرمایا جس میں ہر شے موجود ہے
(۳) کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ اپنے خطبہ میں امام

جعفر الصادق نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے
دین (اسلام) کو اپنی نبی کے ائمہ اہلبیت کی ہدایت

کے ذریعہ سے واضح فرمایا اور اپنی کے ذریعہ سے

۴) فی المناقب بسند عن عبد الاعلیٰ ابن حمین
قال سمعت جعفر بن الصادق رضی اللہ عنہ یقول

قد ولد فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وانا اعلم کتاب اللہ وفیہ یذ الخلق وما ہوا

کانت الی یوم القیامۃ وفیہ خبر السماء وخبر
الارض وخبر الجنۃ وخبر النار وخبر ما کان

وما یكون الی یوم القیامۃ وانا اعلم ذلک کلہ
کا نما النظر الی کفی وان اللہ یقول فیہ تبیان

کل شئ ویقول تعالٰی وذننا الکتاب الذین
اصطفینا من عبادنا فنحن الذین اصطفینا اللہ

جل شانہ واذننا ہذا الکتاب فیہ تبیان
کل شئ

۴) فی المناقب خطب الامام جعفر الصادق رضی
اللہ عنہ فقال ان اللہ اوضحی بائمۃ الہدٰی ملجل

بیتہ صلی اللہ علیہ وآلہ دینیہ والیہ جمیعاً یطیننا بایم
علیہ فمن عرف من الامۃ واحب حق امامہ وجد

خلاوة ایمانہ و علم فضل طلاوة اسلامہ لان
 نصب الامام علیا الخلقہ و حجۃ علی اہل ارضہ
 اللبۃ تاج الوقار و عشاہ نور الجبارین بسبب
 من السماء لا یقطع موادہ و لا ینال ما عندہ
 الا بحرقۃ اسبابہ و لا یقبل علیہ معرفۃ العباد الا
 بمعرفۃ الامام فهو عالم بما یرد علیہ من ملقات
 الوحی و معات السنن و مشتبہات القات
 فلیزل تبارک اللہ تعالیٰ تختارہم لخلقہ من
 والد الحسین من حق کل مام یصطفیہم ذلک
 و کل ما مضی منہم امام نصب اللہ لخلقہ من
 من عقبہ اما ما علیہا بنی و منار انیرا ائمۃ و
 من اللہ یجدون بالحق و یبعدون ذخیرۃ
 من ذذیت آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل
 علیہم السلام و صفوۃ من عترۃ محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ اصغرہم اللہ فی عالم الذر قبل خلق جسم محمد
 یمین عرشہ فجموا بالحکۃ فی علم الغیب عندہ و اعلم
 اللہ حیۃ الامم و دعا لہم الاسلام

علم کی چیزوں کو ظاہر فرمایا پس تمام امت میں سے جس کسی
 نے اپنے امام کو پہچان لیا اور اس کے حق کو قبول کر لیا اس
 نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا اور اسلام کی فضیلت کو سمجھ
 لیا کیونکہ اسی غرض سے خداوند عزوجل نے اپنی مخلوق
 کی ہدایت کے لئے امام کو بنایا اور اسی امام کو کل اہل
 زمین کے لئے حجت قرار دیا ہے اور اس کے سر پر عزت
 کا تاج رکھا اور اپنے نور کا کمال سے اسکا احاطہ کیا اور خود
 عرش سے اسکو ایسی مدد پہنچائی جو ختم ہونے والی نہیں ہے
 لے لوگو یہ سمجھ لو کہ سرکار خداوندی سے کیسے کوئی نہیں
 مل سکتا بجز ان کے توسل کے اور خداوند عالم نیکوئی
 جاننے سے اپنی معرفت کو قبول ہی نہ فرمائے گا تا وقتیکہ
 وہ معرفت امام ہی کے ذریعہ سے نہو، پس وہ امام ان
 تمام امور کا عالم ہے جو اس پر وارد ہوتے ہیں مثلاً وحی
 الہی، اور سرستہ راز اور شبہات قن اُسے اپنی مخلوق کے
 واسطے اولاد امام حسین کو امامت کے لئے منتخب فرمایا اور
 اسی طرح تا قیامت یکے بعد دیگر ان ہی میں سے امام مقرر
 اور ان ہی ائمہ کا علم واضح اور روشن ہوگا اور یہی
 لوگ ہوں گے جو خدا کے قتلے کی جانب سے سچی ہدایت
 کرنے والے ہوں گے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے،
 یجدون بالحق و یبعدون رسولہ اعراف پارہ
 رکوع ۱۰) یہ ہی ائمہ اولاد آدم اور ذریعہ ابراہیم و
 نوح و اسمعیل علیہم السلام ہیں اور نیز تمام آل محمدین
 بھترین ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انکو
 دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے ان کی روحوں کو منتخب فرمایا
 ان لوگوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ ان کے سینوں
 میں علم غیب کی کتبیں بنی ہوئی تھیں، اور اللہ تعالیٰ نے
 انکو باعث حیات مخلوق اور سون اسلام قرار دیا ہے

(۲۲) وفي عيون الاجبار، من ابى الصلت اليه ودخل
 الامام على الرضا ابن موسى كاظم عليه السلام الامام
 وحيد دهر ولا يد اينه احد ولا يعاد له عالم
 ولا يوجد منه بدل ولا له مثل ولا نظير مخصوص
 بالفضل كله من غير طلب منه له ولا اكتساب بل
 بل اختصاص من الفضل الوهاب من الذي يبلغ
 معرفته حقيقت الامام ويكنه اخلاقا كهيته من صفات
 العقل وتاهت العلوم ونها عزت العطاء وتقامت
 الحكما وعميت البقا عن وصف شان من شئونه
 او فضيلته من فضائله وكيف يوصف او ينعت
 بكمهمه او يفهم شي من امره فاین الاختيار من هذا
 واین ادراك العقول من هذا واین وجود من مثل هذا

(۲۲) کتاب بیون الاخبار میں ابی الصلت ہر وی سے مروی
 ہے کہ امام رضا ابن موسی کاظم نے فرمایا ہے کہ امام اپنے زمانہ
 کا وحید الدہر رہتا، ہوتا ہے نہ تو کوئی اس کا ہمسر ہوتا
 ہے اور نہ کسی کا علم اس سے زیادہ ہوتا ہے، نہ امام کا
 کوئی شخص مثل اور نظیر ہو سکتا وہ ان فضائل کے لئے
 مخصوص ہے کیونکہ بغیر طلب اور بغیر مشقت کتابتِ حرا
 ثت کے بل شان ان فضائل سے اس کو بہرہ مند نہ ہے
 پھر کون ہو سکتا ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ اسے معرفت
 امام حاصل کر لی ہے، ممکن ہے کہ کوئی یہ دعویٰ کرے کہ
 مجھے معرفت امام حاصل ہو گئی اسکا یہ دعویٰ تو کجا ان کی
 کسی ایک فضیلت کے سمجھنے اور بیان کرنے میں بھی عقلمند
 اور علوم حیران، اور اس میں بڑے بڑے نختہ سنج حقیق
 ہیں، اور حکما را اپنی کمزوریوں کے معترف اور ضعیف اور بیوقوف
 لوگ اپنی معذوری کے قائل، پس ایسے شخص کی شنا و
 صفت کیونکر بیان ہو سکتی ہے اور اسکے نکات کو کیسے کوئی
 سمجھ سکتا ہے اور اس جیسا مرتبہ کسی کو کہاں میسر ہے یہ
 وہ مرتبہ ہے جس کے سمجھنے کے لئے عقول انسانی بھی
 عاجز ہیں، پس ایسے امام کا مثل نہیں ہا نہ آ سکتا۔

(۲۳) کتاب بیج البلاغہ، امیر المؤمنین علیہ السلام کے اس
 خطبہ کا مضمون جو بعد فراغت جنگ صفین آپسے رشتہ و
 فرمایا اور جس میں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 متعلق یہ ہے، حضرات اہل بیت اسرارِ خدا کے محل
 اور امور الہی کے بجا اور مساوی اور علوم باری بھائی
 کے معدن اور اسکی حکمتوں کے مرجع اور اسکی کتابوں
 کے مخزن اور اس کے دین کے حکم پہاڑ ہیں۔ ان ہی کے
 بقول خدا کے تقاضے دین کی نشت کو سیدھا کیا
 اور اسکے بازوؤں کے رشتہ کو دھڑکیا، آل محمد جیسا

(۲۳) فی بیج البلاغۃ قال امیر المؤمنین علی علیہ السلام
 فی خطبۃ بعد النصارۃ من صفین یدکر آل محمد
 علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم ہر موضع سر لا لجاء
 امرہ وعبیۃ علیہ مویں حکمتہ وکون کتبہ وعبان
 دینہ بحکمہ اقامہ اخنساء ظہرہ واذہب ارتعاجہ
 لا یقاس بآل محمد من ہذہ الامۃ احد ولا یستوی
 جمہن جہن نعمتہ علیہا ابدلہم اساس الدین واد
 الیقین الیہم یضی الغالی وبعہم یلحق التالی ولہم خصائص
 حق الوکایہ وفیہم الوصیۃ والورثۃ الا ان اذ

رجع الحق الى اهله ونقل الى منفقته
(صفحہ ۳۸) نجم الثلا

دنیا میں کوئی نہیں اور ہدایت یافتہ لوگ ہدایت کرنے والے
گروہ کے برابر کب ہو سکتے ہیں، پس یہ ہے حضرات اسلام
کی بنیاد اور ایمان کے ستون ہیں،
دین میں سبقت کرنے والا انہیں کا تو سل دھونڈتا ہو
اور جو دین میں پیچھے رہ گیا وہ اسی گروہ
سے ملحق ہو جائیگی سہی کرتا ہے اسی گروہ کے لئے امت مخصوص
ہے اور اسی کے لئے ان حضرت نے وصیت فرمائی، اور اسی
جماعت کو اپنا وارث بنایا، اب حق اپنے اہل کی طرف کو
پلٹا، اور اپنے مرکز اصلی کی طرف منتقل ہو لہے دلیبی
خلافت ظاہری پر آپ کا تسلط ہوا ہے (یہ اشد نہایت
عز سے سمجھنے کے قابل ہے)

(۲۴) اسی طرح جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے ایک خطبہ
کا جزویہ ہے کہ یہ ائمہ اہلبیت بقا مینا کا باعث ہیں، اور
یہی ہیں جنہوں نے بندگان خدا کو خدا کی شناخت کرائی کوئی
شخص جنت میں داخل نہ ہو گا جب تک ان ائمہ کی شناخت نہ ہو
نہو اور خود بھی یہ ائمہ اسکو نہ جانتے ہوں۔ نہ کوئی شخص
دوزخ میں داخل ہو گا بجز اس بل فیصیب و بد بخت کے جسکو
اس جماعت سے کراہت ہو اور جس سے یہ ائمہ خود بھی نفرت
کرتے ہوں (ناظرین نہایت ٹھنڈے دل سے غور کریں)
(۲۵) اسی طرح کتاب بیخ البلاغ میں جناب امیر المؤمنین کو
خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے جو اپنے فضائل ائمہ آل محمد کے
مستحق بیان فرمایا، ہمارے ہی دوسرے تمام لوگوں نے
رکفر کی تاریخوں سے نجات پائی اور ہماری ہی وجہ سے
تم نے (اسلام) کے بلند مرتبہ پر رفعت حاصل کی اور
ہمارے صدقہ سے تمہاری شہائے تاریک کو صبح کا نور
نصیب ہوا۔ جسے خداوند عالم نے مجھے راہ حق دکھائی
میں نے کبھی اسکی بزرگ ہستی کی نسبت شک نہیں کیا

(۲۴) ومن خطبة ائمة فواملہ علی خلقہ
وعرفانہ علی عبادہ لا یدخل الجنة الا من
عرفہم وعرفوہ ولا یدخل النار الا من نکرہم
وانکرہم

(۲۵) ایضا من خطبة بنی اہتدیتم فی الظلماء
وانستتم العلیاء ویناعن فجرتہ عن الساروا
شککت فی الحق مذا ریتہ لہم روجہ موسیٰ حیفہ
علی نفسہ بل اشفق من خلایئہ الجہان اول الصلا

اور بے دنیا و کلمہ منہ سے نہیں نکالتے، اور ان کا بورھا
فرد بھی بورھا نہیں ہوتا۔

لے لوگو جن امور کو تم نہیں جانتے انہیں گفتگو ہی نہ کرو
کیونکہ زیادہ تر حق ان ہی امور میں جو حکوتم نہیں جانتے اور
ایسے شخص کو معذور رکھو جبکہ برخلاف تمہارے پاس ثبوت
نہیں ہے اور وہ ایسا شخص ہیں جن میں حق سے دریافت
کرتا ہوں کہ کیا میں تمہارے ساتھ نفل اکبر در قرآن، کے
موافق عمل نہیں کیا اور کیا میں نے تمہاری ہدایت کے لئے
نفل صغر دینی عزت نبی، کو نہیں چھوڑا، اور کیا تمہارے
درمیان میں نے ایمان کے جذبے نہیں گارنئے
اور تم کو حلال و حرام خدا سے آگاہ نہیں کیا، اور کیا میں نے
تم کو ازراہ عدالت امن و آرام کا لباس نہیں پہنایا اور
اپنے قول و فعل سے نیک کاموں کا فرش تمہارے واسطی
نہیں بچھایا، اور کیا میں تم لوگوں کے ساتھ اخلاقی کرمانہ
نہیں برستے، پس جن معاملات کو نہ تو تم دیکھ سکتے ہو اور نہ
سمجھ سکتے ہو ان میں رائے کو دخل نہ دو کیونکہ تمہاری
بصارت اور فکر کو ان کی پہنچ تک رسائی ہی نہیں ہے

۴۷۔ حضرت امیر المومنینؑ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ بھی ہے
اپنے نبیؐ کے اہل بیت کی طرف دیکھو اور ان ہی کے طریقہ
کی پیروی کرو اور ان ہی کے قدم بقدم چلو وہ تم کو راہ ہدایت
سے باہر نہیں لیجائے تیں اور نہ تم کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں
پس جب وہ جمع ہوں تم بھی جمع ہو جاؤ، اور جب وہ
اٹھیں تو تم بھی اٹھو اور اپنے پیشینہ پر گزرتے ہو، ورنہ
گمراہ ہو جاؤ گے اور ان سے بچو، اگر ان سے
بچو رہو گے تو ہلاکت میں پڑو گے،

۴۸۔ حضرت امیرؑ کے خطبہ کا ایک جزو، اندرین حال
یہ ہے کہ کلمہ بخت نبوت میں اور منزل رسالت اور شریعت نبوت

۴۷۔ ومن كلامه ايضا انظروا اهل بيت نبیکم
فالزموا سمتهم واتبعوا اثرهم فلن یخرجکم من هدیکم
ولن یبیدوکم فی رموی فان لبیدوا فالبیدوا
فمضوا فامضوا ولا تسبقواهم فقلوا ولا تساخروا
عنهم فقلوا

۴۸۔ ومن خطبته عن شجرة النبوة وحط الرسل
وتخلف الولا کلمة ومعدن العلم وینا بیم الحکمنا صرنا

وَمَا يَنْظُرُ الرَّحْمَةُ وَعَدْنَا وَمَبْعُثْنَا يَنْظُرُ السُّطُورَةُ،

کی جگہ اور علم کی کان، اور حکمت کے چہنٹے ہیں، ہمارے مددگار اور مجب، رحمت کے امیدوار اور ہمارے دشمن اور ہم سے نفی کرکے وہ اسے عذاب الہی کے منتظر ہیں،

۲۹۔ حضرت امیر المؤمنینؑ کے خطبہ کا ایک جزو یہ بھی ہے غفر فیہ میرے بعد ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں حق سے زیادہ کوئی چیز پوشیدہ اور باطل سے زیادہ کوئی شے ظاہر نہ ہوگی اور خدا اور سوکھا پر بتان بہت ہی زیادہ ہوگا اور ہوتے (قرآن) سے بہتر کچھ نہ ہوگا بشرطیکہ اسکو اس طرح پڑھا جائے جیسا اسکے پڑھنے کا حق ہے اور جب اس قرآن ہی میں تغیر تبدیل کرو یا جائے تو اس سے زیادہ بیش قیمت کون سی شے ہوگی جس کا کم ہونا نقصان رساں ہو۔

اور نہ اسوقت دنیا میں نیکی سے بدتر اور گناہ سے خوشتر کوئی شے ہوگی اور سمجھ لو کہ جو کچھ تم نیکی کو چاہتے ہی نہیں کہتے تم نیکی کرنے والوں کو کیسے شناخت کر سکتے ہو۔ کتاب خدا کی عہد و پیمان کو تم اختیار ہی نہیں کرتے لہذا تم اور ایسے لوگوں کو جو اس سے غافل ہیں کیسے پہچان سکتے ہو تم کو خود بھی قرآن سے کچھ یاد نہیں لہذا تم کو کیا جزا ہے کہ او کس کس نے اسکو پس پشت ڈال دیا ہے، پس قرآن کے مطالب دریافت کرنے کے لئے تم اسکے اہل سے دریافت کرو کیونکہ وہ علم، زندگی میں اور جہالت کی موت یعنی علم ان صاحبان کی وجہ سے زندہ ہے اور جہالت ان کے دماغ میں مردہ ہے، وہ قرآن کے اہل ایسے لوگ ہیں کہ جن کے علم کا حال انکے حکموں سے ہی ظاہر ہے، انکی خاموشی انکی تقریر کا پتہ دیتی ہے اسی طرح انکا ظاہر ان کے باطن کا نشان دیتا ہے وہ معاملات دین میں شرح سے مخالفت نہیں کرتے اور نہ احکام دین میں باہم مختلف ہیں وہ ہی لوگ اسلام کے پشتیبان ہیں اور وہی فریاد و ندی

۲۹۔ ومن خطبہ امیر السیاقی من بعدی زہان میں غفر فیہ میں اذنی من الحق ولا اظہر من الباطل ولا کفر من الذل رب علی اللہ ورسولہ ولیس عند ذلک الا سلفنا ابیر من الکتاب اذ انزل حق تلو وتہ ولا انفق منہ عما اذا حزن عن مواضعہ ولا فی البلا وشی انکر من المعروف ولا عن من المنکر واعلم انکم لہ لغرفوا المرشید حتی لغرفوا الذی ترکہ من تاخذنا بميثاق الکتاب حتی لغرفوا الذی نقیضہ وینسکوا بہ حتی لغرفوا الذی یبیدہ فلیتمسوا ذالک من عند اہلہ فانکم عیش العبد وموت السجیل ہمد الذین یخیر کما حکمہم من علمہم وصما تم عن منطقہم وظاہرہم عن باطنہم لا یخالفون الدین ولا یخالفون فیہ ہم دعا لہم الاسلام وولایہم الاعتصام بہم عاد الحق فی نصابہ وانزج الباطل من مقامہ وانقطع شأ عن منبتہ عقلوا الذین عقل وعایتہ وریعایتہ لا عقل جماع وروایتہ وان رواۃ العلم کثیرہ وریعایتہ قلیلہ ہو سینہم شاہد صادق وصامت ناصقہ

حاصل کر نیکا وسیلہ ہیں، اُن ہی کی وجہ سے حق اپنے
ٹھکانہ پر پہنچ گیا۔ اور انہی کی برکت سے باطل اپنے مقام
سے خارج ہو گیا اور اسکی زبان بھی جڑ سے اکھاڑی جا چکی
ابنی لوگوں نے دین اس طرح معذور رکھا ہے جیسا کہ حافظ
کا فرض ہے اور کسی شے والے یا روایت کرنے والے پر
تعمیم نہیں رکھا علم کی روایت کرنے والے تو بہت ہیں
لیکن علم کی رعایت کرنے والے بہت کم ہیں اور ان میں
شمار صادق ہیں اور صامت ناظم بھی فقط

بعض شخص کو دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہے، سکھ نہیں ہے

بٹے کے لئے صرف حضرت علیہ السلام کا یہ خطبہ کافی ہے

۳۰۔ حضرت امیر المومنین کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے ہم اہل

بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہداء اور صحابہ سلام ہیں اور

اسلام، کے گھرنے اور دوازہ ہیں اور گھر میں سوائے

وہ دوازہ کے اور کسی طرح داخل نہیں ہوا جاسکتا اور بعض

غیر دوازہ کے گھر میں داخل ہو اسی کو چور کہتے ہیں (سختاب)

۳۱۔ حضرت امیر کے ایک خطبہ کا جزو یہ ہے،

ان ہی اہمیت میں ایمان کی کرامتیں ہیں اور ان ہی میں

خدا کے رحمان کے خزانے مخفی ہیں۔ جب یہ منہ نہ بولتے

ہیں تو سچی بات کہتے ہیں اور جب یہ خاموشی اختیار کرتے

ہیں تو اس صفت میں بھی لسنے کوئی بڑا نہیں سکتا۔

۳۲۔ حضرت امیر المومنین کے ایک خطبہ میں ہے یہ بھی ایک

ہے اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اپنی اور اپنے پیغمبر کی اطاعت پر

بنادے اور تم کو اور تم کو اپنے فضل سے معاون فرمائے تم

جیکے زمین پر رہو تب تک بلاؤں پر صبر کرتے رہو۔

(اے لوگو) تم اپنے ماتوں اور اپنی تلواریں کو اپنے

حرکت نہ دو اور زبان کی پیا لپی سے بھی باز رہو اور جب

تم خدا کے قاتلے ظہری کر نیکا حکم سے تم مطلق ظہری

۳۰۔ من خطبۃ حق الشعائر والاصحاب والحق نفا

والا لواب ولا تویی البیوت الا من ابواکھا من

اتھا من عتیر ابواکھا سارق

۳۱۔ منھا فیہم کریم الایمان وھم کنوز المجات

ان نطقوا صدقوا وان صمتوا لیسبقوا

۳۲۔ ومن خطبۃ استغنا اللہ وایاک لبطاعۃ عطا

رسولہ وحقنا وعدک فیقول اللہ ورحمۃ النہم الارض

واصدروا علی البلاء ولا تحکوا بایہدیکر سیدوکر دھو

السنیکہ ولا تہتجوا ما لہ تعالیٰ اللہ نکر فاند من مات

منکرم علیہ ذلہ وھو علی دھر فند حق دتہ وحق رسولہ و

اہلبیتہ مات شھید وودع اجر علی اللہ وامتہ جب

ثواب ما نری من صالحہ عملہ وقامت البیتہ مقام

اصلاً لبسيفه فان كل شي مدة واجل ،

اگر تم میں سے کسی کی موت آگئی اور اس مرنے والے کو معرفت خدا اور رسول اور معرفت الہیت پر بھی حاصل ہو گئی تو اس کی موت بالکل ایک شہید پر راہ خدا کی سی موت ہو گئی اور ان اعمال صالحہ کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اگر ان اعمال کو تو لو اس سے حاصل کر لی نیت کی گئی ہے، لیکن موت نہیں حاصل ہونے کا موقع نہ دے، کیونکہ خدا نے ہر چیز کے لئے ایک مدت اور وقت مقرر کیا ہے، تو صرف نیت اس عمل کے قائم مقام بھی جائے گی،

۳۳۔ حضرت امیر المومنین کی گفتگو کبیل بن زیاد الغنی کے ساتھ،

کبیل بن زیاد کہتے ہیں کہ ہیر المومنین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو کل کی طرف لیچے جب صبر میں بیٹھے تو حضرت نے ایک ٹھنڈا سانس کھینچا اور فرمایا کہ کبیل یہ ہمارے قلب غرور و ظلم ہیں اور بہترین غرور وہی ہے جو علم کی حفاظت کر لیں جو کچھ میں کہتا ہوں یا د رکھنا، آدمیوں کے تین ہتھام ہیں، ایک عالم ربانی (جو معرفت الہی کو جانتا ہو) دوسرا عالم جو نجات اور بخشش کے راستہ پر چل رہا ہے اگر کہیں ہے تیسرے عام لوگ ہیں جو نہ تو عالم ہیں نہ متعلم اور وہ بہت ہمت اور حمت ہیں، کیونکہ ہر شخص کی آواز کے پیچھے جو جیتے ہیں، اور ہر بزرگے رخ پھر جاتے ہیں لیکن جو نور علم سے کچھ بھی روشنی حاصل نہیں کی اور دین کے مضبوط اور محکم رکن سے پناہ نہیں لی،

اے کبیل علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور توحید کو مال کی مال خرچ کر نیسے کم ہو جاتا ہے اور علم غنی سے بڑھتا ہے اور مال کا پروردہ مال کے ساتھ فنا ہو جاتا ہے اے کبیل علم کا حاصل کرنا عین دین و ایمان ہے کہ ہر فرد اپنے

۳۴۔ ومن كلامه تكميل بن زياد الغني

قال كميل بن زياد اخذ امير المؤمنين علي بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ بيدى فاخرجنى الى الجبابة فلما اصحرت نفس السبعين ثم قال يا كميل ان هذا القلوب وعينها خير من عاها فاخضع عنى ما اقول لك اناس مثلكة عالم ربانى ومتعلم على سبيل النجات ويحج دعاء اتباع كل تاجر يميلون مع كل يميل يستضيءوا بنور العلم ولم يلحق الى ركن وثيق - يا كميل العلم خير من المال والمعلم خير منك وانت خير من المال - والمال تنقصه النفقة والعلم يزكو على الاتفاق وصنيع المال يزول بزواله - يا كميل معرفت العلم دين يداين به يكسب الانسان الطاعة في حياته وجمل الاخرة بعد وفاته - والعلم حاكم والمال محكوم عليه - يا كميل صلت خزان الاموال وهم احياء والعلماء باونهم اموات مابق الدهر عيانهم مفقود واصنافهم في القلوب موحدة هئان همنا العلماء حيا واثنا ربيد الى صدره المكرم المباركين لو اصبحت له جملة بل اصبحت فظنا عتروا من عليه مستعملوا لانا

الدین لدنیا مستظہر انعم اللہ علی عبادہ دجیت علی
اولیائہ او متقاد الحمد للہ الحق لا بصیرۃ لہ اخائہ
نیقدح الشک فی قلبہ لاول عارض من شہدۃ الا
لاذ ان او منہو مایا اللہ سلس القیاد
للشہوۃ و مع فایا ہجم والہ دخالنیا مرایۃ
الذین شی افرا ب شہا اجم الامام فسا یکن الذین العلم
جاملہ الام بل لا تخلو الاضمر من قائم الحجۃ اما ظاہر شہادۃ
غیر اللہ بل شہادۃ بنیانہ و کمذا و این اولئک واللہ
الاولون عدد ا ولا عظمون قلایم یحفظ اللہ حجۃ
وبنیا نہ حتر لودعوها نطائرہم ویزعوها فی قلوب
اشباہہم حجۃ ہم العلم علی حقیقۃ البصر و یا شروا
روح الیقین واستلا لوما استوع کلمتون وانسو
بما استہجر منہ المجاہلون و صحبہ الدنیا ب لہ
ارواحہا معلقۃ بالحل الالعل اولئک خلق اللہ
فی ارضہ والدعاء الی دینہ الہ الا شوقا الی دیکم
یا کمیل النصف اذا شئت انتہ فہم البلاغتہ

ہے اور اسی علم سے انسان کو زندگی میں تو اطاعت مہر و
حاصل ہوتی ہے اور مر جائیکے بعد اسکا ذکر جمیل باقی رہتا
ہے پس علم حاکم اور ماں محکوم ہے،
لے کیل مال کے جمع کرنیوالے عذاب کی زنجیروں میں
گرفتار ہیں حالانکہ وہ زندہ ہیں اور صاحبان علم جن تک
دنیا باقی ہے زندہ ہی رہینگے، البتہ ان کے جسم فنا ہو جائیگا
لیکن ان کی صورتیں ضرور دونوں موجود رہیں گی،
آگاہ ہولے کیل کہ اس مکان کا اشارہ فرمایا اپنے سینہ کی
طرف، میں ایک علم کا خزانہ ہے، کاش میں کسی شخص
کو پالیتا جو اس علم کا اٹھائے والا ہو تاکہ مجھے ملا بھی تو ہیا
عقل نہ ملا سپر بھر وسر اور اطمینان نہیں ہو سکتا وہ الدین
(عقل) کو دنیا کیلے استعمال کر لے اور خدا کی نعمتوں اور
اپنی لایحی تقریروں کے ذریعہ سے اسکے بندوں اور اسکے
دوستوں اور فرمانبرداروں پر غلبہ حاصل کر لیا خواہ شہنشاہی یا
ایسا شخص ملا جو ان حق کے اٹھائے والوں یعنی علماء کا مقلد ہو
اور حق کی اطراف و جواب میں سلی نظر ہی نہیں جاتی اسکے
دلیس اول ہی عارض ہو نیوالے شک میں شہر پڑ جاتا ہے
آگاہ ہولے کیل نہ تو وہ شخص اس علم کے سکھنے کی قابلیت
رکھتا ہے اور نہ یہ (نابینا مقلد) اب ایک شخص نظر آیا
جو خواہشات نفس امارہ کا مطیع ہے پھر جو نظری تو مال
و دولت کا جمع کرنیوالا دکھائی دیا یہ دونوں شخص بھی
کسی خیر میں دین کی سعایت کرنیوالے نہیں، لہذا یہ
دونوں چوپایوں کی مثل ہیں اسی طرح عالمونے مرغیے
علم بھی فنا ہو جاتا ہے، یا رہا تیری زمین تیرے خلیفہ
سے حالی نہیں رہتی خواہ تو وہ ظاہر بظاہر وجود
ہو یا وہ خوف کی وجہ سے لوگوں کی نظر سے پوشیدہ
ہو (اور یہ پوشیدگی حکما اس وجہ سے ہوئے) کہ۔

مخالفت اس محبت اور مخلوق کے اعمال کے نگران کو مضائقہ
کروانے کے لئے طیار نہ ہو جائیں۔

کہاں ہیں وہ لوگ (یعنی گروہ آمنہ اہلبیتؑ) ہمتم خدا کی
ان کی تعداد بہت قلیل ہے لیکن وہ مرتبہ میں بہت ہی
عظیم ہیں، ان ہی کے سبب پروردگار اپنی دیگر مخلوق
اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے جسے کہ وہ لوگ ان جنوں
اور بنیات کو ایسے ایک دوسرے کی سپرد کرتے ہیں جو
خود ان ہی کے مانند ہوں اور ایسے ہی لوگوں کے قلب
میں ان کی تحریری کرتے ہیں جو اخلاق اور افعال میں
ان کے مشابہ ہوں اور یہ ہی گروہ اہلبیت علم اور عقل کے
مستہی ہیں اور یہ ہی بصیرت حقیقی پر قائم ہیں اور یہ ہی لذت
وراحت علم لائق کے مباشر ہیں، انھوں نے ان جنوں اور
مشتقوں کو آسان سمجھ لیا ہے جن میں ناز و نعمت میں یہ ہو
لوگ دشوار شمار کرتے ہیں، اور یہ جماعت بزرگ اس خیر سے
مانوس ہے جس سے نادانوں اور جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے
اس گروہ کے جہم تو دنیا میں ہیں لیکن انکی روحیں مقام
اعلیٰ پر ہیں۔ یہ ہی گروہ زمین خدا پر خدائے قلم کے
خلیفہ اور لوگوں کو اس کے دین کے جانب بلانے والا ہے
اُن میں اُن کے ویدار کا کس قدر شائق ہوں،

اچھا اب کلام تمام ہوا، (لے کیل) تو جہاں چاہے
چلا جا۔ مضمون پنج البلاغہ ختم ہوا۔

۴۴- کتاب غزوات حکم میں دامیر المؤمنین علی بن ابیطالب
فرماتے ہیں، ہے کہ یقیناً لا الہ الا اللہ (یعنی کل طبیعہ کے
لئے جہد شر لفظ میں اور بالتحقیق میں اور میری اولاد اس
کل طبیعہ کی شریک ہیں) یعنی صرف کل طبیعہ لیا کافی نہیں
ہے نہ وہ فائدہ دے سکتا ہے جب تک کہ کل طبیعہ دلا
مجھے اور میری اولاد کو امام حق تسلیم نہ کرے، اور یہ شریک

۴۴- فی غزوات الحکمہ

ان لا الہ الا اللہ شریکاً وانى وذینى من شر طہا
ان امرنا صعب مستصعب لا یجتمہ الاعمال حق
اللہ قلباً بان ولا لقی حدیثاً الا صدقاً و صبیحہ و جلال
ہر بیذ ان اللہ سبحانہ قد اوضح سبیل الحق و انار
سبیلہ فمفوضہ لا ذمۃ او سعادتہ وائمہ انا تقسیم النام

وخازن الحیان وصاحب الخوض وصاحب الاعراف
ولیس منا اهل البیت امام الاھل و عارف باھل
ولا یتہ و ذالک قول اللہ تعالیٰ امانت منذر
وکل قورھاذاً انا یعسوب المؤمنین و الممال علیہ
الضیاء انی اھلی بنبیۃ من ربی و بصیرۃ من دینی
و یقین من امری الی لعل جادۃ الحق و انھم
لعل من لہ الباطل اقول ما یتعون و استغفر لہم
لی دکر لا ینوز بالنجات الا من قام بشیر الطالین

بڑی سخت ہیں اور دشواری کے ساتھ سمجھ میں آتی ہیں
اور ان شرائط کا کوئی متحمل نہیں ہو سکتا۔ بجز اس مومن کے
جس کے قلب کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کے متعلق امتحان کیا
ہو، اور ہماری احادیث بجز ان لوگوں کے جو امین ہوں
اور صاحبان اخلاق عظیم ہوں اور کسی کو یاد ہی نہیں
سکتیں، کیونکہ خداوند عالم نے رادہست کی بہت ہی فتح
اور نورانی دنیا ہے، اور اس راہِ راست کے واضح کر دینے
جانے کے بعد انسان کے لئے یا تو ہمیشہ کے لئے شقاوت ہی
شقاوت ہی اور یا سعادت ہی سعادت ہے۔

دیکھو آپ فرماتے ہیں، میں ہی آتشِ جہنم کو تقسیم کر بیٹولا
ہوں، اور میں ہی خزانہ دارِ جنت، اور میں ہی ہوں تمنا
حوض (کوثر مراد ہے) اور میں ہی صاحبِ عرفا ہوں
(رو علی الاعراف رجال یعرفون کلہا بہاھم سورہ
اعراف پارہ ۵ (۸) رکوع ۱۳۶)

اور اعراف پر ایسے لوگ ہوں گے کہ ہر شخص کو اپنی پیشانی سے
شناخت کریں گے،

شہرِ معصومِ نبویؐ نے اپنی تغیر میں کھاس ہے کہ یہ لوگ آج بھی
اور عباسؑ اور جعفرؑ نیا رہیں گے، کیونکہ یہی لوگ صاحبِ
اعراف ہیں، ہم البیت میں سے کوئی بھی، مہربان نہیں
ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ انہی محبت کے لئے کون کون
موزوں ہے چنانچہ اس آیت امانت منذر درجِ کل فہم
ہاں کی یہ ہی تغیر ہے (سورہ عدل پارہ ۵، رکوع ۷۰)
(ترجمہ) اسکے سوا نہیں ہے کہ اے محمدؐ تو تو عذابِ خدا سے
ڈرنا تو اہل ہے اور ہر قوم کے لئے ایک راہ دکھلانے والا ہے
اس کی تغیر درمغفور سیوطی میں بڑی طوالت سے بھیجی ہے
اور بیجا خلاصہ یہ ہو کہ ہادی سے مراد علیؑ ہیں۔

پہر آپ دہاتے ہیں کہ میں جی ایہ لموئیں ہیں، اور دنیا

مال و دولت فاجر لوگوں کے امیر ہیں اور کہ میں اپنے
رہنے صاف راستہ پر ہوں اور دین سے آگاہ ہوں
اور مجھے اپنے امرو لایت کا یقین کامل ہے میں یقیناً
راہ راست پر ہوں اور وہ (مخالفت) باطل پر
میں جو کچھ کہتا ہوں وہ سب سچے ہیں، میں اپنی او
تہاری مغفرت کے لئے خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا
ہوں، تا وقتیکہ انسان شرائط ایمان پر قائم نہ ہو،
وہ اپنی نجات پر فائز نہیں ہو سکتا (یعنی بغیر میرے
اور میری دریت کی امانت کے تسلیم کر نیکی ایمان نہ ہو)
۳۵- ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں یہ ایت کی
سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(الف) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمد سے محبت رکھ کر ہوگا
اس کی موت شہید کی سی موت ہے،

(ب) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمد پر محبت رکھ کر مرے گا وہ
مغفرت شدہ مرے گا،

(ج) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمد کی محبت میں فوت ہوگا
وہ توبہ کردہ فوت ہوگا،

(د) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمد کی محبت ہوگا وہ مومن اور
کامل الایمان ہو کر مرے گا،

(۵) آگاہ ہو کہ جو شخص آل محمد سے محبت رکھتا ہو امرے گا
اسکو ملک الموت بہشت کی بشارت دیں گے اور پھر یہی
بشارت سنو و تکیر دیں گے۔

(و) آگاہ رہو کہ جو شخص فوت ہوگا آل محمد کی محبت دل
میں لئے ہوئے اسکو بہشت میں اُسی طرح آراستہ کر کے لیجائیں
گے جیسا کہ مومن کو شوہر کے گھر لیجاتے ہیں،

(ز) آگاہ رہو کہ جو شخص مرا محبت آل محمد پر اللہ تعالیٰ کی

۳۵- أخرجه أبو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ لیسنل عن
قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ الجلی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،
الف، الاومن مات علی حب محمد مات شہیداً،

(ب) الاومن مات علی حب آل محمد مات مغفوراً

(ج) الاومن مات علی حب آل محمد مات ثاباً،

(د) الاومن مات علی حب آل محمد مات مؤمناً
مستکمل الایمان،

(۵) علی ومن مات علی حب آل محمد بشراً ملک
الموت بالجنة ثم منکر و نکیر،

(و) الاومن مات علی حب آل محمد یزف الی الجنة
کما تزف العرو من الی بیت زوجھا

(ز) الاومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ ذقار

قبر کا ملائکہ الرحمت،

(رح) الاومن مات علی حب آل محمد مات فی السنۃ
والجماعۃ،

قبر پر زیارت کے لئے فرشتگان رحمت کو بھیجے گا،

(رح) آگاہ ہو کہ جو شخص مرا محبت آل محمد پر وہ مرا طریقہ
سنت و اجماعت پر،

(اگر میں یہاں یہ اشعار عرض کر دوں تو ناموزوں
ہوں گے) (اشعار)

چوں تیشہ مباحش جملہ بر خود متراش

چوں رندہ ز کارِ خوش بے بہرہ باش

تعلیم زارہ گیر در علم حدیث

چیزے جود میکش و چیزے می پاش

ترجمہ: بسولہ کی طرح مت ہو کہ وہ سب کچھ اپنے ہی

رُخ گراتا ہے، اور رندے کی طرح سب کچھ دوسروں

ہی کی جانب نہ پھینکتے رہو،

بلکہ علم حدیث میں آ رہ کی طرح بنے رہو کہ وہ کچھ اپنے

ساتھ لے ڈالتا ہے اور دوسروں کو بھی محروم

نہیں رکھتا، مترجم)

(ط) آگاہ رہو کہ جو شخص مرا آل محمد سے مخالف ہو کہ

اس کی دونوں ٹکھوں کے درمیان قیامت کے دن یکٹا

ہوا ہو گا۔ یہ شخص رحمت خدا سے محروم ہے،

(دی) آگاہ رہو جو شخص مرا مخالفت آل محمد سے میں

لے جوئے وہ کافر مرا

(رک) آگاہ رہو کہ جو شخص مرا بغض آل محمد پر اس کو ہت

کی بونصیب نہو گی،

۴۳- اس حدیث (نمبر ۵۳) کو صحیحی نے ان ہی الفاظ

کے ساتھ بیان کیا ہے اور کتاب ہائے فضل الخطاب

دروغ البیان میں بھی بحشیہ نقل ہوئی ہے،

(ط) الاومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیۃ

مکتوباً بین عینی، ایسے من رحمۃ اللہ،

(دی) الاومن مات علی بغض آل محمد مات کاذباً،

(رک) الاومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ

الجنتۃ،

۴۴- ایضاً اخراجہ الجویینی بلفظہ و تقدیر فصل

الخطاب و روح البیان۔

تمت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ حَمَامٍ

باب چہارم تضمن بر احادیث سفینۃ نوح و خطۃ بنی اسرائیل و حدیث الثقلین و حدیث یثیاء یوم غدیر
(۱۰) کتاب شام از المصباح میرزا علی دہلوی سے روایت ہے کہ اس نے دراز کتب کو پڑھا کہ در ایام تنہا بیت سخت قسم ہے کہ اگر میرزا نے خود سنا ہے کہ جناب ربہ بخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اے لوگو! اہل بیت باقی الیہ ہیں جیسے حضرت نوح کی کشتی کہ جو کوئی اس کشتی میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس میں نہ سوار ہوا وہ ہلاک ہو گیا،

امام احمد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور کتاب جمع الفوائد میں ابن زبیر نے مرفوعاً یہ عبارت لکھی ہے کہ میرے اہل بیت تم لوگوں میں کشتی نوح کی طرح ہیں کہ جو شخص اس میں چڑھ گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس کشتی سے علیحدگی اختیار کی وہ ڈوب گیا
۲۔ بزائے بھی یہی حدیث (تبر۱) بیان کی ہے اور کتاب اوسط میں یہ ہے اس منافیہ کے ساتھ روایت ہوئی ہے "یہ یقینی امر ہے کہ میرے اہل بیت تم لوگوں کے درمیان مثل باب خطۃ بنی اسرائیل ہیں، خطۃ بنی اسرائیل کا ذکر قرآن شریف کے سورہ اعراف پارہ (۹) رکوع ۱۰ میں ہے،

بنی اسرائیل کو حکم الہی ہوا تھا کہ وہ مقام موضع ارجا کے دروازہ میں جب داخل ہوں تو سجدہ کرتے ہوئے

الباب الرابع فی حدیث سفینۃ نوح و باب خطۃ بنی اسرائیل و حدیث الثقلین و حدیث یثیاء یوم الغدیر (۱۰) فی مشکوٰۃ المصابیح عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال وھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مثل ھذبتی ذیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا ھلک، رواہ احمد و فی جمع الفوائد ابن زبیر رفعہ عن اھل بیت کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن ترکھا غرق،

۲۔ ابن زبیر و زاد فی الاوسط و انما مثل ھذبتی ذیکم کمثل باب خطۃ بنی اسرائیل من دخلہ غرق،

اور لفظ حطۃ منہ سے کہتے ہوئے داخل ہوں تاکہ ان کے گناہ معاف کر دے جائیں، پس ظاہر ہوا کہ حطۃ بنی اسرائیل سے وہ احاطہ مراد ہی جہاں داخل ہوتے ہی گناہ دور ہو جاتے ہیں، پس جو شخص اس احاطہ میں داخل ہوا اسکی مغفرت ہو گئی۔

۳۔ ابی طفیل نے ابی ذر سے جبکہ وہ باب خانہ کعبہ کو پھرے ہوئے تھے مرفوعاً حدیث بیان کی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یقیناً میرے اہل بیت تم لوگوں کے اندر مثل کشتی نوح ہیں اور کہ جو اس کشتی میں چڑھ گیا وہ بچ گیا اور جو اس سے باز رہا وہ ہلاک ہو گیا اور میرے اہل بیت باب حطۃ بنی اسرائیل بھی ہیں جو اس احاطہ میں داخل ہوا وہ بچا گیا،

یہ ہی حدیث بطرانی نے کتاب اوسط میں اور کتاب صغیر میں ابویعلیٰ نے اور احمد بن حنبل را امام حنبل نے ابو ذر سے روایت کی ہے۔ جمع الفوائد کی عبارت ختم ہوئی،

۴۔ اسی حدیث مندرجہ بالا کو بہت سے راویوں نے بیان کیا ہے جن کے نام عربی میں درج ہیں،

۵۔ اسی حدیث کو حموی نے بھی ابو سعید خدری سے باہیں اضافہ نقل کیا ہے ”یقیناً میرے اہل بیت تم میں مثل باب حطۃ بنی اسرائیل ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ بچا گیا،

۶۔ اسی طرح کتاب اوسط میں یہ حدیث ابویعلیٰ اور ترازو و طرانی نے نقل کی ہے اور صغیر میں ابو سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

۷۔ حموی نے زہیش بن المعتمر سے اور اس نے ابو ذر کو

۳۔ ابی طفیل، عن ابی ذر وهو اخذ بیاب الکعبۃ رفع ان مثل اہلبیت فیکم مثل سفینۃ نوح من ربکما حتی ومن تخلف عنہما هلك وان مثل اہلبیتی فیکم مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل ومن دخلہ غفر لہ،

۴۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط والصغیر ابویعلیٰ و احمد ابن حنبل عن ابی ذر انہما قالوا انک

۴۔ اخرجه الترازو ابن المغازی عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس عن سلم بن الکوثر وعن ابن المعتمر عن ابی ذر وعن سعید ابن المسیب،

۵۔ ایضاً اخرجه الحموی عن ابی سعید الخدری زیادة وانما مثل اہلبیت فیکم مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ،

۶۔ ایضاً اخرجه ابویعلیٰ والترازو والطبرانی فی الاوسط والصغیر عن ابی سعید الخدری حدیث الغنیۃ و باب الحطۃ،

۷۔ ایضاً الحموی اخرجه عن جیش ابن المعتمر عن ابی

واخرجه المائک فی فصول المهمة عن رافعه مولى ابی ذر
 واخرجه ايضا حديث سفينة الثعلبي والسمعاني ايضا
 عن سليم بن قيس الهلالي قال بيننا انا وجيش ابن
 المعتمر بمكة اذ قام ابو ذر واخذ بمحاضته باب الكعبة
 من عرفني فقد عرفني من لم يعرفني فانا حديد بن
 حنبل اذ ابو ذر فقال ايها الناس اني سمعت نبينا
 صلى الله عليه وسلم يقول مثل اهل بيتي فيكم مثل
 سفينة نوح من ركبها نجا ومن تركها هلك
 ويقول مثل اهل بيتي فيكم مثل باب حطه في
 بيتي اسلم من دخله عظمى ويقول اني نزلت
 فيكم ما ان تمسكنتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي
 ولن يفترقا حتى يرد علي الخوض،

روایت کی ہے اور اسی حدیث کو امام مالک نے کتاب فضول
 المهمہ میں سخی رافع غلام ابی ذر سے اور اسے خود ابی
 ذر سے روایت کیا ہے اور نیز حدیث سفینہ کو ثعلبی (یہ
 مشہور منسقر آن ۳۲۴ھ میں فوت ہوئے) اور سمعانی
 نے بھی سلیم ابن قیس ہلالی سے روایت کیا ہے اور کہا کہ
 کہ میں اور جمعیہ ابن المعتمر مکہ میں تھے اور کہ ابو ذر نے
 زنجیر و رخاۃ کعبہ کو پکڑ کر کہا تھا کہ لے حاضرین جو
 مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہے لیکن جو مجھے نہیں جانتا
 وہ اب جان لے کہ میں جنید بن جنادہ ابو ذر ہوں اور
 کہ لے جماعت حاضرین میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و
 سلمہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہل بیت تم لوگوں
 میں مثل کشتی حضرت نوح ہیں اور کہ تم میں سے جو اس
 کشتی میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جو کشتی سے پیچھے رہا
 وہ ہلاک ہوا۔

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ میرے اہل بیت باب حطہ بنی
 اسرائیل ہیں، تم میں سے جو اس حطہ میں داخل ہوا اسکی
 مغفرت ہو جائے گی،

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ میں تم لوگوں کے درمیان
 ایسی چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم ان کی پیروی کرتے رہو
 تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے کتاب خدا (یعنی قرآن) اور
 میری عترت اور یہ دونوں ایک دوسرے وابستہ ہیں
 کبھی علیہ علیہ نہ ہوں گے تا آنکہ وہ حوض کوثر پر پہنچے
 آئیں،

رفوٹ: یہ ظاہر ہے کہ پیغمبر بحکم الہی دین کے معاملات
 میں ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالتے تھے (و ما یطیق عن الہو
 ان ہو الا وحی یوحی) اگر کسی کو آپس شک ہو کہ قرآن اور پیغمبر
 پیغمبر کا ساتھ کیونکر ملے سکتا ہے تو میں عرض کرتا ہوں

من رکبها بنی ومن تخلف عنهما فرق ومثلکم
کمثل النجوم كلما غاب یطلم النجم الى یوم القیامة

میرا ظاہر ہے، (اے علیؑ) جس نے تیری اطاعت کی
اس نے سعادت حاصل کی اور جس نے تیری نافرمانی کی وہ
شقی ہے اور (اے علیؑ) اس نے نفع اٹھایا جس نے
تجھ سے ٹولا (محبت) کیا اور (اے علیؑ) جس نے
تجھ کو دشمن سمجھا وہ ہی نقصان میں رہا، اور وہ کامیاب
ہوا جس نے تیرا دامن پکڑا، اور (اے علیؑ) جس کسی
نے تجھ سے کنارہ کشی کی وہ ہلاک ہوا (اے علیؑ) تیری
اوتھیری اولاد سے میرے بعد جو ائمہ ہوں گے
ان کی مثال بالکل کشتی نوح کی سی ہے کہ جو اس پر
سوار ہوا وہ بچا، اور جو اس سے علیحدہ ہوا وہ غرق
اور (اے علیؑ) تم لوگوں (ائمہ اہل بیت) کی مثال
تارے ہیں کہ جب ان میں سے ایک غائب ہو جاتا ہے
تو فوراً دوسرا چمک پڑتا ہے اور تاقیامت یہی ہوتا ہے

فصل حدیث لین و حدیث یر

۹ کتاب صحیح مسلم میں زہیر ابن حرب و شجاع بن مخلد نے
اور ان دونوں نے ابن عیینہ سے حدیث روایت
کی ہے کہ زہیر نے کہا کہ یہ حدیث مجھ سے اسمعیل بن
ابراہیم نے نقل کی اور اس نے اسی حدیث کو ابوجان
اور یزید بن حبان سے اور کہا کہ میں اور حصین ابن
سیرۃ اور عمران بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب
ہم سب بیٹھ گئے تو حصین بولے کہ (اے زید) تم نے
بڑی سعادت حاصل کی کہ حضرت رسولؐ کو بحکم خود
دیکھا اور انحضرت سے حدیث بھی سنی اور ان کے ہمراہ
جہا ویں بھی شریک ہوئے، اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑ

۹ فی صحیح مسلم حدیث زہیر ابن حرب و شجاع ابن
مخلد جمیعاً عن ابی عیینہ قال زہیر حدیثی اسمعیل بن
ابراہیم قال حدیثی ابوجان و حدیثی یزید بن
حبان قال انطلقت انا و حصین ابن سیرۃ و
عمران بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیہ قال
حصین لقد لقیت یا زید خیراً کثیراً اذایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سمعت حدیثہ
و غزوت معہ و صلیت خلفہ حدیثاً یا زید ما
سمعت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال یا ابن ابی داؤد لقد کبرت سنی فقد عھد

ونسيت بعض الذی کنت اسی من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاحذثکم فاقولوا وما لا فلا
احذثکم یکتفونہ ثم قال قام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی
خما بین مکة والمدینۃ فحمد اللہ واشفی علیہ
ووعظ و ذکر ثم قال اما بعد الا ایہا الناس انما
انا بشرٌ لوشک ان یتخینہ رسولٌ بلی فاجیب وانا
تارک فیکم لتقلین او لہما کتاب اللہ فیہ الہدی
والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث
علی کتاب اللہ ووعظ فیہ ثم قال وثانیہما اہل
بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی۔ اذکرکم اللہ فی
فی اہلبیتی فقال لہ حصین ومن اہلبیتہ؟ البس
نساء من اہلبیتہ؟ قال نساء من اہلبیتہ
ولاکن اہلبیتہ من حرم الصدقۃ علیہ بعدہ
قال ومنہم؟ قال ہما آل علی وآل عقیل وآل
جعفر وآل عباس قال کل ہؤلاء حرم الصدقۃ
علیہم؟ قال نعم

دھاری خواہش ہے کہ) اے زید جو کچھ تمہیں حضرت کو
کلام (معجز بیان) سنا ہے اس سے تم کو بھی مستفید کرو
زید بولے کہ اے برادر زادے میں تمہیہ کہتا ہوں کہ
میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور عرصہ بھی بہت ہو گیا ہے
اور میں بعض امور ات بھول بھی گیا ہوں، لیکن جو
کچھ تم سے بیان کروں اسکو قبول کرو اور جو میں تم
سے بیان نہ کروں اسکے لئے تکلیف نہ دو، پھر زہیر
نے یہ کہنا شروع کیا،

کہ حضرت رسولؐ کا مقام خم غدیر پر جو مکہ اور مدینہ
کے درمیان ہے خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور
خدا نے تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور حاضرین کو
وعظ و نصیحت ارشاد فرمایا اور کہا

کہ اے لوگو آگاہ رہو کہ میں بھی ایک شہر ہوں اور
عنقریب میرے پاس خدا نے تلے کا قاصد آئے گا
رملک الموت مراد ہے اور جو حکم وہ لائے گا میں اس
کی تعمیل کروں گا۔

پھر فرمایا، میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں
جو ہدایت اور نور سے بڑے پس تم اس سے تمسک کرو
اپر حضرت نے بڑی رعبت و نائی،

پھر فرمایا کہ دو مری چیز میرے اہل بیت ہیں اور کہہ
ان (حضرات) اہل بیت کے بارے میں تمکو خدا یا د
دلانا ہوں پھر انا کہتا ہوں ان اہل بیت کے متعلق اسی
نقد کو دوبارہ تشرمایا (اپر) حصین نے (زید)
سے کہا کہ (اے زید) اہل بیت پیغمبر کون کون صاحب
ہیں اور کہ کیا ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں
کہا اہل بیت وہ ضرور ہیں لیکن اہل بیت نبی صرت
وہ لوگ ہیں جن چہ صدقہ حرام ہے، حصین نے کہا

۱۰۔ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ قال حدثنا محمد بن فضل وحدثنا اسحاق بن ابراہیم قالہ ابناؤنا جریر کلاہما عن ابی جہان بھذا الاسناد نحو حدیث اسمعیل وزاد فی الحدیث جریر کتاب اللہ فیہ لہدی والنور من استمسک بہ واخذ بہ کان علی اللہ ومن اخطاہ ضل،

۱۱۔ مسلموحدثنا محمد بن بکر ابن ربیع قال حدثنا حسان بن ابراہیم عن سعید وھو ابن مسروق عن یزید بن جہان عن زید بن ارقم قال دخلنا علیہ فقلنا لقد رايت خیرا لقد صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصليت خلفہ الحدیث بہ نحو حدیث ابی جہان غیر انہ قال الا واتی تارک فیکم التقلین احدهما کتاب اللہ عز وجل ہرجل اللہ من اتبعہ کان علی لہدی ومن ترک کان علی ضلالتہ و عترتی اہلبیتہ فیہ فقلنا من اہلبیتہ نسائہ؟ قال ایہم اللہ ان الماتۃ تكون مع الرجل العصر من اللہ ثم یطلقہا فترجع الی ایہما وقومہا واهل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلہ وعصبہ الذریت حرموا علیہم الصلوۃ

کہ وہ کون کون ہیں، زید پوئے کہ وہ اولاد علی علیہ السلام اولاد عقیل اور اولاد جعفر اور اولاد عباس ہیں، حصین نے پوچھا کہ کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے کہا کہ ہاں،

۱۰۔ ابو بکر بن شیبہ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مجھ کو محمد بن فضل نے بیان کیا اور اس سے اسحاق بن ابراہیم نے ذکر کیا کہ اور کہا کہ مجھ کو جریر نے مطلع کیا ہے اور ان کو ابی جہان سے یہ حدیث انہی کی اسناد کے ساتھ پہنچی ہے بطرز حدیث اسمعیل نہجہ بلا شیخ روایت کردہ جسیر میں یہ الفاظ اور بڑھ گئے ہیں،

”کتاب خدا جس میں ہدایت اور نور بھرا ہوا ہے، جس کسی نے کتاب خدا کو سمجھا لا اور پر عمل کیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس میں خطا کی وہ گمراہ ہو گیا،

۱۱۔ کتاب صحیح مسلم میں محمد بن بکر ابن ربیع سے حدیث لکھی ہے رباعی راویوں کے نام عربی میں درج ہیں، کہ حدیث بیان کی نحو الزید بن ارقم کہ ہم زید ابن تم کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے اسے کہا کہ تم نے بڑی سعادت حاصل کی کیونکہ تم نے حضرت رسول خدا کی صحبت پایا ہے اور ان حضرت کے پیچھے نماز پڑھی ہے تا آخر حدیث جو نمبر ۹ میں درج ہوئی ہے (زید نے کہا) فرمایا حضرت کہ ہو شیار ہو جاو کہ میں تمہارے پاس دو وزن دارچین پس چھوٹے جاتا ہوں اس کے ایک تو خدا کے عز وجل کی کتاب ہے اور وہ ہی خدائے تعالیٰ کی رسی ہے جو اس کا ابتلع کرے گا وہ ہدایت کی راہ پر ہو گا ورنہ گمراہ ہو گا دوسری شے میری محترمت اور میرے اہل بیت ہیں، پھر زید سے پوچھا گیا

کہ کچھ بہت کون لوگ ہیں ان میں ازواج و اعلیٰ ہیں
یا نہیں تو فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی قسم (انکی عورات اس
میں شامل نہیں ہیں) کیونکہ زوجہ ایک خاص مدت تک
آدمی سے تعلق رکھتی ہے اور جب عورت کو طلاق ہو جاتی
ہے تو وہ اپنے والدین اور اپنی قوم میں چل دیتی ہے
اور کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت الکی اولاد و نسل اب
۷۰ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے،

۴۱۔ احمد بن حنبل فی مسندہ قال حدثنا عفان
قال حدثنا حماد بن سلمہ عن زید بن علی بن ثابت
عن البراء بن عازب قال قال کنا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی سفر فکثر لنا غدر و خمر و نودی
فیما الصلوۃ جا معۃ فصل الظہر و أخذ بید علی
فقال الستم تعلمون انی اولى بالمؤمنین من انفسهم قالوا
بلی قال الستم تعلمون انی اولى بكل مؤمن من نفسه
قالوا بلی أخذ بید علی قال لھم کتبا لہ فاعلموا لہ
المہم وال من وال لہ و عاد من عاد لہ قال فلیقۃ
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قال ھذا لک یا بن
ابی طالب صیحت مولیٰ کل مؤمن و مؤمنۃ،
ایضاً الخرج ثعلبی ھذا الحدیث بلفظ عن البراء،

پھر علی کا نام لکھ کر فرمایا کہ میں نے تمہیں کیا ہے مولا ہوں
یہ علی بھی اس کے مولیٰ ہیں یہ کہہ کر دعا فرمائی کہ یا خداوند
عالم سکھ تو میری رعیت کہ جو علی کو دوست رکھی، اور
و دشمن رکھ اسکو جو علی کا مخالف ہو پس عمر ابن خطاب
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے پر ابھی اب تک مجھ مبارک کہ تو
تمام مؤمن و مؤمنات کا مولا ہو گیا،
ایضاً ثعلبی نے بھی یہی کتبہ یہ حدیث راوی سے
نقل کی ہے،

۱۳۱۔ وفی مسند احمد بن حنبل قال حدثنا عفان قال حدثنا ابی عوانہ قال حدثنا المغیرہ عن ابی عبیدہ عن ابن میمون ابن عبد اللہ عن زید ابن ارقمہ قال نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوادی غدیر فخطبنا فقال السمت لعلون انی اولی بکل مومن من نفسه قالوا قال من کنت مولاہ علی مولاہ اللهم وال من والاک واعد من عادک

۱۳۲۔ الترمذی فی باب مناقب اہل البیت حدثنا نصر بن عبد الرحمن الکوفی قال حدثنا زید بن الحسن عن حبیض ابن محمد عن ابیہ عن جابر ابن عبد اللہ الانصاری قال راہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة یوم عرفة وهو علی ناقۃ القصو فخطب فسمعتہ یقول ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتمہ من تصلو کتابی وعلتو اہلبیت فی الباب عن ابی ذر وہابی وزید ابن ارقم وحنبل یقہ بن اسید

۱۳۳۔ ایضا اخو جہ محمد بن علی الحکم الترمذی فی کتابہ نوادر الاصول بلفظہ۔ الترمذی حدثنا علی بن المنظر کوفی قال حدثنا محمد بن فضل قال حدثنا الامش عن عطیہ الا و فی عن ابی سعید الحدری والاعش ایضا عن حبیب بن ثابت

۱۳۴۔ احمد بن حنبل نے اپنی کتاب موسوم بہ سنن میں لکھا ہے کہ حدیث بیان کی عفان بخوالہ زید ابن ارقم ربانی راویوں کے نام عربی میں لکھ دیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ میدان غدیر خم میں تھے حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ کیا تم انہیں جانتے ہو کہ میں ہر مومن کے نفس سے بہتر ہوں سب نے یہ منکر عرض کیا کہ بیشک پھر فرمایا کہ جس کا میں حاکم ہوں علی اسکے حاکم ہیں، پھر دعا فرمائی کہ مارا ہمارا جو علی کو دوست رکھے اسکو تو بھی دوست رکھ اور جو اس کا مخالف ہو اسکو تو بھی دشمن رکھ،

۱۳۵۔ کتاب ترمذی کے باب مناقب اہل بیت میں لکھا ہے کہ نصر بن عبد الرحمن الکوفی نے اور اس نے زید بن الحسن سے بخوالہ حضرت جعفر الصادق علیہ السلام اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے سنا ہے کہ ایام حج میں میم عن حضرت ناقہ قضوی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ اے مومنین میں تم لوگوں میں ایسی اشیاء چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم ان سے متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب خدا اور میری عزت اور میرے اہل بیت میں اور اسی باب میں بی روایت ابی ذر والی سعید وزید ابن ارقم اور حذیفہ نے بھی کیا ہے ۱۵۔ محمد بن احکم الترمذی اپنی کتاب نوادر الاصول میں بالقاض ترمذی حدیث بیان کرتا ہے کہ کعبہ کو علی بن مسقر کوفی نے کہا ربانی راویوں کے اسماء گرامی سلسلہ وار حدیث عربی میں موجود ہیں، کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ میں تم لوگوں میں

عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وآله وسلم اني تارك فيكم ما ان تمسكنتم به
 لن تضلوا البعد احدهما اعظم من الاخر كتاب الله
 جبل ممدود من السماء الى الارض وعلق
 اهل بيته ومن يفتترقا حتى يرد على المحض
 فانظروا كيف تخلصوني فيهما،

دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں اگر ان دونوں کی
 پیروی کرو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ
 دونوں باعتبار منزلت ایک دوسرے سے زیادہ
 بزرگ ہیں ان میں سے ایک تو کتاب خدا (قرآن)،
 ہے وہ ایک رسی کی مثل ہے جو آسمان سے زمین تک
 تنی ہوئی ہے،

اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ایک
 دوسرے سے علیحدہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس
 حوض کوثر پر وارد ہوں (ذرا) دیکھنا میرے بعد تم
 ان کا کیا حال کرتے ہو (یہ ایسا فقرہ ہے جس سے
 عزم کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ثابت
 ہے کہ حضور پر اپنی امت کا برتاؤ وعترہ اہلبیت کے
 ساتھ روشن تھا اور یہ علم نبوت تھا بھی روشن
 ورنہ بار بار ارشاد کی کیا خاص ضرورت تھی،
 شاباش ہے امتی لوگوں کو کہ کسی نے بھی تو عرض نہ
 کیا کہ حضور یہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، اور کہ ہم حکم
 کی پتیل میں جان و مال ان پر تصدق کریں گے۔

۱۶۔ اسی حدیث نمبر ۵، کو ابو اسحاق الثعلبی نے اپنی
 تفسیر قرآن مجید میں بھی خود اپنی سند سے اور عطیۃ الاوفی
 نے ابوسعید خدری سے روایت کیلئے،

۱۷۔ کتاب نوادر الاصول میں حذیفہ بن الایسہ انصاری
 بنی امیہ (باقی ابتدائی راویوں کے نام سلسلہ وار
 عربی حدیث میں درج ہیں) سے روایت ہے کہ جب
 حضرت رسول خدا حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو حضرت
 نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ اے جانے بین خدا
 لطف و جنیر نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ ہر زمانہ کے پیغمبر
 کی عمر اپنے سے پہلے پیغمبر کی عمر سے نصف ہو کر تھی ہی

۱۸۔ اخبرنا هذا الحديث ابو اسحاق الثعلبي في
 تفسيره بسند عن عطية الاوفي عن ابى سعيد
 الخدرى،

۱۹۔ اوفی نوادر الاصول حدیثنا ابی قال حدیثنا
 زید بن حسین قال حدیثنا معوف بن یوز
 المکی عن ابی طیفیل عامر بن وائل عن حذیفہ بن
 الایسہ انقادری رضی اللہ عنہ قال لما صد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع خطب
 فقال یا ایہا الناس انہ قد اتیانی الطیف
 الخبیر انہ لم یعمد فی الاصل مثل نصف عمر انبیاء اللہ

یلبیه من قبل وانی اظن انی یوشک ان ادع قاصیہ
انی فرطکم علی الحوض وانی سائلکم جن تزدون
علی عن النقیلین۔ فانظروا کیف تخلفونی فیہما
النقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل سبب طرفہ
بید اللہ تعالیٰ و طرفہ بایں یکہ فاستمسکو بھہ
ولا تضلوا ولا تبدلوا و عزرتنی اهل بیتی فانه
قربا نبائی الضیف الجیر انہما لن یفترقا حتی یرد
علی الحوض

اور کہ میرا لگان ہے کہ میرا وقت وفات قریب آ پہنچا
ہے (اس صورت میں) میں تم سے پہلے حوض کوثر پر
پہنچ جاؤں گا، اور تم جس وقت حوض پر میرے
پاس پہنچو گے تو میں ثقلین قرآن اور اہلبیت کے ثقل
تم سے سوال کروں گا (لہذا دیکھنا کہ میرے
انتقال کے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا برتاؤ
کرتے ہو ثقل اکبر تو خدائے تعالیٰ کی کتاب
ہے جس کا ایک سر خود خداوند عالم کے ہاتھ
میں ہے اور دوسرا ہاتھ اسے ہاتھ میں ہے پس اس
متنک رہو اور گمراہ نہ ہو اور اس میں تغیر و
تبدل نہ کرو آپ کو اس کا علم تھا کہ ایسا بھی ہونے
والا ہے، ثقل اصغر میرے اہل بیت ہیں اور کہ خدا
لطیف و خیر نے مجھے یہ بھی خبر دی ہے کہ یہ دونوں
ایک دوسرے سے ناانکھ میرے پاس حوض کوثر
پر پہنچ جائیں جدا نہ ہوں گے

۱۸۔ اور کتاب شکوۃ المصابیح میں ابن عازب سے
روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حذیر
عم میں (بعد حجۃ الوداع) تشریف فرما ہوئے تو آپ نے
حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں کو مخاطب کر کر فرمایا
کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمام مومنین کے نفسوں سے
بہتر ہوں سب سے عرض کیا کہ بیشک، پھر فرمایا کہ شخص
کا میں مولا ہوں پس علی بھی اس کے مولا ہیں دیکھ کر
بے عافرائی، کہ یا خداوند عالم اس شخص کو تو بھی دوست
رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اسکو دشمن رکھ جو علی
کا مخالف ہو پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اے پسر ابی طالب تجھ کو مبارک ہو کہ تو تمام مومنین
و مومنات کا مولیٰ ہو گیا،

۱۸۔ فی مشکوٰۃ المصابیح علی المرتضیٰ عازب قال ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل یعدی روح اخذہ
علی فقال الستہ تعلمون انی اولیٰ بکل مومن من لہ
قال بلی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه النبی وال
من والوا وعاد من عاد الا قال فلقبہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ قال حبیبنا ابی ہاشم ابی طالب صلیت
مولی کل مومن ومومنتہ،

۱۹۔ رواۃ احمد ایضاً۔ اخرجہ احمد فی مسندہ عن زید بن ارقم لہم لقین عن عطیہ العوفی عن زید بن ارقم وعن ابن میمون عن زید بن ارقم ایضاً اخرجہ احمد عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ،

۲۰۔ الترمذی حدیثنا محمد بن بشر قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبہ عن سلم بن کھیل قال سمعت ابا الطقیل یحدث عن ابی سہیحہ و زید بن ارقم یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال من کنت مولا فاعلم مولاہ،

ہذا حدیث حسن، غریب، وروی شعبہ ہذا الحدیث عن میمون عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکمہ و ابوسہیحہ و دھوحد بن اصف بن اسید،

۲۱۔ فی مودۃ القربی عن جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی و شک ان ادعی فاجیب و انی تارک فیکمہ الثقلین کتاب دینا و عترتی اہل البیت فانظروا کیف تحفظونی فیہما

۲۲۔ ابن ماجہ بسندہ عن البراء بن عازب قال اقبلنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ التمی حج فنزل فی بعض الطريق فامر بالصلوۃ فجاء فاحذ بد علی فقال الست او لی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال الست او لی بكل مومن

۱۹۔ احمد نے یہ حدیث بالا زید ابن ارقم سے دو طریقہ پر اپنی سند میں بیان کی ہے، اول عطیہ العوفی اور ابن میمون کحوالہ بن ارقم دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے،

۲۰۔ ترمذی نے محمد بن بشر سے روایت کی ہے کہ بیان کیا اس سے محمد بن جعفر نے اور اس سے شعبہ نے اس سے سلم بن کھیل نے کہ ابو طقیل کحوالہ ابی سہیحہ یا زید ابن ارقم کہتے تھے کہ شک ہے کہ دونوں میں سے کس کی زبانی بیان ہو ہے کہ دنیا یا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے،

یہ حدیث مذکور حسن غریب ہے اور آبی حدیث کو شعبہ نے میمون اور زبنا بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا تھا اور ابوسہیحہ (یعنی حدیفہ بن ابیہ) سے بھی یہی روایت ہے،

۲۱۔ اور کتاب مودۃ القربی میں جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور کہ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں اول ایک کتاب خدا اور دوسرے اپنے اہل بیت پس دھیان رکھو کہ میرے بعد ان کے حقوق کی کس طرح تم لوگ حفاظت کرتے ہو،

۲۲۔ ابن ماجہ نے اپنی سند سے برابر بن عازب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حج میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے راستہ میں کسی جگہ منزل کی اور نماز جماعت کا حکم دیا پھر علی کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ آیا میں تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر نہیں

من نفسہ قالوا بلی قال فہذا ولی من انا مولود لہم
وال من والہ واحد من عادۃ

ہوں سیٹے کہا کہ ضرور آپ سیٹے بہتر ہیں، مگر فرمایا کہ
کیا میں ہر مومن کے نفس سے بہتر نہیں ہوں سیٹے جو اپنا
کہ بیشک آپ ہی بہتر ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ جس کا میں بولا
ہوں اس کا یہ (اشارہ بجاہ علی) ولی ہے،
بارالہ! جو شخص اسکو دوست رکھے اسکو تو بھی دوست رکھ
اور جو شخص اسکا مخالف ہو اس سے تو بھی دشمنی رکھ،

۳۳- وفی مشکوٰۃ المصابیح عن زید بن ارقم ان
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال من کنت مولاً
فعلی مولاً - رواہ احمد والترمذی

۳۳- اور کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں زید ابن ارقم سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس
شخص کا میں بولا ہوں اسکا علی بھی مولا ہے، اسی حدیث
کو احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے،

۳۴- وفی مسند احمد بن حنبل حدیث ابن نمیر
حدیثا عبد الملک بن سلیمان عن عطیۃ العوفی عن
ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہما قال قال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم انی اوشکت ان ادعی فاجیبہ
انی قد ترکت فیکم ما ان تمسکتم بکما لن نصلوا - الخلیل
احد ہما اکبر من الآخر اما الذکر کتاب اللہ عز وجل
حبیل مدد من السماء الی الارض وعترتی اہل
بیتی الا انہما لن یفترا حتی یرد علی الخوف قال ابن
نمیر قال بعض اصحابنا عن الامش قال قال رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انظروا کیف تخلعون فی ذہما

۳۴- کتاب موموم بمسند احمد حنبل میں ابی سعید خدری
سے مروی ہے باقی راویوں کے نام عربی میں موجود ہیں
کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم
ہے میں بارگاہ الہی کی جانب رجوع کر جائے والا ہونا
اور یقیناً میں دو چیزیں تمہارے پاس ایسی چھوڑ دوں گا
کہ اگر تم ان سے لپٹے ہو تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ
دو نوچیر میں نشین ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے سے
بزرگ ہیں لیکن نقل اکبر قرآن ہے اور یہ قرآن شری
کے ہے جہاں آسمان سے زمین کی جانب لٹکی ہوئی ہے اور
دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں یہ دو نوکھی ایک
دوسرے سے جدا ہونے کے تا آنکہ میرے پاس حوض کوثر
پر پہنچ جائیں۔

ابن نمیر روایت کرتا ہے کہ ہمارے بعض بعض اصحاب نے
امش سے بھی سنا ہے کہ وہ کہتا تھا کہ فرمایا جنتاب سوچو
نے کہ دیکھنا ان دونوں کے ساتھ میرے بعد تم کیا کرو گے
(خدا کی پہتا ۵)

۳۵- وفی زیادات المستد قال عبد اللہ بن حمد

۳۵- کتاب زیادات مستد میں علی بن ربیعہ سے روایت

بن حنبل حدیثی ابی قال حدیثنا اسود بن عامر قال حدیثنا اسود بن عامر قال حدیثنا اسلم بن عیسا بن المعیر عن علی بن ربیعہ قال لقیت زید بن ارقم وھو داخل علی المختار و خارج من عندہ فقلت لہ انت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول انی تارک فیکم الثقلین قال نعم،

ہے اوپر کے راویوں کے تمام سلسلہ کے لحاظ سے عربی میں درج ہیں کہ میں زید بن ارقم سے ملا اور زید بن ارقم یا تو اس وقت مختار سے ملنے جاتے تھے یا بعد ازاں واپس آتے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی سنت سنی ہوئے؟ سنا ہے کہ میں تم لوگوں کے پاس دو ورنی چیزیں (ثقلین) بھجور جاتا ہوں؟ جواب میں انھوں نے کہا کہ بیشک،

۲۶ - عبد بن احمد فی زیادات المسند قال حدیثی ابی قال حدیثنا اسود بن عامر قال حدیثنا شریک عن الرکین عن القاسم بن حسان عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ حبہ محمد و ما بین السماء والارض و عترتی اہلبیتی و اہلخانہ یفترق احق یرد علی الخوض،

۲۶ - عبد اللہ بن احمد کتاب زیادات المسند میں کہتے ہیں کہ میرے پاس ہے کہ اسود بن عامر نے روایت کی راوی عربی حدیث میں دیکھ لئے جاسیں، اور سب نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق میں تمہارے دو درمیان دو ثقل (وزن دار چیزیں) چھوڑتا ہوں ان میں سے ایک کتاب خدا ہے جو ما بین آسمان و زمین مثل رسبہ کے کھنچی ہوئی ہے اور دوسری میری عترت ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے تا وقتیکہ میرے پاس جو حق پر پہنچ جائیں نیز اسی حدیث کو عبد اللہ بن احمد نے ابی سعید خدری و زید بن ارقم سے اور ابن مغازلی شافعی نے خود اپنی سند سے از پر زید بن ارقم روایت کی کہ حجۃ الوداع سے لوٹتے ہوئے جناب رسول خدا بمقام غدیر حنفہ تشریف فرما ہوئے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ میں تمہیں (دو وزن دار چیزوں) کے متعلق پوچھتا ہوں کہ میرے بعد تم لوگ ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرو گے ان دونوں میں زیادہ بزرگ کتاب خدا ہے جسکا ایک سرا تو خود جناب باری کے ہاتھ میں ہے اور اسکا دوسرا سطر تمہارے ہاتھ میں، پیرائے سے لپٹے ہوئے

ایضاً رواہ عبد اللہ ابن احمد عن ابی سعید الحدادی وعن زید بن ارقم بن المغازلی الشافعی بسندہ عن ابن امیہ زید بن ارقم قال اقبل الینے صلی اللہ علیہ وسلم من مکہ فی حجۃ الوداع حتی نزل بئر الحنفۃ و خطب قال ایھا الناس لکم عن ثقلی کیف خالفتونی فیما الاکبر منہما کتاب اللہ سبب طرفہ بین اللہ لعلی و طرفہ بایدیکم فمسلوا بہ و لا تفصلوا و الاخو منہما عترتی ثم اخذ بید علی فرفعہما فقال من کنت مولیہ فعلی مولیہ اللہم وال من والہ و عاد من عادہ قالھا ثلوثاً

اور گمراہ نہو جانا اور دوسری چیز میری عترت ہے اور یہ
 بکبر علی کا ہاتھ پکڑا اور ان کو بلند کیا اور پھر فرمایا کہ
 جس شخص کا میں مولا ہوں اسکے علی بھی مولا ہیں اور
 دعا کی، بار الہا تو دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے
 اور دشمن سمجھ اسکو جو علی کا مخالف ہو اور یہ دعائیں قریب
 فرمائی،

۴۷۔ موفی بن احمد الخزاز زمی نے اعش سے اور اس
 نے حبیب بن ابی ثابت سے اور اس نے ابی الفضل سے
 اور اس نے زید بن ارقم سے حدیث بیان کی جو کہ حضور
 سرور عالم غدیر خم میں قیام فرما ہوئے اور فرمایا
 کہ میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں
 اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے بزرگ ہیں اور وہ
 دو نو سنگین چیزیں کتاب خدا اور میری عترت ہیں،
 پس دیکھنا میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو،
 یہ بھی دیکھنا کہ یہ دونو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے
 تا انکہ حوض کوثر پر میرے پاس جایا ہوں، پھر
 علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی
 اسکا مولا ہے اور جس کا میں صاحب اختیار ہوں اس
 کے علی بھی صاحب اختیار ہیں، پھر دعا فرمائی کہ بار
 الہا تو دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے اور
 دشمن رکھ اسکو جو علی کا مخالف ہو،

پھر میں نے پوچھا کہ تم نے یہ ارشاد حضور خود بھی
 سنا ہے تو کہا درجہ پر کیا مضرب ہے کہ وہاں کوئی نفس
 ایسا نہ تھا کہ جس نے حضور کو بخشم خود اس وقت نہ دیکھا
 ہو اور یہ ارشاد نبوی گوش خود نہ سنا ہو،

(خدا کی شان ہے کہ اب لوگ مولا کے معنی دوست
 کے لگاتے ہیں، بعض بیعت لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ علی

۴۸۔ ایضا موفی بن احمد الخزاز زمی عن الاعش
 قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن ابی الفضل عن
 زید بن ارقم قال نزل الینہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بعد یرحمہ فقال ینہ ائی قد ترکتم فیکم لتخلین احدا
 اکبر من الاخر کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی فانظروا
 کیف تخلصونی فیہما فانہما لن یفترقا حتی یرداعثی
 الحوض ثم اخذ بید علی وقال کنت مولاه فقلی مولاه
 ومن کنت ولیدہ فہذا ولیدہ ثم قال اللهم وال من
 والہ وعاد من عادہ اذ فقلت انت سمعت ہذا
 قال ما کان ہناک احد الا وقد راہ بعینہ
 سمعہ باذنه

مرقعہ کے خلاف کچھ الزمین والوں نے لکھا تھا اور وہ اُن سے ناراض تھے لہذا حضور نے یہ راہنی نامہ کرایا (تہ میں تفاوت رہ انکجا ست تابکجا)۔

۲۸۔ ثعلبی نے اپنی تفسیر قرآن شریف میں خود اپنی ہی سند سے بحوالہ عطیہ عرفی اور ابی سعید خدری روایت کی کہ میں نے جنابؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حاضرین میں نے تمہارے پاس دو وزن داریخیں چھوڑی ہیں، اگر ان دونوں سے ہدایت یعنی صراط مستقیم اخذ کرتے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے کیونکہ ان دونوں میں کا ہر ایک اپنے دوسرے سے زیادہ غلط رکھتا ہے اور وہ دو چیزیں کتاب خدا اور سیکر اہل بیت ہیں کتاب خدا ایک رستی ہے جو زمین سے آسمان تک کشیدہ ہے، آگاہ رہو کہ دونوں کبھی جدا نہیں ہونگی تب تک میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔

۲۹۔ احمد بن حنبل نے اپنی کتاب موسوم بہ سند میں فضل بن کین سے اور اس نے ابن عیینہ سے اور اس نے حکم سے اور اس نے سعید بن جبیر سے اور اس نے ابن عباس سے اور اس نے بريدہ سے اور اس نے بريدہ حدیث لکھی کہ بريدہ کہتے ہیں کہ میں علیؑ کی ساتھین کی طرف جہاد پر گیا تھا اور کہ میں نے علیؑ کی کوئی غلطی دیکھی پس واپسی پر میں نے اسکا ذکر حضورؐ سے اور عالم سے کیا اور علیؑ کا نقص بیان کیا اور فوراً ہی میں نے دیکھا کہ چہرہؐ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ (عصہ سے) بدل گیا اور مجھ سے فسر مایا لے بريدہ کیا میں تمام مومنین کے نفوس بہتر نہیں ہوں اس شخص کیا کہ بیشک پھر سزا دیا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ بھی مولا ہے۔

رکھا حال ہو گا ان لوگوں کا جو بعد پیغمبر علیؑ پر ہنر و دل

۳۰۔ الثعلبی فی تفسیرہ لسندہ عن عطیہ العرفی عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ایھا الناس انی ترکت فیکم الثقلین ان اخذتمھما لن تضلوا احدھما الکریم والاخر کتاب اللہ جل مدد و من السلمہ الی الارض و عترتی اھل بیتی الا انھما لن یفترقا حتی یرد علی الحوض،

۳۱۔ فی مسند احمد بن حنبل علی الفضل بن کین عن ابی عیینہ عن الحکم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن بريدہ قال خذ من مع علی بن الیمین فرائد منہ شیئا فلا ذکرتہ علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نقصت علیا فی ایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متغیرا قال یا بريدہ السنۃ ادنی بالمومنین من انفسھم قلت بلی قال من کنت مولاه فعلی مولاه،

ایضاً اخرجہ ابن المغازی عن بريدہ،

الزام لگا چکے ہیں، یہاں تک کہ ان پر سنت بھی
جائز کر دی گئی تھی،
یہی حدیث ابن المغازی نے بریدہ سے نقل کی ہے

فصل متعلق شہادت و تصدیق حدیث یوم غدیر

۳۴۔ احمد بن حنبل نے اپنی کتاب موسوم بہ مسند میں سعید
بن جبیر و عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے
مسجد کوفہ میں لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں خدائے تعالیٰ
کو درمیان دے کر شہادت چاہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے تم
غدير کے قیام کے دن جناب رسولؐ کے سامنے سنا
بیان کرو، پس سترہ آدمی کھڑے ہوئے اور بولے
کہ بیشک حضرت صلعم نے آپؐ کا ہاتھ پکڑ کر سہا
تھا کہ اے لوگو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں تم سے
بہتر ہوں تو سب نے عرض کیا تھا کہ بیشک، اس پر
حضور صلعم نے فرمایا تھا من کنت مولاه فهذا علی مولاه
اللہم وال من والاه وعاد من عاداه،

۳۵۔ احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں ابو عمر سے
روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ کو مسجد کوفہ میں حاضر دیکھا
واقعہ غدیر کی تصدیق کراتے ہوئے سنا ہے اس
جمعے ۱۲، آدمیوں نے کھڑے ہو کر تصدیق کی
اور کہا تھا کہ میں نے رسولؐ کو علیؑ پر سہا
یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ من کنت مولاه فهذا علی مولاه
اللہم وال من والاه وعاد من عاداه،

۳۶۔ اور علیؑ بن احمد نے اپنی زیادات میں

فصل استشهاده علیؑ فی حادثة يوم الغدير

۳۴۔ فی مسند احمد بن حنبل بسندہ عن سعید بن
جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال جمع علی رضی اللہ
عنہ الناس فی رجبہ مسجد الکوفة فقال انشد اللہ
کل امرئ منکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
یوم الغدیر حرمنا ستم مقام سبعة جسر رجلا
وقالوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جین
اخذ یدہ قال قال للناس اقلون انی اولى بالمؤثر
من انفسکم قالوا نعم قال من کنت مولاه فهذا علی
مولاه اللہم وال من والاه وعاد من عاداه،

۳۵۔ ایضا احمد بن حنبل اخبر فی مسندہ عن سعید
بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال جمع علی رضی اللہ
عنہ الناس فی رجبہ مسجد الکوفة فقال انشد اللہ
کل امرئ منکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
یوم الغدیر حرمنا ستم مقام سبعة جسر رجلا
وقالوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جین
اخذ یدہ قال قال للناس اقلون انی اولى بالمؤثر
من انفسکم قالوا نعم قال من کنت مولاه فهذا علی
مولاه اللہم وال من والاه وعاد من عاداه،

۳۶۔ ایضا عبد اللہ بن احمد فی زیادات المسند

بسنده عن ابی طفیل اخراج هذا حدیث الاستسقاء

۳۳- ایضاً ابن المغازلی وموفق بن احمد،

۳۴- ایضاً- اخراج هذا الحدیث الاستسقاء ماد احمدی

مسندہ عن یحییٰ بن آدم عن جیش بن حارث بن
لقیط عن رباح بن الحارث قال جاء عطی بن علی کرم الله
وجه بالوجه فقال له سلام علیک یا مولانا قال کیف
اکون مولاهم وانتم قوم عرب قالوا معنا من رسول
الله صلی الله علیہ وسلم یقول یوم غدیر خمر من
کنت من هذا علی مولاه قال رباح فلما اتبعتم وصلت
منهم قالوا هم فضمنوا فایم البوا یوب الانصاری،

۳۵- ایضاً ابن المغازلی اخراج هذا حدیث وفي

کتاب الاصابة الشیخ بن حجر العسقلانی شافعی رحمہ اللہ
تبیحہ البوقد امہ الانصاری ذکرہ ابو العباس احمد بن
محمد بن سعید بن عقیقہ وفي کتاب الموالاة الذی یجوز
فیہ طرق حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه،

طریق عن ابی طفیل قال کنا عند علی رضی الله عنه
فی الکوفة فقال الشد الله من شہد یوم الغدير
خمر قال رسول الله صلی علیہ وسلم من کنت مولاه
فعلی مولاه فلیقم ولیمه مقام سبعه عشر رجلاً
شہداً واکلمهم ان رسول الله صلی الله علیہ وآلہ
وسلم، قال ذلك،

وطریق آخر- عن ابی اسحاق قال حدثنی من

میں اپنی ہی سند سے اسی حدیث الاستسقاء کو بخوالہ
ابی طفیل روایت کیا ہے،

۳۳- اسی طرح ابن مغازلی وموفق بن احمد نے یہ حدیث
بیان کی ہے،

۳۴- اسی طرح احمد نے اس حدیث استسقاء کو رباح
بن حارث سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت حضرت علی
علیہ السلام کے پاس آئی، اور عرض کیا کہ "اسلام علیک
یا مولانا"۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہارا مولائی
بنامہ لا کہ تم لوگ اہل عرب ہو تو انہوں نے عرض کیا کہ
کہ تمہارے روز غدیر خمر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا من کنت مولاه فعلی مولاه،
رباح نے کہا کہ میں رخصت کے بعد اس جماعت کے
پیچھے پیچھے گیا اور لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ
ہیں تو معلوم ہوا کہ انصار کا یہ گروہ ہے اور ابوایوب
انصاری بھی اس میں موجود ہیں،

۳۵- اسی طرح ابن المغازلی نے اسی حدیث مندرجہ

بالا کو لکھا ہے، اور کتاب موسوم بہ احادیث میں شیخ
حجر العسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور کتاب
ابوقدامة الانصاری میں ابو العباس احمد بن محمد
بن سعید بن عقیقہ نے اور کتاب الموالاة میں مختلف
طریقوں سے یہ حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه
روایت ہوئی ہے،

طریقہ اول ابی طفیل سے مروی ہے کہ ہم کو ذہب بن مسعود
میں جناب علی رضی اللہ علیہ السلام میں حاضر تھے اس وقت
جناب نے فرمایا کہ تم لوگ خدا کو حاضر و ناظر جان کر
بیان کرو کہ تم نے حضرت رسول خدا کو یوم غدیر خمر پر
ہوئے سنا ہے کہ من کنت مولاه فعلی مولاه اگر تم اس

من الاصحی -

وطریق اخر من ذرین جیش قال فی رجبہ مسجد
الکوفۃ انشد الناس علی کرمہ اللہ وجہہ فقام
سبعة عشر رجلا و ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من کنت مولاه فعلی مولاه منهم
قیس بن ثابت وجبیب بن بدیل بن ورقہ وزید
بن شاحیل الہ الضادی وعامر بن یعلی الضادی و
عبد الرحمن بن مد یو ایوب الضادی والبوزینب
الضادی والوالقدامة الانضادی وعبد الرحمن
بن عبد ربہ وناجی بن عمر والحزاعی واما الذین
اجتروا حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه بغير
استشہاد علی کرمہ اللہ وجہہ جب من جوین ابی
وحنیفہ بن الایسہ بن یعلی بن جهم وعبد اللہ
بن یامیل قالوا لما کان یوم عذر یوم دعا النبی
جامعہ فاخذ بید علی رض فذبح فی فطرنا یا علی
فقال من کنت مولاه فعلی مولاه ،

کسی نے یہ سنا ہے تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بیان کرے
پس ستر آدمی اٹھے اور سب شہادت دی کہ حضرت
رسول خدا صلعم نے یہ ہی ارشاد فرمایا تھا ،
طریق دوم یعلی بن مرہ نے بھی یہی روایت کیا ہے
طریق سوم ابی اسحاق کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے آج
اس حدیث کا ذکر کیا وہ بے شمار ہیں ،
طریق چہارم ذرین جیش کہتے ہیں کہ صحن مسجد کو قیسی
علی مرتضیٰ نے حذائے قبلے کو حضانہ دے کر لوگوں
سے یہی دریافت کیا تو ستر آدمی اٹھے اور سب نے
متفق اللفظ شہادت دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے بیشک فرمایا تھا کہ من کنت مولاه فعلی مولاه
ان ستر آدمیوں میں قیس بن ثابت ، وجبیب بن بدیل
بن ورقہ ، زید بن شہر اجل الانضاری ، عامر
یعلی فزاری ، عبد الرحمن بن مد یو ایوب انضاری
البوزینب الفزاری ابو قدامة الانضاری ، عبد
الرحمن بن عبد ربہ ، ناجی پسر عمر خزاعی بھی شامل
ہیں ، اور وہ لوگ جنہوں نے بغیر جناب علی مرتضیٰ علیہ
السلام کے دریافت فرمائے کہ اندریں سوالہ شہادت
دی وہ جبہ بن جوین العجلی وحذلیفہ بن الاسید
وعامر بن یعلی بن جهم ، وعبد اللہ بن یامیل ہیں ،
انہوں نے کہا کہ یوم غدیر خباب رسول خدا نے نماز
چاہت پر طہائی اور پیر دست علی کو پکڑ کر ان کو اس
قدر بلند کیا کہ اس لئے کہ تمام حاضرین دیکھ لیں
کہ ان کی بخل کی سفیدی نمایاں ہو گئی اور فرمایا کہ
من کنت مولاه فعلی مولاه ،

۳۴۴ م سلم کی کتاب مناقب میں منقول ہے کہ علی علیہ السلام
نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے عرفہ کے دن درآخا لیکہ

وفی المناقب فی کتاب سلیم بن قیس قال علی
علیہ السلام ان الذی قال رسول اللہ صلی اللہ

سلي يوم علم قة على ناقة القصوى وفي مسجد خيف
ول يوم الغدير ول يوم تبين في خطبته على المنبر
ايها الناس اني تركت فيكم الثقلين ان تضلوا اصابا
تمسكتهم هما - الاكبر منهما كتاب الله والاخص
عترتي اهل بيتي وان اللطيف الخبير عمل الى انما
لن تيفر فاحثي يد على الحوض كما تبين اشارا للبيان
وان احدهما ليس اقدم من الاخر فتمسكوا بهما
لن تضلوا ولا تفقدوا مواضعهم ولا تختلفوا عنهم و
لا تغفلوا هم فاني اعم اعلم منكم

ناقد قصویٰ پر آپ سوار تھے اور پھر مسجد خیف میں اور
پھر لوم غدیر پر اور پھر اپنی رحلت کے دن منبر
پر فرمایا کہ ایسا الناس میں تم میں دو سنگین چیزیں
چھوڑنے والا ہوں اور جب تک تم ان سے تمسک
رکھو گے مطلق گمراہ نہ ہو گے،
ان میں سے نقل اکبر کتاب اللہ ہے اور نقل اصغر
میرے اہل بیت ہیں اور خدا کے لطیف و خیر نے عہد
فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں
گئے تا کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں،
پھر اشارہ کیا آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی
انگلی کی طرف اور فرمایا کہ ان دونوں میں کوئی
ایک دوسرے پر مقدم نہیں ہے پس تم ان دونوں
سے متمسک رہو تا کہ تم گمراہ نہ ہو ان سے پیش قدمی نہ
کرو اور ان سے منہ نہ موڑو اور ان کو سب سے نہ پڑھا
کیونکہ وہ تم سے بہت زیادہ جلتے والے ہیں،

۳۷۔ وفی مسند احمد بن حنبل عن عمر بن میمون
قال بینا انه جالس عند ابن عباس اذا قال تسعة
رجل فقالوا یا بن عباس اما ان تقوم معنا واما
ان تخلوا بنا من ههنا قال ابن عباس بل انا
اقوم معكم لحد ثواني وقلدي ما قالوا فجاء ابن
عباس بنقص ثوبه وبقول ائت وقف وقفوا فی
رجل له عشر فحصل قال له رسول الله لا یحسن
رجلا لا یخیر فاما الله ابدل محب الله ورسوله و
یحبہ الله ورسوله فاستشرف لها من استشرف
وقال ابن علی قال هو فی الرجا یطحن قال دما
كان احدکم یطحن فجاء و هو ارمی لا یکاد
یبعی فقل فی عینہ نذہ الرایتہ تلو

۳۷۔ احمد بن حنبل نے اپنی سند میں عمر بن میمون
سے روایت کی ہے کہ ہم ابن عباس کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے کہ ناگاہ نو آدمی آئے اور بولے کہ اے
ابن عباس یا تو ہمارے ساتھ اٹھ کھڑے ہو اور یا
تہما میں بیٹھو وہ بولے کہ میں تمہارے ساتھ
اٹھتا ہوں اس پر ان ۱۹ آدمیوں نے ان سے حدیث
بیان کی اور عمر بن میمون کہتے ہیں کہ نہ معلوم کون
سہی حدیث بیان کی،
جب ابن عباس واپس آئے تو انکی چادر زمین پر پڑتی
تھی اور کہتے تھے کہ قف (دوائے) ہو اس جماعت
پر جو ایسے شخص کی مذمت کرتی ہے جس میں دشمن
فضیلتیں ہوں،

فَاتَا هَاوَايَا لَاجِئًا بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَمِيٍّ قَالَتْ لَبِثْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ وَقَالَ لَا يَذْهَبُ بَعْدَ الْوَجَلِ مَعِي وَأَنَا صَافِيَةٌ قَالَتْ لَبِثْتُ عَمَّهُ الْيَمَّ بَوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا قَالَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَلَى أَمَلٍ مِنْ أَمَلٍ مِنَ النَّاسِ وَخَدَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عُنُقِهِ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُكَيْنُ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّمَا بَيْتُ اللَّهِ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ لِحْصِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَبِطَهْرِهِمْ كَمَا تَطَهَّرُوا قَالَ وَشَرِي فَهَنَهُ وَلَيْسَ ثَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مَكَانَهُ لَيْلَةَ الْهِجْرَةِ -
وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فِي غَزَاةٍ تَبَوُّعٍ فَقَالَ عَلِيٌّ أَخْرَجَ مَعَكَ فَقَالَ لِمَاذَا جِئْتَ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَنِيْ بَيْنَ لَهْ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنْكَ لَسْتُ بِنَبِيٍّ أَنْ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ أَنْتَ خَلِيفَتِي وَقَالَ أَنْتَ عَلَى كُلِّ مَوْصُونٍ وَمَوْصُونَةٍ لَعْدِي وَسَدِّ ابْوَابِ الْمَسْجِدِ خَيْرٌ بَاعِلِيٍّ وَدَخَلَ عَلَى الْمَسْجِدِ جَنَابًا مَهْوَطٍ بَقِيَّةٍ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَلْيُتَمَوَّلَاهُ،

اول یہ کہ رسول خدا نے ان کی نسبت فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کو خدا نے تعالیٰ کبھی ذلیل نہ فرمائے گا اور جس کو خدا اور اس کا رسول دوست رکھتے ہیں اور وہ ان کو دوست رکھتا ہو اور یہ ایسی فضیلت ہو جس کے حاصل کرنے کے لئے لوگ گردن اُجھار اُجھار کر امید رکھتے رہے ہیں (جن کو علم تاریخ سے مس پر وہ جانتے ہیں کہ یہ گردن اُجھار کر دیکھنے والا کون تھا، پھر حضرت نے فرمایا کہ علی کہاں ہیں تو عرض کیا گیا کہ وہ چلی پیسے ہیں، فرمایا تم میں سے کوئی ان کا کام کر دو (اور انکو یہاں بھیج دے تو بہتر ہو) بس سبکو دوش ہو کر علی حاضر خدمت ہوئے اور آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں کچھ نظر نہیں آتا تھا، پس آنحضرت نے لعاب دہن مبارک آنکھوں میں ڈالا پھر اپنے علم کو تین مرتبہ جیش دے کر ان کو عطا فرمایا وہ یہ جنگ خیر کا ذکر ہے علی نے جنگ کو فتح کیا مرحب کو قتل کیا اور (اور سزا صفیہ بنت حمی کو گرفتار کر کر لائے (یہ صفیہ مرحب پہلوان کی بہن تھی) دوسری فضیلت، جناب پیغمبر نے حضرت ابابکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ دیکر تبلیغ کے لئے بھیجا اور بعدہ (سابقہ) حکم منسوخ فرما کر حضرت علی علیہ السلام کو روانہ کیا کہ سورہ توبہ کی تبلیغ خود کریں کیونکہ حکم الہی صادر ہوا تھا کہ ایسا آدمی اس تبلیغ سورہ کے لئے جانا چاہئے جو میرا عزیز ہو رقتد بر اور اپنے چچا زاد برادران سے پوچھا کہ تم میں کون ایسا ہے جو دنیا اور آخرت میں مجھے عزیز رکھتا ہو میرا سپر علی نے عرض کیا کہ میں ہوں، تیسری فضیلت - علی ہی وہ شخص ہے جو جناب پیغمبر پر سب سے پہلے ایمان لائے۔

جو تھی فضیلت جناب رسول خدا نے اپنی چادر علی اور فاطمہ

اور حسن حسین کو اڑھائی تو خدا نے تعالے نے یہ
آیت نازل فرمائی، انما یرید اللہ لیزہب عنکم
الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیراً (سورہ احزاب
پارہ ۲۲ کو ۶)

پانچویں فضیلت - ابن عباس کہتے ہیں کہ علی نے اپنے
جان کو راہ خدا میں فروخت کر دیا، اور لباس جناب
رسو خدا پہن کر شب بھر اُن کے بستر پر آرام کیا،
میں نے فضیلت، جب رسو خدا غزوہ تبوک پر تشریف لے
گئے تو علی نے بھی ہر کاب ہونے کی خواہش کی آپ نے
فرمایا کہ نہیں اس نامنظوری درخواست پر علی رونے لگے
تب آپ نے فرمایا کہ اے علی کیا تم اس بات سے راضی
ہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰ
سے تھی (یعنی تم میرے بھائی بھی ہو اور خلیفہ بھی)،
لیکن تم نبی نہیں ہو، مناسب ہو کہ میں ہی جاؤں اور
تم میرے قائم مقام رہو،

ساتویں فضیلت - فرمایا جناب رسو خدا نے کہ اے علی تم
میرے بعد کل مومنین اور مومنات کے ولی ہو،
اکٹھویں فضیلت، مسجد نبوی سے سوائے دروازہ علی
سب کے دروازے بند کئے گئے،
نویں فضیلت، علی حالت جنابت میں مسجد میں داخل
ہو سکتے تھے اور مسجد میں ہی ان کی آمد و رفت کا راستہ
رہا، غیر شخص وہاں سے نہ گذر سکتا تھا
دسویں فضیلت فرمایا جناب رسو خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ من کنت مولاً فعلی مولاً،

۳۸ کتاب مناقب میں احمد بن عبد اللہ بن سلام سے اور
انھوں نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ جناب
رسو خدا نے ہمارے ساتھ نماز ظہر پڑھی پھر رخص مبارک

۳۸ وفی مناقب عن احمد بن عبد اللہ بن سلام عن
حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ
الظہر فشا قبل یوجہ الکعبۃ الینا فقال معاشرا اھلبابی

أوصيكم بقوى الله والعمل بطاعته والى ادعى قاتية
والى تارك فيكم التقليل كتاب الله ابل بيتي ان تمسكه
بما ن فضلوا وانما ان يفتقر قاحتي يرد على الحوض
فتعلمونهم ولا تعلمونهم فانهم اعلمونكم

ہماری جانب پھیرا اور فرمایا کہ اے میرے اصحاب میں تمکو
پرہیزگار رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور ساتھ ہی بھاتا
ہوں کہ اطاعت الہی کرتے رہنا، اور کہ میری رحلت کا
وقت قریب آگیا ہے (لہذا) میں تمہارے پاس دو کلین
چیزیں چھوڑتا ہوں اور وہ کتاب خدا اور میرے
اہل بیت ہیں اگر تم ان سے تمک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ
ہو گی اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں گے تا آنکہ
میرے پاس حوض کوثر پہنچ جائیں، اے لوگو ان سے
سبق لیگنا اور انکو سبق نہ پڑانا کیونکہ یہ خود ہی تم سے
فاضل ہیں،

۳۹- عن عطاء بن السائب عن ابی عیسیٰ عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال خطبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال
یا معشر المؤمنین ان اللہ عز وجل اوحی الی انی مقبوض
اقول لکم قولان علمتہ بہ یختتم وان ترکتمہا ہلکتہ
ان اہل بیتی وعترتی ہم خاصتی وحامتی وانکم حسرتی
عن التقلیل کتاب اللہ وعترتی ان تمسکم بھما ن فضلوا
فاظفروا کیف تخلصونی فیہما

۳۹- عطاء بن السائب کہتے ہیں کہ ابی عیسیٰ نے ابن
عباس سے روایت کی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے گروہ مومنین
مجھے بذریعہ وحی مطلع فرمایا گیا ہے کہ میری رحلت کا
وقت قریب ہے میں تمکو ایک بات بتاتا ہوں اگر تم
اسکو قبول کیا تو نجات ہے ورنہ ہلاکت (سیاق عبارت
جو کچھ ظاہر کرتا ہے وہ تفسیر کا محتاج نہیں) اور وہ
بات یہ ہے کہ یہ میرے اہل بیت اور میری عترت
میرے خاص آدمی ہیں میرے جان و جگر ہیں، اور
یقیناً کتاب خدا اور میری حترۃ کے متعلق سوال بھی ہوگا
(قیامت کے دن) اگر تم ان دونوں سے تعلق (تمک)
رکھو گے تو مطلق گمراہ نہ ہو گے پس دیکھنا میرے بعد
ان کے ساتھ تم لوگ کیا برتاؤ کرتے ہو،
(کس کس طریقہ سے سمجھایا ہے تاکہ حجت ختم ہو جائے
اور ان لوگوں کو قیامت میں یہ حذر نہ ہے کہ پیغمبر نے
مگر اسی سے نیچے کا ذریعہ بیان نہیں کیا تھا چنانچہ حضور
نے خود بھی حدیث نمبر (۶۵) میں یہ ہی مفسر پایا ہے

۴۰۔ وعن ابی ذر رضی اللہ عنہما قال قال علی علیہ السلام لطلحہ و عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص اهل قتلون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اهل بیتی و انما من یفترق احقی یرد علی الحوض وانکم من یصلوا ان استعتم و عسکم بما قالوا نعم انتم الماتق

۴۰۔ ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علی نے طلحہ و عبد الرحمن بن عوف وسعد بن وقاص سے فرمایا کہ ایا تم جانتے ہو کہ جناب سرور عالم فرمائے ہیں کہ میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں اور وہ کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں اور کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا ہوں گے تا انکہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں اور کہ تم لوگ گمراہ نہ ہو گے اگر ان کی تابعداری کرتے رہو گے اور نیز ان سے تسک و صونڈتے رہو گے، ان لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک رسول خدا نے یہ ہی ارشاد فرمایا تھا (انہی المناقب) (اب تارخ کے عالم خوب جانتے ہیں کہ طلحہ اور عبد الرحمن نے کیا کچھ نہ کیا)

۴۱۔ ترمذی حوالہ اپنی سند سے زید ابن ارقم سے روایت کرتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ علیہم السلام کے حق میں فرمایا کہ میں ان کے ساتھ جنگ کروں گا جو تم لوگوں سے جنگ اور اسی کے ساتھ صلح رکھوں گا جو تم سے صلح رکھے گا۔

۴۲۔ اس طرح ابن ماجہ نے زید بن ارقم سے بحیثیت روایت کی ہے اور کتاب مناقب میں محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ نے خبر عن زید بن ارقم کو باسبب الفاظ بیان کی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارگاہ الہی میں میری طلبی ہے اور میں حلت کرنے والا ہوں، میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں اور وہ آپس میں ایک دوسرے بزرگ میں یسین کتاب خدا و عترت نبوت، و یکھا میرے بعد ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو اور یقین رکھنا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے تا انکہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں۔

۴۱۔ الترمذی یسند کہ عن زید ابن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی و فاطمہ و الحسن و الحسین انما احب لمن حاربہ و سالہ لمن سالہم

۴۲۔ احزاب ابن صاحب بعیدہ عن زید ابن ارقم و فی المناقب اخبر محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ جابر عن زید بن ارقم قال قال علیؑ فی تارک فیکم الثقلین احدهما الکتاب و الاخر کتف اللہ عزوجل و عترتی فاطمہ و اکیف تغفلو فی بیہما فانما من یفترق احقی یرد علی الحوض و انما من یصلوا ان استعتم و عسکم بما قالوا نعم انتم الماتق

لی خاذل و ولیہما لی ولی وعد و ہما لی وعد و

اور دوسری کہ میں کراہی بیت ہیں اور کم ان سے
تمسک نہ کیا۔ پس جس نے میری اطاعت کی اور میری
نصیحت کو قبول کیا اور میرا سہرا جب تک کہ میری ستر کے
ساتھ نیکی کرنے کی ہدایت کرے اور ان کو قتل نہ
کرے اور ان کو قہر نہ کرے اور نہ ان کے
مراتب کو گھٹا کرے۔ تو ان کی ہمت اسے
تلاش اسے دے گی اور ان کا قول ہوگا کہ اسے ان کی
دووں پر رجا ہے اس لیے ان کے پاس جاسں، مثل
ان دونوں پر رجا ہے۔ اس لیے ان کے پاس جاسں
تسبیح کرے اور ان کے لیے اس طرح کی تسبیح
ہیں اور پھر خدا سے دعا کہ ان کا مددگار میرا
مددگار ہے۔ اور ان کی ستر کو کھانے والے میرا ترک
کرنے والا ہے اور ان کی رفیق میرا رفیق اور ان کا دشمن
میرا دشمن ہے۔

۴۵۔ ابن ابی نعیم نے حدیث متذکرہ صدر کو پیش سے
زیادہ صحابہ سے روایت کیا ہے۔

۴۶۔ ابن عقیل نے کتاب موالات میں حدیث ابن
انقاری سے حدیث نقلی ہے کہ نبی حضور سرور عالم
حقہ الوداع سے واپس ہوئے تو منبر پر بیٹھ کر ارشاد
فرمایا کہ اے لوگو! مجھ سے بھی سوال ہوگا اور تم سے
بھی، پس تم کیا جواب دو گے، وہ بولے ہم شہادت
دیں گے کہ آپ نے تبلیغ احکام فرمایا اور جہاد بھی کیا
اور یہ کون نصیحت بھی فرمائی، پس اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے
خیر دے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم یہ تصدیق نہیں کرتے کہ خدا
وصدق شریک ہے اور محمد اس کے بندے اور پیغمبر ہیں،
اور اس کی جنت اور دوزخ اور مرے کے بعد ایسی نبی نہیں رہے

۴۵ وفي الباب روى زيادة على عشرين الصحابة

۴۶۔ واخرجه ابن عقدة في الموالات عن حذيفة
بن اسيد الغفاري قال لما صدر النبي صلعم من
حجة الوداع قال على المنبر ايها الناس اني رسول
وانكم مسؤلون فما انتقم قائلون قالوا نشهد لك
قد بلغت وجهك ونصحت فجوال الله خيرا
فقال اليس تشهدون ان لا اله الا الله وان
محمد عبده ورسوله وان الجنة حق والنار حق
والبعث بعد الموت حق قالوا بلى تشهد بذي الله
قال اللهم اشهد ثم قال ايها الناس ان الله
صلاؤه وانا مولى المؤمنين وما اوتي بهم من قبضته
من كنتم مولاه هذا على سوا الله اللهم وال من

کھٹنا سب سمجھے، وہ بولے کہ ہم اسکی بھی تصدیق کرتے ہیں حضرت فرمایا کہ میں بھی اسکی تصدیق کرتا ہوں اور پھر فرمایا کہ تحقیق خداوند عالم میرے مولا ہے، (اب جس کا جی چاہے وہ مولا کے سنی دوست کے لنگڑی اور میں موسیٰ بن کا مویٰ ہوں اور میں ان کے نفوس سے اولیٰ ہوں، پس جس شخص کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیٰ بھی مولا ہے،

پھر دعا فرمائی کہ اے خدا تو دوست رکھ اس شخص کو جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو اسکو دشمن کہے اس کے بعد فرمایا کہ میں پہلے حوض کوثر پر بچپن کا اور رقم میرے بعد دماں دار ہوئی، یہ حوض وہ ہے جس کا عرض میرے مقام قیام سے (آبادی) صنعا سے زیادہ فراخ ہے اور اس حوض پر ستاروں کی تعداد کی برابری ہے کعبہ رکھے ہوئے ہوں گے اور میں اس وقت تم سے ثقاہین کے ساتھ برتاؤ کا سوال کروں گا،

(ناظرین ذرا غور سے حدیث شریف کے الفاظ کو پڑھیں اور نتیجہ بھی نکالیں) دیکھنا تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو (جو کچھ سلوک ان کے ساتھ حضور کی جنت کے بعد سے کیا گیا اس کو بھی ناظرین بھول نہ جائیں) ان میں سے ایک تو نقل اکبر عیسیٰ قرآن شریف ہے جو ایک سی ہے جس کا ایک کنارہ خدائے تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا خود تھا سہ ماہ تھا یہاں اور دوسرا نقل میرے اہل بیت ہیں، پس تم ان دونوں سے متمسک رہو تا کہ تم نگراہ ہو جاؤ اور خدائے تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے تا آنکہ حوض کوثر پر وہ میرے پاس جائیں گے۔

والاھ وعاد من عاد الاثر قال انی فرمکم وانکم داردون علی الحوض - حوض اعرض من بین مصری الی صنعا فیہ عدد النجوم قد جان من فضة وانی سائلکم عین ترددن علی الحوض من الثقلین فانظروا کیف تحلفونی فیہما التقل الاکبر کتاب اللہ سبب طرفہ بید اللہ و طرفہ بایدیکم و عترتی اھلبیتی فاستمسکوا بھا ولا تضلوا و انھا مبانی اللطیف الخبیر اھما لن ینقض احقی و رد علی الحوض

۴۷- اخراج الطبرانی فی الکبیر والضعیف فی المتحدک

۴۸- اخراج ابو نعیم فی الحلیۃ وغیرہ عن ابی طفیل
ان علیا قام فحمد لله واشتغی علیہ ثم قال انشدنا
من شہد یوم عذیر خمر لا قام ولا یقوم رجل یقول
مدبت او یلفظ لا رجل سمعت اذ ناله ودعاہ قلبہ
فقام سبعة عشر رجلا منهم خزیم بن ثابت وسهل
بن سعد وعدی بن حاتم وعقبہ بن عامر والواہب
الانصاری وابوسعید الخدری وابوشیریح الخزرجی
وابوقدامة الانصاری وابویعلی انصاری وابو
الہاشم بن البہان ورجال من قریش فقال علی ہاتوا
ما سمعتم فقالوا انشدنا قبلنا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع نزلنا بقدر خمر
ثم ناذی بالصلوة فضلینا معہ ثم قام فحمد اللہ و
اشتغی علیہ ثم قال ایھا الناس ما انتم قائلون
قالوا قد بلغت قال اللہ ثم قال فمرأۃ ثم قال
انی واشتد ان ادعی فاجیب والی مسئول وانتم
مسئولون ثم قال ایھا الناس انی تادل فیکم
الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیت ان تمسکتم
بہما لن تضلوا فانظروا کیف تحلفون فیہما واعظما
لن یتغیرا حتی یرد علی الحوض نباء فی ہذالک
اللطف الخیر ثم قال ان اللہ مولای وانا مولی
المؤمنین الستم تعلمون انی اولی بکم من انفسکم
قالوا بلی قال ذالک ثلاثا ثم اخذ بیدک یا
امیر المؤمنین فرفعہا وقال من کنت مولاه فخلی
مولاه اللہ وال من والاه وعاد من عاداه
فقال علی صدقتم وانا علی ذالک من الشاہدین

۴۹- طبرانی نے کتاب کبیر میں اور ضعیف اپنی کتاب مختار
میں اسی حدیث متذکرہ صدر کو نقل کیا ہے،

۴۸- ابو نعیم نے کتاب علیہ وغیرہ میں ابی طفیل کے حوالے
سے حدیث لکھی ہے کہ علی مرتضیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)
نے کھڑے ہو کر خدائے تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی
اور سر یا کہ میں ان لوگوں کو اس کا واسطہ دیتا ہوں
جنہوں نے واقعہ یوم عذیر خمر آنکھ سے دیکھا ہو اور
کان سے سنا ہو وہ شہادت دیں اور ایسا آدمی
مطلق نہ کھڑا ہو جس نے یہ واقعہ دوسروں سے سنا
ہو، شہر آدمی اٹھے اور ان میں خزیمہ بن ثابت
سہل بن سعد، عدی بن حاتم وعقبہ بن عامر والواہب
انصاری، ابوسعید الخدری، ابوشیریح الخزرجی، وابو
قدامة الانصاری اور ابویعلی انصاری، وابو الہاشم
بن البہان اور بہت سے آدمی قبیلہ قریش سے شامل
تھے میں نے یہاں علیؑ نے کہ تم لوگ بیان کرو کہ تم نے
کیا کیا سنا تھا انھوں نے عرض کیا کہ ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر کاب تھے اور کہ حجة الوداع کو
وایسی کے وقت حضورؐ نے بمقام عذیر خمر قیام فرمایا
اذان دلوای اور ہم نے حضورؐ کے ہمراہ نماز ادا
کی پھر حضرت نے کھڑے ہو کر خدائے تعالیٰ کی تریف
و توصیف بیان کی اور سر یا کہ میں حاضرین جب
تم سے سوال ہوگا تو کیا جواب دو گے،

سب بولے کہ ہم عرض کریں گے کہ آپؐ نے تبلیغ رسالت
فرمائی پھر آپؐ نے بھی تین مرتبہ کہا کہ میں بھی یہی شہادت
دیتا ہوں،

پھر فرمایا کہ میں غنقریب رحلت کرنے والا ہوں اور مجھ
سے بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی اور یہ کہ کھڑے ہو کر سر یا کہ

میں تمہارے پاس دو سنگین خبریں چھوڑے جاتا ہوں اور وہ دونوں کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں اور کہ اگر تم نے ان سے میرے بعد تک (پیر دی) رکھا تو ہرگز نگراہ نہ ہو گے پس وہ بیان رکھو کہ ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو اور کہ خدا کے لطیف و خیر نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا ہوں گے تا ان کے حوض پر مجھ سے جائیں، پھر ارشاد فرمایا کہ خدا نے تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مومنین کا مولیٰ ہوں اور کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں تمہارے نقوس سے اولیٰ ہوں، اس پر سب نے عرض کیا کہ بیشک، چنانچہ تین مرتبہ یہ ہی کہا،

پھر دیا امیر المومنین علیؑ حضور نے تمہارا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا میں کنت مولاه فعلی مولاه اور دعا فرمائی کہ اے خدا کے عزوجل تو دوست رکھ اسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اس کا دشمن ہو چنانچہ امیر المومنین علیؑ علیہ السلام نے سب سے یہ شہادت سن کر فرمایا کہ تم لوگوں نے سچی شہادت دی اور کہ میری بھی یہی شہادت ہے،

۴۹ - کتاب موالات میں ابن عقیل نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس اپنے دو خلیفہ چھوڑتا ہوں ان میں سے ایک کتاب خدا ہے جو آسمان سے زمین کی جانب رسی کی طرح ٹنکی ہوئی ہے اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا ہوں گے اور کہا حالت میں میرے پاس حوض پر جبا بیٹھیں گے،

۵۰ - احمد نے عبد بن جمیل کے حوالہ سے اپنی سنن میں

۴۹ - واخر ابن عقیل فی الموالات من طریق محمد بن کثیر عن قطروابی الجارود کلیمہا عن ابی الطفیل عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تاریخہ فیکم خلیفتین کتاب اللہ عزوجل جبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیعتی وانما لن یفترقا حتی یرد علی الحوض،

۵۰ - واخر احمد فی مسندہ عن عبد بن حمید بسند

جید و لفظہ افی تارن فیکم الثقلین معا ان تمسکتہ بهما
ان تصلوا کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی بھان یفتوحا
حتی یرد علی الحوض،

۵۱۔ و اخرج طبرانی بنی الکبیر و رجال ثقات و لفظہ
افی تارن فیکم الخلیفتین کتاب اللہ و اہل بیتی و
انھما ان یفتوحا حتی یرد علی الحوض و کیف تخلفی
فیہما،

۵۲۔ عن حمزۃ الاسلمی و لفظہ افی تارن فیکم ما ان
تمسکتہ بھما ان تصلوا کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی الا
و انھما ان یفتوحا حتی یرد علی الحوض فانظر و کیف تخلفی
فیہما،

۵۳۔ و اخرج ابن عقیلہ فی الموالا عن عامر بن ابی
بن ضمر و حدیث یفہ بن الاسید قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایما الناس ان اللہ مولای
و انا اولی لکم من الفسکد الا من کنتہ مولای فہذا
علی مولای و اخذ بیل علی فرغوا حتی عرف القوم
اجمعون ثم قال اللهم وال من والای و عاد من
عادنا ثم قال و انی سائیکم حین تردون علی الحوض
عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیما۔ متا نواد
ما الثقلون۔ قال الثقلان الاکبر کتاب اللہ و سبب

نہایت معتبر سند سے بایں لفظ لکھا ہے کہ فرمایا حضور نے کہ میں
تم لوگوں کے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑ جاتا ہوں اگر تم ان
سے تمسک رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک کتاب
خدا ہے اور دوسرے میرے اہل بیت اور یہ دونوں کبھی علی
ہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض پر پہنچیں،

۵۱۔ و طبرانی نے اپنی کتاب کبیر میں نہایت معتبر لوگوں
سے بایں الفاظ حدیث بیان کی کہ فرمایا جناب رسول خدا
نے کہ میں تمہارے پاس اپنے دو خلیفہ چھوڑ جاتا ہوں ایک
کتاب خدا ہے اور دوسرے میرے اہل بیت اور یہ ایک
دوسرے سے ہرگز جدا ہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض
کو پہنچیں۔

۵۲۔ حمزہ الاسلمی نے لفظ کحدیث نقل کی ہے کہ فرمایا
جناب سرور عالم نے کہ میں تمہارے پاس ایسی چیزیں
چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم ان سے تمسک رہے تو ہرگز
گمراہ نہ ہو گے اس میں سے ایک کتاب اللہ ہے اور دوسرے
میرے اہل بیت ہیں آگاہ رہو کہ یہ ایک دوسرے سے
ہرگز جدا ہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض کو پہنچیں
میں دیکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو،

۵۳۔ کتاب سوالات میں ابن عقیلہ نے ابن عامر و
حدیث سے حدیث درج کی ہے اور یہ سب کہتے ہیں کہ فرمایا
جناب رسول خدا نے کہ اے حاضرین خدائے تعالیٰ میرا
مولا ہے اور میں تم لوگوں سے بہتر ہوں اور یہ کہ ہر
فرمایا کہ آگاہ ہو جس کا میں مولا ہوں، اس کے یہ علی بھی مولا
ہیں اور پھر علی کا ماتہ پیر کر ان کو اس قدر بلند کیا کہ
تمام قوم نے ان کو پیچھا لیا پھر حضرت نے دعا فرمائی
کہ بار اہلبا جو علی کو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ
اور جو اسکو دشمن رکھے تو اسکو بھی دشمن رکھ،

طرفہ بید اللہ و طرفہ باید یکم والا صغر عمر تری
وقد نبیل اللطیف العجیران لا یفترقا حتی یلقیا فی
سکنت بلی هم ذالک فاعطانی ذلک و تسبیحاً و تہلیل
و زہ قلموہم فاکلہم اعلم منکم

پھر حضرت نے فرمایا کہ میں خوض پر یقین کے متعلق تھے
سوال کروں گا سپر لوگوں نے عرض کیا کہ حضور یقین
کیا ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نقل اکبر تو خدائے تعالیٰ کی
کتاب ہے جس کا ایک سرا خدائے تعالیٰ کے دست قدرت
میں ہے اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں ہے اور نقل
اصغر میری عمرت اور اہمیت ہیں اور کہ خداوند عالم
نے مجھے طلع فرمایا ہے کہ یہ ایک دوسرے سے جدا
ہوں گے یہاں تک کہ دار آخرت میں جمع ہو ملاقی ہوں
اور خود دعا میں نے ان کے متعلق کی ہے وہ بارگاہ الہی
میں قبول ہو گئی ہے، پس تم ان سے سبقت نہ کرو
ورنہ مارے جاؤ گے اور نہ ان کو سبق پڑھاؤ کہ
وہ تم میں فاضل ترین ہیں،

۵۴ ابن عقیل نے چند طریقوں سے اسی حدیث مندرجہ
بالا کو عبد اللہ بن شان والی طفیل و حدیفہ سے
روایت کی ہے،

۵۵ علی رضی اللہ عنہ صحیحی یہی حدیث ہے کہ فرمایا
جنابے سو بخدا نے کہ میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑ دوں گا
کہ اگر تم ان سے تنسک ہے تو ہرگز نہ ہوگی۔ وہ ایک
تو قرآن ہے جس کا ایک سرا خدائے تعالیٰ کی
دست قدرت میں ہے اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ
میں اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔

۵۶ اسحاق بن داہود نے اپنی سند میں کثیر بن
زید کے طرز پر یہی حدیث مذکورہ روایت کی ہے اور
اسکی سند علی ابن اربطالب تک پہنچائی ہے اور اسکی
ہونے کی یہ بڑی جید سند ہے،

۵۷ اور اسی طرح دولابی نے اپنی کتاب وزیہ مطاہرہ
میں نقل کیا ہے،

۵۴ - اخرجه ابن عقلة من طريق عبد الله بن
حنان بن طفيل عن عامر بن حفص بن اسيد بن حوخا،

۵۵ ، وعن علي بن فضال عن ابن رسول الله قال
قد تركت فيكم ما ان اخذتم به من ثقلوا كتابي
سبب طرفه بید اللہ و طرفہ باید یکم والا صغر عمر تری

۵۶ - اخرجه اسحاق بن داہود فی مسنده
طریق کثیر بن زید عن محمد بن عمر بن علی ابن ابی صاف
ابیہ جلیہ و ہوسند جید و کذا

۵۷ روی الدولابی فی الذریۃ طہارۃ

۵۸- روى الحافظ الجفاني عن عبد الله بن الحسن
عن ابيه عن جده على بن رضى الله عنهم ولفظ ما في مختلف
فيكم ما ان تمسكت به من تصلوا - كتاب الله حبل طرفة
بيل الله وطرفة بايد يكم وعترى اهل بيتى ولن يفتقا
حتى يرد على الحوض،

۵۹- روى البزار ولفظ ما في قد تركت فيكم الثقلين
يعني كتاب الله وعترى اهل بيتى وانكم لن تصلوا
ان تمسكت بهما،

۶۰- عن ابى ذر اخذ بحلقته باب العبة فقال انى
سمعت رسول الله يقول انى تارك فيكم الثقلين
كتاب الله وعترى انما لن يفتقا حتى يرد على الحوض
فانظروا كيف تحلفون فيها،

۶۱- واحضه الترمذى فى جامعہ واخر ابن عقیقہ
موطرق سعد بن ظریف عن الاصمغین مینا عن علی و
عن ابی داود مولی رسول خدا لفظ ایها الناس انى تركت
فيكم الثقلين، الثقل الاكبر والثقل الاصغر فامسا
الاكبر هو جبل الله بيل الله وطرفة وطرف الاخر
بايد يكم وهو كتاب الله ان تمسكت به ان تصلوا و
لن تذلوا ابدا واما الاصغر وعترى اهل بيتى انما
الطيف الخبير اخبرنى انما لن يفتقا حتى يرد على الحوض
وسئلت ذالك بما فاعطاني والله سائلكم كيف تحلفون

۵۸- حافظ جفانی نے حضرت عبداللہ بن الحسن سے اور
انھوں نے اپنے پدر بزرگوار اور اپنے جد علیہ السلام سے اسی
حدیث کو بایں الفاظ نقل کیا کہ فرمایا حضورؐ نے تمہارے
پاس ایسی چیزیں چھوڑنا ہوں اگر تم ان سے متمسک رہے
تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، اور وہ خدا کے فضل سے تمہارے پاس
ہے جس کا ایک سرا خدا کے فضل سے تمہارے پاس ہے
اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں، اور دوسری چیز میری
عترت اہل بیت ہیں جو ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے
میں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر جا پہنچیں،

۵۹- بزار نے لفظ یہ حدیث اس طرح بھی ہے کہ
مستحق میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑنا ہوں
اور وہ متراں اور میرے اہل بیت ہیں اور اگر تم ان سے
متمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے،

۶۰- ابی ذر نے زنجیر در کعبہ پکڑا کر کہا کہ میں نے رسول اللہ
کی یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم میں دو سنگین چیزیں چھوڑتا
ہوں، ایک کتاب مذکورہ اور دوسرے میری عترت یہ ہیں
دوسرے جدا نہیں ہو سکتیں تا وہ فتنہ عوض پر میرے
پاس آ پہنچیں پس دیکھنا ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو،

۶۱- ترمذی نے اپنے جامع میں بھی اسی حدیث کو روایت
کیا ہے اور ابن عقیقہ نے بھی چند طریقوں سے ابی داؤد
علامہ رسول خدا مسلم سے بایں الفاظ حدیث بیان کی ہے کہ
فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ اے حاضرین میں تم میں دو
سنگین چیزیں چھوڑنا ہوں ثقل اکبر و ثقل اصغر
ثقل اکبر تو اللہ تعالیٰ کی ایک رسی ہے جس کا ایک
سرا خود خدا کے فضل سے تمہارے پاس ہے اور دوسرا
سرا اسکا خود تمہارے ہاتھ میں اور وہ متراں ہے اگر
تم اس سے متمسک رہو گے تو ہرگز نہ تو گمراہ ہو گے اور نہ ذلیل

فی کتاب اللہ و اہل بیتہ

ہو گئے اور نقل ہمزیر اہل البیت ہیں خداوند تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا ہے، کہ یہ دونوں بھی ایک دوسرے سے جدا ہوں گے، تا انکو مجھ سے حوض پر آملیں اور یہ جی دعا میں نے ان دونوں کے متعلق کی ہے وہ مقبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ بھی تم سے سوال کرے گا کہ پیغمبر کے بعد قرآن اور اہل بیت پیغمبر کے ساتھ کیا برتاؤ کیا (ولتسئلن یومئذ عن النبیہ ایک دن آنے والا ہے کہ ہم اپنی نعمتوں کے متعلق تم سے سوال کریں گے اور وہ نعمتیں یہ ہیں اہل بیت پیغمبر ہیں،

سورہ مائدہ ۳۰ - رکوع ۲۷

و حدیث نمبر ۶۲ بات ۴ کتاب ہذا،

۶۲ ابن عقیلہ نے چند طریقوں سے بحوالہ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع من ابیہ وعن جدہ وعن ابی ہریرۃ لفظہ انی خلقت فیکم الثقلین ان تمسکتم بھما ان تضلوا ایدلک کتاب اللہ و عترتی اہل بیتہ ولن ینقضوا حتی یرد علی الخضر

۶۲ ابن عقیلہ نے چند طریقوں سے بحوالہ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع اور ابو اپنے باپ دادا اور ابی ہریرہ سے بایں الفاظ روایت بیان کی ہو کہ فرمایا جناب سرور عالم نے کہ میں تمہارے دو میان دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم ان سے تمسک رہے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں گے تاکہ انکو میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں،

۶۳ اور کتاب مواعظ حرقہ میں تیس صحابیوں سے یہ ہے حدیث تذکرہ صدر بہت سے صحیح اور حسن طریقوں سے درج ہے۔

۶۴ اور برز نے اپنی سند میں بی بی ام ثانی دختر ابیطالب سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا حج سے واپس ہوئے تو حمزہ عذیر پر بیٹھ کرے اور دو پہر کا وقت تھا کہ حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے حاضرین! یہ ہے کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں لہذا میں تمہارا

۶۴ واخرج ابن عقیلہ من طریق محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع من ابیہ وعن جدہ وعن ابی ہریرۃ لفظہ انی خلقت فیکم الثقلین ان تمسکتم بھما ان تضلوا ایدلک کتاب اللہ و عترتی اہل بیتہ ولن ینقضوا حتی یرد علی الخضر

۶۴ - فی صواعق المحرقة روى هذا الحديث ثلاثون صحابياً وان كثيراً من طرقة صحيح وحسن،

۶۴ - واخرج البزار في مسنده عن ام هانئ بنت ابی طالب قالت رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ حتی نزل بعد یزخر فقام خطیباً بالہاجرة فقال ایھا الناس انی اوشک ان ادعی فاجیب و قد ترکتم فیکم ما ان تمسکتم به من تضلوا ایدلک کتاب اللہ

جبل طرفہ بید اللہ وطرفہ بایں یکم وعترتی محل
بیتہ اذکرہ لہ فی اہل بیتہ الامتعالن یفتقر
حق یرد علی الحوض

پاس ایسی دو چیمپیزیں چھوڑ جاتا ہوں کہ اگر تم ان کی
اطاعت کرو گے تو کبھی بھی مگر اہ نہو گے، ان میں سے
ایک تو قرآن ہے کہ جنت میں ایک رسی کے ہے جس کا
ایک سرا حذائے قلکے کے دست قدرت میں ہے اور
دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں ہے، اور دوسری تھے
میری عترت اور اہل بیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے معاملہ
میں تم لوگوں کو خدا کو یاد دلاتا ہوں ہر شیار رشتہ کا یہ
دونوں ایک دوسرے ہرگز جدا نہوں گے، یہاں تک کہ
حوض پر مجھ سے جا ملیں،

۶۵۔ ابن عقدہ نے بی بی اسلمہ سے یہی روایت کی
ہے کہ حضرت صلعم نے مقام عذیر خیم علی کا ہاتھ پکڑ کر اس
قدر بلند کیا کہ ان کی نبلی کی سفیدی نمایاں ہو گئی
اور پھر فرمایا من کنت مولاه فعلى مولاه،
زراں بعد ارشاد فرمایا کسے جماعت حاضر ہیں میں تمہارے
پاس ثقلین یعنی کتاب خدا اور اپنی عترت کو چھوڑتا ہوں
اور کہ یہ کبھی ایک دوسرے جدا نہوں گے تا آنکہ
میرے پاس حوض کوثر پر جا پہنچیں،

۶۶۔ ابن عقدہ نے چند طرہ لفظوں سے عروہ بن قابیہ
اور اس نے بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے حدیث
بیان کی ہے کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
مرض الموت میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور اس وقت حضرت
کا حجرہ صحابہ بے ہمسرا ہوا تھا کہ لے لوگوں میں بہت ہی
جلد دینا سے رخصت ہونے والا ہوں اور تم کو قتلاؤ
دیتا ہوں تاکہ میری گردن پر بار نہ رہے کہ میں
تمہارے پاس دو چیمپیزیں چھوڑتا ہوں، ایک تو
اپنے خدا کی کتاب اور ایک اپنے اہل بیت یہ فسکہ کہ
علی کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ہے علی قرآن کے

۶۷۔ اخبر ابن عقدہ عن طریق عمر بن سعید بن عمر
وبن جلدہ بن ہبیرہ عن ابیہ عن جلدہ عن اہل
سلم قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مید علی بید یرخر فرہم ہا حق را ثبا بیاض بطیہ نقا
من کنت مولاه فعلى مولاه۔ ثم قال ایھا الناس انی
مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ولان یفترقا
حق یرد علی الحوض،

۶۸۔ اخبر ابن عقدہ عن طریق عروہ بن خاضج
فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا قال سمعت ابی صلی اللہ
علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ یقول وقد
امتلت من الحجۃ من صحابہ ایھا الناس لو شک ان
اقبض قبضاس یعاون قد ذہمت الیکم القول معذرت
الیکم الا انی مخلف فیکم کتاب ربی عنی وجلی وعترتی
اہل بیتی ثم اخذ بید علی فقال ہذا علی لم یلقہ الا
مع علی لا یفترقان حق یرد علی الحوض فاسئلکموا
مخلفونی فیہما

ساتھ ہے اور قرآن اس کا ساتھی ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں گئے تاکہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں وہاں میں تم سے پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا،

۴۷۔ ابن عقیلہ اور حافظ ابو الفتح اجمعی اپنی کتاب موجبہ میں اور باقی لوگوں نے عبد الرحمان بن عوف سے روایت کی ہے کہ جب خدائے تعالیٰ نے مکہ کی فسخ نصیب کی تو حضرت مکہ سے طائف کی جانب چلے اور ۱۷ یا ۱۸ شب طائف کے محاصرہ میں بسر کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے طائف کو بھی فتح فرمادیا،

پھر حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور خدائے تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میں تمکو اپنی عترت کے ساتھ بیٹھی کرنے کی وصیت کرتا ہوں پھر فرمایا کہ یہ یقینی ہے کہ میں اور تم سب حوض پر نہیں گئے، خدا کی قسم اگر تم نماز نہ پڑو گے اور زکوٰۃ نہ دو گے تو میں ایسے آدمی کو پتھر پھینکتا کروں گا جو مثل میرے ہے اور وہ تمہاری گردنیں اوڑائے گا یہ کہہ کر علی کا ماتہ پکڑا اور فرمایا کہ وہ آدمی یہی ہے،

۴۸۔ سید ابوالحسن نجفی نے اپنی کتاب اخبار المذنبہ میں جابر بن عبد اللہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ اپنے مرض وفات میں علی اور رضی بن عباس کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے حاضرین میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم نے ان کی ہمت کی تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ کتاب خدا اور میرے اپنی ہی ہیں پس تم ان سے نفرت نہ کرنا اور ان کے مراتب پر حسد نہ کرنا نہ ان سے نفی نہ کرنا اور حکم خدا کے بوجھ نہیں بھائی بھائی بنے رہنا میں دوبارہ تمکو اپنی عترت

۴۷۔ واخرج ابن عقیلہ والحافظ ابو الفتح اجمعی فی کتابہ الموجز والعلی والنجیب والیعلی عن عبد الرحمان بن عوف قال لما فتح الله بر مولی صلی الله علیہ والہ وسلم مکة الفصحی الی الطائف فخاصها سبع عشر لیلۃ: وتسع عشر فتح الله الطائف ثم قام فخطبنا محمد الله واثنتی علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا وان موحدا کم الحوض والذی نفسی بیلہ ولیقمان الصلوة ولیتوین الزکوۃ ولایبعثن علیکم رجلا کنفسی یضرب احنا قکم فمراخذ بیل علی نقال هو هذا،

۴۸۔ واخرج سید ابوالحسن نجفی فی کتابہ اخبار المذنبہ عن محمد بن عبد الرحمان بن خالد عن جابر بن عبد الله قال اخذ النبی صلی الله علیہ وسلم بید علی والفضل بن عباس فی مرض وفاته فبیعتہما علیهما حتی طس علی المبرق قال اجماع الناس قد ترک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تصلوا کتاب الله وعترتی اعل بلیق فلا تنافسوا ولا تجاسلوا ولا تباعضوا وكونوا اخوانا لما امرکم الله ثم اوصیکم بعترتی بلیق ثم اوصیکم بعذر الخی من الانصار

اہل بیت کے شلق وصیت کرتا ہوں، اسی طرح حضور نے قبیلہ انصار کے حق میں نیکی کرنے کی وصیت کی،

۶۹۔ جابر بن عبد اللہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو ناذہ قصویٰ سوار اور خطیبہ پر سہتے ہوئے سنا اور یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ اے لوگو میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تھے ان سے شلق رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ چیزیں کتاب خداوند تبارک اور میری عترت ہیں،

۷۰۔ اسی حدیث کو ترمذی نے بھی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہلے کہ صحیحین غریب ہے،

۷۱۔ ابن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں تھے جب مقام جحفہ پر پہنچے تو آپ نے قیام کیا اور پھر خطیبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ اے لوگو خداوند تبارک مجھ سے بھی سوال فرماتے گا اور سو بھی پس تم سوال کا کیا جواب دو گے،

لوگوں نے عرض کیا کہ ہم یہ شہادت دیں گے کہ حضور نے تبلیغ احکام فرمائی اور تمکو نصیحت بھی کی اور حقوق بھی ادا فرمائے، اس پر حضرت نے فرمایا میں اس وقت بھی تمہارے سامنے ہوں اور یقیناً تم حوض پر بھی میرے پاس آؤ گے اور میں تمہارے پاس ثقلین چھوڑے جاتا ہوں اور وہ ایک دوسرے ہرگز جدا نہیں ہوں گے مانگے میرے پاس حوض پر جا پہنچیں پھر ارشاد فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارے نفسوں سے بہتر ہوں عرض کیا کہ بیشک پھر حضور نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنتم مولاء فلی مولاء اور یہ دعا فرمائی

اللہم وال من والاه وعاد من عاداه،

۶۹۔ عن جابر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم صفاۃ وهو علی ناذہ القصویٰ یخطب فسمعت یقول یا ایہا الناس انی قد ترکت قبکم ما ان اخذتمہ من ثقلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی،

۷۰۔ اخبرہ الترمذی وقال حسن غریب،

۷۱۔ اخبرہ ابن عقیل عن جابر بن عبد اللہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فلما رجع الی الحقیقۃ نزل فرخطب الناس فقال ایہا الناس انی سؤل و انتم مسؤولون فما انتم قائلون، قالوا نشہد انک قد بلغت وصیحت و ادیت قال انی لکم فی طوانتہ و ادیت علی الحوض و انی مختلف قبکم الثقلین ان تمسکتمہما من ثقلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی و انما کن فی حق یرد علی الحوض ثم قال المستعملون انی اونی بکم من انفسکم قالوا علی فقال اخذ بید علی من کنتم مولاء فلی مولاء ثم قال اللہم وال من والاه وعاد من عاداه،

۶۲۔ واخرج الحافظ جمال الدين زندي عن عبد الله بن زيد بن ثابت عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب ان يتساهل اي يتاخر في جلبه وان يتمتع بما حوله الله فلن يخلط في اهل خلافة حسنة من لم يخلف فيهم بقرعة لا وورد على يوم القيامة مسودا وجهه

۶۳۔ اخرج الطبراني في الاوسط عن ابن عمر قال اخر ما تكلم به النبي اخلفوني في اهليتي حين انتهى جواهر العقدين،

۶۲۔ حافظ جمال الدين زندي نے عبد اللہ بن زید بن ثابت سے اور انھوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی ہے کہ فرمایا حضور نے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی مدت عمر بڑھ جائے تاکہ وہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے مستمع ہوتا رہے تو اسکو چاہئے کہ میرے اہل بیت سے جو میرے پس ماندگان ہیں نیکی سے پیش آئے اور جو شخص ان سے میرے بعد حسن سلوک نہ کرے گا اسکی عمر کوتاہ ہو جائے گی اور قیامت کے دن میرے سامنے وہ رویا ہ آئے گا،

۶۳۔ طبرانی نے کتاب الاوسط میں ابن عمر کے حوالہ سے حدیث لکھی ہے کہ موت کے وقت سب سے اجزبات جو حضور نے فرمائی وہ یہ تھی کہ میری اہل بیت کے ساتھ نیکی کرنا۔
جواہر العقدين کی عبارت ختم ہوئی،

تمت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب پنجم

پانچواں باب میں مضمون کہ خدا کے عزوجل نے اپنی اولیٰ اسکے اہل بیت کو عوام الناس کے صدقات سے محفوظ فرمادیا، کتاب جمع الفوائد میں عبدالمطلب بن ربیعہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ یہ صدقات اہل بیت کے ہاتھوں کا میل ہیں اور اسی واسطے یہ محمد اور ان کی آل کے لئے حرام ہیں، یہ حدیث صحیح مسلم، ابی داؤد اور نسائی میں بھی موجود ہے،

۲۔ کتاب شکوۃ میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن ابن علی نے صدقہ کی کچھ روٹوں میں سے ایک کچھوڑ اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی تو حضرت نے دوبار فرمایا کہ نکال پھینکو، نکال پھینکو کیا تم کو یہ علم نہیں ہے کہ تم پر صدقہ منع ہے؟ یہ حدیث متفق علیہ ہے

۳۔ کتاب شکوۃ میں ابوہریرہ سے حدیث ہے کہ جب کوئی شخص حضرت صلعم کے پاس کھانا لاتا تو آپ دریافت فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ، پس اگر جواب ملتا تھا کہ صدقہ ہے تو آپ ہچکچاتے فرمادیتے تھے کہ تم لوگ اس کو کھا لو اور غنہ کھاتے تھے اور اگر جواب ملتا کہ ہدیہ ہے تو خود بھی سب کے ساتھ نوش فرماتے یہ حدیث متفق علیہ ہے،

۴۔ کتاب جمع الفوائد میں ابی رافع سے مروی ہے جناب رسول خدا نے بنی مخزوم میں کا ایک شخص دھوئی صدقہ

الباب الخامس فی بیان تطہیر اللہ عزوجل نبیہ مع اہل بیتہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن آخر الناس اوفی جمع الفوائد میں عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا لصدقات انہما علی و شاخ الناس و انما علی لہم ولا لزل محمد و سلم و ابی داؤد و نسائی

۴۔ وفی مشکوۃ عن ابی ہریرۃ قال اخذ من بن علی رضی اللہ عنہما تمرہ من تمر الصدقۃ فجعلہما فی فمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کخر کو لیطرحہما ثم قال اما شعرت ان لو ناکل الصدقۃ؟ متفق علیہ،

۵۔ وفی مشکوۃ عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوتی بطعام سئل عنہ اھذینہ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ قال لا صحابہ کلوا ولھما کل وان قیل ہدیۃ ضرب بیدہ فاذا کلہم متفق علیہ،

۶۔ وفی جمع الفوائد عن ابی رافع قال ان رسول اللہ استعمل رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فاذا

ابو ارقاع بن یثیعہ قال صلے اللہ علیہ وسلم ان
الصدقة لا یحل لنا وان مولی القوم منهم

کے لئے مقرر فرمایا ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے یہ
سوچا کہ میں بھی اس صدقہ میں سے کچھ کھاؤں تو حضورؐ
نے فرمایا کہ لے ابو رافع صدقہ ہمپر حرام ہے،
اور کہ تو علامی کے تعلق سے ہمارا ہی شمار ہوتا ہے،
معلوم ہوا کہ غلام اہل بیت میں داخل ہے، لیکن اہل بیت
بموت اس کا تعلق نہیں ہو سکتا

۵۔ لاصحاب السنن قال التبعہ صلے اللہ علیہ و
سلم لا یحل لکم اہل البیت من الصدقات شیا ولا
عنا لہ الا بدیان لکم فی حمل الخمس ما یکفیکم
رواہ الطبرانی فی الکبیر

۵۔ صحابہ سنن سے حدیث ہے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے
کہ اہل بیت نبوت صدقہ میں سے کچھ بھی پتھر حال نہیں
ہے اور نہ ہاتھوں کا دھوؤں تمہارا سے لے جا رہے
تمہارا سے لے تو خمس مخصوص ہے اور وہ کافی ہے کسی
مصلحت سے بعد وفات حضورؐ یہ خمس بھی اہل بیت سے
چھین لیا گیا، اور طبرانی نے کیسوں ہی یہ روایت کی ہے
۶۔ کتاب جواہر العقیدین میں حضرت جعفر الصادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے مکہ اور
مدینہ کے درمیان ایک پیادہ پر پانی پی لیا کسی نے عرض
کیا کہ آپ نے صدقہ کا پانی پی لیا، نہر یا کہ صرف صدقہ
واجبہ ہمپر حرام ہے

۶۔ موفی جواہر العقیدین عن جعفر الصادق عن
ابنہ علیہم السلام انہ شرب من سفایات من
الملکۃ والمدينة فقیل لکثر بہ من الصدقة
قال انما حرم علینا الصدقة المفروضۃ

۷۔ کتاب جواہر العقیدین میں امام حسن ابن حضرت
علی علیہم السلام سے حدیث ہے کہ ہم اپنے جد علیؑ کے
علیہ وآلہ وسلم کی ہر کاب کجھوروں کے ایک ڈھیکے
باس پہنچے اور وہ کجھوریں صدقہ کی تھیں میں نے اس میں
ایک کجھور میں ڈال لی تو حضورؐ نے ایک انگلی میرے
منہ میں ڈال کر منع فرمایا کہ اس کو نکال پھینکا اور فرمایا
کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم آل نبین یعنی آل محمد پر صدقہ
حرام ہے، ایسا نبین پر طحا جاتا ہے یہ حدیث بھی
بھی ثابت کرتی ہے کہ قریش بھی آل نبین سے الگ تھرا ہے

۷۔ وفی جواہر العقیدین عن الحسن ابن علی علیہم السلام
قال کنت مع جدی فمر علی جریف من الصدقة فتأخذ
منہا تمرہ فالقیتمہا فی نبی فادخل یدہ فی فی ثوب
ہا بلعہا فقال لی اما شعرت اننا آل نبین محمد
لا یحل لنا صدقة

۸۔ رواہ احمد والحاوی وقال اسنادہ قوی جید
فی الاصابہ۔

۹۔ وفی سنن لدائی عن سعید ابن مسیب عن جبیر بن
مطعم قال لما قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی القربیٰ مینہ
ہاشم وبنی المطلب اثنیۃ انا وعثمان بن عفان
فقلنا یا رسول اللہ ہولاء بنو ہاشم لا نکر فضلہم
الذی حلیک اللہ بہ عنہم ارایت بنی المطلب اثنیۃ
ومتعتنا واما نحن وھم منک بمنزلۃ واحدۃ فقال
انتم لیسوا قری فی الجاہلیۃ والاسلام فقد فہما
فیہم ثم قال انا ان محمد لا ناکل الصدقۃ،

۱۰۔ رشید بن مالک رضی اللہ عنہم قال کنت عند
بنی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاع رجل بطبق علیہ
تمر فقال ہذا صدقۃ فقد فہما الی القوم والحسن ابن
علی رضی اللہ عنہما بین ید ید فاحذ تمرة فادخلہما
فی فمہ فادخل اصبعہ فی فمہ اما بنو ہاشم و
بنی عبد المطلب شی واحد والشبک بنی صابغہ،
ودی النجادی وابوداؤد بخولہ،

۸۔ یہ ہی سند رجح بالا حدیث امام احمد بن حنبل اور طحاوی
نے بھی بیان فرمائی ہے اور کہا ہے کہ حدیث کی اسناد
بڑی جید اور قوی ہیں اور کتاب اصباہ میں موجود ہیں
۹۔ کتاب سنن لدائی میں سعید بن مسیب سے اور
اس نے جبیر بن مطعم سے حدیث نقل کی اور کہا کہ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم
اور اولاد عبد المطلب میں تقسیم فرمایا،

اس اشنا میں ہیں اور عثمان بن عفان بھی حاضر خدمت
ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ لوگ بنی ہاشم ہیں اور ہم ان کی اس نصیب کے قایل ہیں
جو اللہ تعالیٰ نے انکو اس وجہ سے بخشی ہے۔

کہ آپ ہمارے بنی (ان جہاں سے ہیں کیا آپ امیر
عزیز بنائیں گے کہ آپ نے بنی عبد المطلب کو حصہ
دیا اور ہمارے دم فرمایا حالانکہ وہ اور ہم لوگ
جناب سے ایک ہی مائتہ ہوتے ہیں، حضرت نے
فرمایا کہ ان لوگوں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں مجھ سے
جدائی اختیار کی اور نہ حالت اسلام میں بس اُس
معروضہ کو خیال نہ فرما کر حصہ ان ہی بنی ہاشم اور بنی
عبد المطلب کو عطا فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہم لوگ آل
محمد ہیں اور صدقہ نہیں کھاتے

۱۰۔ رشید بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی
ہے کہ ہم خدمت جناب سو کھانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں حاضر تھے کہ ایک شخص ایک طبق لھجروں کا لایا
اور عرض کیا کہ صدقہ ہے تو حضور نے اسکو
لوگوں کی جانب سرکا دیا حسن بن علی رضی اللہ عنہم
آپ کی گود میں تھے انھوں نے ایک خسر ما اٹھا کر
منہ میں رکھ لیا، پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی

انھی ان کے منہ میں ڈال کر اس کو نکال پھینکا اور فرمایا کہ تم نبی ہاشم اور نبی عبدالمطلب ایک ہی شے ہیں اور مثال کے لئے دو انگلیوں کا فاصلہ دکھلایا،

بزرگساری اور ابوداؤد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے،

۱۱۔ سنن ابن داؤد و ابن السدی قال فی سہم القریٰ

ہم عبدالمطلب قال اللہ تعالیٰ انما الصالحات نفقۃ

و المساکین رسولہ توبہ وارثہ و کہ رسولہ و قال اللہ

تبارک و تعالیٰ ما افاء اللہ علی رسولہ من اهل القریٰ

فللہ وللرسول ولذی القریٰ فی سورہ - خمس یا زید رکوع ۱

ترجمہ: صدقات فقرا اور مساکین کا حق ہے،

اور نیز یہ آیت بھی تلاوت فرمائی ما افاء اللہ علی رسولہ

من اهل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القریٰ (سورہ محشر

پارہ ۲۸ رکوع ۴)

ترجمہ: جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بیتوں کے

لوگوں سے مفت دلادیا وہ خود اللہ تعالیٰ کا ہے اور

اسکے رسول اور اسکے عزیزوں کا۔

۱۲۔ کتاب جواہر العقیدین میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے اپنے نبی کے ساتھ اس کے ال بیت کو بہت سی

چندیں بس شریک فرمایا ہے اور مولانا غفر العین رازی

بنے ان میں سے پانچ باتوں کو چھانٹا ہے۔

اول یہ کہ خدا نے تمہارے لئے اپنے رسول کو اس

طرح سے سلام کے لئے خطاب فرمایا ہے سلام علیک

ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ترجمہ: اے ہمارے نبی تجھ پر ہمارا سلام اور ہماری رحمت

اور برکات نازل ہوں، اور اہل بیت نبی کے لئے فرمایا

سلام علی آل نبیکم آل محمد تم پر سلام بھیجئے، سورہ

۱۱۔ مصافات پارہ ۳۳ رکوع ۳ میں آیتیں تعابیر ال لیس

۱۱۔ و فی سنن ابن داؤد و ابن السدی قال فی سہم القریٰ

ہم عبدالمطلب قال اللہ تعالیٰ انما الصالحات نفقۃ

و المساکین رسولہ توبہ وارثہ و کہ رسولہ و قال اللہ

تبارک و تعالیٰ ما افاء اللہ علی رسولہ من اهل القریٰ

فللہ وللرسول ولذی القریٰ فی سورہ - خمس یا زید رکوع ۱

ترجمہ: صدقات فقرا اور مساکین کا حق ہے،

اور نیز یہ آیت بھی تلاوت فرمائی ما افاء اللہ علی رسولہ

من اهل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القریٰ (سورہ محشر

پارہ ۲۸ رکوع ۴)

ترجمہ: جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بیتوں کے

لوگوں سے مفت دلادیا وہ خود اللہ تعالیٰ کا ہے اور

اسکے رسول اور اسکے عزیزوں کا۔

۱۳۔ و فی جواہر العقیدین ان اللہ تعالیٰ جعل اهل

بیت نبیہ صلۃ اللہ علیہ وسلم مطابقا فی مثلہ

کثیرۃ عند غفر الدین رازی منہما خمسۃ اشیلو

احدھا فی السلام - قال سلام علیک ایھا النبی

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و قال لاھل بیتہ سلام علی آل لیس

میرا کچھ ذاتی نسخ نہیں ملکہ یہ حسب بھی مکتوبی فائدہ
وے گا تاں ما علینکم من اجرہم لکم سورہ سہما
پارہ ۲۷۵ رکوع ۱۲۶

۱۱۔ وفی عیون اخبار الرضا عن دیان بن صلت
قال حضر الرضا علیہ السلام فی مجلس المامون بمرو
وقد اجتمع فی مجلسه جماعته من العلماء اهل العراق
وخراسان فقال المامون اخبرونی عن معنی هذا
الایة "ثم اورثنا الكتاب الذین اصطفینا
من عبادنا" فقالت العلماء اراد الله عزوجل
بذلک الایة کلها فقال الرضا علیہ السلام
المراد بذلک العترة الطاهرة لانه لو كانت
المراد الایة لكانت باجمعهما فی الجنة بقول الله
عزوجل فمنهم طاهر انفسه ومنهم مقصد منهم
سابق بالخیرات باذن الله ذالک هو الفضل
الکبیر ثم جمعهم کلهم فی الجنة فقال حیات
عدن یدخلونها یملون فیها من اساور من
ذهب وولود لباسهم فیها حریر فصارت
الوراثه للعترة الطاهرة لا لغيرهم وهم
الذین نزل بشائهم "انما یرید الله لیزهب
عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وهد
الذین قال رسول الله صلی الله علیه و آله
وسلم اتی فخلعت فیکم التقلین کتاب الله و
عترتی اهل بیتی الا وانهما من لیتقا حتی یردا
علی المحضر فانظروا کیف تختلفون فیها

ایما الناس انهم لا یقلوهم فانهم اعلم منکم
قال الرضا علیہ السلام ان الصدقات تحرر
علیهم دون غیرهم اما علمتم انه وقعت الوراثه

میں اور یہ جی بڑا فضل خداوندی ہے
اور فرمایا کہ اگر ان علماء کے قول کو جمع مان لو تو ظالم
نفس اور مقصد اور سابق بالخیرات تینوں کے

والطهارة على المصطفين المهتمين وصدقوا
يقول الله تعالى ولقد اسلنا نوحا وابراهيم وعلنا
في ذليلهم النبوة والكتاب فمنهم مهتد وكثير منهم
فاسقون فسادت وراثته النبوة والكتاب للمعتد
دون الفاسقين وفضل العترة على غيرهم
ثابت بقول الله تعالى ان الله اصطفى ادم
ونوحا وال ابراهيم وال عمران على العالمين ذرية
بعضها من بعض والله يميع عليهم امر محمد و
الناس على ما آتاهم الله من فضله فقد ائنا
ابراهيم الكتاب والحكمة وائناهم ملكا عظيما
ثم خا طرب سائر المؤمنين بقوله تعالى يا ايها الذين
امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم
يعني الذين قرأتم بالكتاب والحكمة وحسد الناس
عليهم وقد فسر الله عز وجل اصطفاء العترة
في الكتاب في اثنا عشر موضعا،

تینوں گروہ بشیعتی ہونے چاہئیں یہ فرمایا خوات عدن
یہ خلوتھا یخلون فیہا من اسادر من ذہب و
لو لوآ ولہا سہم فیہا حیر۔

ترجمہ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لئے حبث کے
یا عدن میں داخل ہوں گے اور وہاں انکو طسائی
کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس
حریر کا ہوگا دوسرہ فاطر ۲۲

پس یہ وراثت کتاب خدا صرف عترت غیر کے لئے ہی
اور کوئی اس میں شریک نہیں ہے اور یہ عترت رسول خدا
وہ گروہ ہی جس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انما یریل اللہ لہن ہب عنکم الرحمن رسوہ اخب
پارہ ۲۲) اور رسول خدا ارشاد فرماتے ہیں انی

مخلفن فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی الاخرہ
یعنی اے لوگو میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں
چھوڑنے والا ہوں ان میں ایک تو کتاب خدا

اور دوسرے میری عترت ہیں اور ایک دوسرے ہر گز
نہیں ہوں گے تا انکہ میرے پاس عرض پر پہنچ جائیں

اور کہ ویکھنا میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا کرتے
ہو اور ساتھ ہی حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ اس

میرے عترت کو سبق و پر طھانا کیونکہ یہ گروہ تم
سے بہت ہی فاضل ہے (یکھو متعدد احادیث

ان میں باب تذکرہ وریاب چہارم)

زان بعد جناب امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی
گروہ پر صدقہ بھی سرام ہے اور کہ کیا تم نہیں مانتے

کہ وراثت کتاب خدا اور عمارت صرف ان لوگوں
کے لئے مخصوص ہیں کہ جبکہ خداوند عالم نے منتخب

فرمایا اور انکو ہدایت یافتہ بھی بنا دیا اور انہی اس

آیت کا حوالہ دیا ولقد ارسلنا نوحا وابراہیم و
 جعلنا فی ذریتہما النبوة والکتاب فمنہم مہتد وکثیر
 منہم فاسقون (سورہ حادید پارہ ۲۱)

ترجمہ - اور تحقیق ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر
 بنا کر بھیجا اور انکی نسل میں پیغمبری اور کتاب
 روحی بھیجی، مگر جاری رکھا بس ان میں سے
 بعض تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے فاسق
 لہذا ثابت ہے کہ وراثت نبوت اور وراثت کتاب
 خدا ہدایت یافتہ ہے مگر وہ کسے ہے نہ قاتلین
 کسے لے اور عترت پیغمبر کی فضیلت ان کے غیر
 پر اللہ تعالیٰ کے اس قول سے بھی ثابت ہے
 آیہ ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحا و آل ابراہیم و آل
 عمران علی العالمین ذریتہ بعضہما من بعض (سورہ

آل عمران پارہ ۱۱)
 ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا حضرت آدم اور
 حضرت نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا
 جہان کی مخلوق میں سے اور یہ ایک دوسرے کی ذریت
 ہیں اور ہمارے نکلے اسمیع وعلیم ہے ساتھ ہی یہ
 آیت تلاوت فرمائی، ام یحسدون اناس علی ما
 اتہم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل ابراہیم الکتاب
 والحکمۃ وامنناہم ملکا عظیما (سورہ نسا پارہ ۵)
 یا خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو نعمت عطا فرمائی جو
 (علم قرآن) تو اس پر چلے مرتے ہیں۔ پس آج یہ کوئی
 نئی بات نہیں ہے پہلے ہی فائدہ ان ابراہیم کے لوگوں
 کو ہم نے اپنی کتاب اور حکمت اور ایک بڑی بہاری
 سلطنت عطا فرمائی تھی)

پھر امام نے منبر مایا کہ خدا نے تعالیٰ نے اس منبر

ذیل کلام پاک میں حبلہ مومنین کو مخاطب کیلئے،
اور یہ آیت تلاوت فرمائی یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول وادلی الامر منکم
(سورہ نسا پارہ ۵ ترجمہ اے مومنین اللہ کی اطاعت
کرو اور نیز اطاعت کرو رسول اور صاحب امر کی جو
تم میں سے ہو) پھر امام نے فرمایا کہ یہی گروہ ہے
حبیب اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور حکمت سے
خلق کر دیا ہے اور اسی وجہ سے لوگوں اس گروہ
پر حسد کیا،

پھر امام نے فرمایا اس گروہ معنی عترت پیغمبر کی
فضیلت کا ذکر خداوند تبارک و تعالیٰ نے اپنی
کتاب میں مفسد ذیل بارگاہ مقام پر فرمایا ہے

اول ارشاد باری تعالیٰ ہے واند عشیرتک
الاقربین ورھطک المخلصین (سورہ شورا پارہ ۴)
لے پیغمبر پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو
ڈراؤ اور ان لوگوں کو ڈراؤ حبیبو تمہارے ساتھ
اخلاص ہے ایت کا پچھلا جزو الی بن کلب اور
عبد اللہ ابن مسعود کے قرائن میں ہے اس آیت سے
عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی منزلت
پائی جاتی ہے (اب یہ اخیر جزو آیت قرآن میں نہیں ہے)
وہم پھر اللہ تعالیٰ نے فرماتے نمایرید اللہ لیب
عنکم الرحمن اهل البيت ویطہم کہ تمہارا رسول (سورہ شوریٰ
پارہ ۲۲ رکوع ۱)

سوم من ماجل فیہ من بعد ما جاءک من العلم فضل
تقالوا ندع ابناءنا وانباءکم (تا آخر آیہ) سورہ
آل عمران پارہ ۳

ترجمہ پھر حبیب تم کو عینی کی حقیقت معلوم ہو چکی تو اسے کہنا

اولہا قولہ تعالیٰ واند عشیرتک الاقربین ورھطک
المخلصین فی قرأت ابن کعب وہے تا بذلہ
فی مصحف عبد اللہ ابن مسعود و منزلہ
رفیعة،

ثانیہا نمایرید اللہ لینہب عنکم الرحمن اهل
البيت ویطہم کہ تمہارا رسول (سورہ احزاب پارہ ۳)

ثالثہا من حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم
فقتل تقالوا ندع ابناءنا وانباءکم ونساءنا و
نسائکم وانا نفسنا وانا نفسکم ثم منہل فیجعل لعنة
اللہ علی الکاذبین۔ فابرز ابنہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسل حلیا والحسن والحسین وفاطمة صلوات اللہ علیہ
وعینے من قوله انفسا نفس علی ومما یدل
علی ذلك قول النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
لتمت من نبو و لیعد لا یبعثن الہم رجلا کفشی
یعنی علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ فہذا
الخصوصیۃ لا یلحق ہر فرد بشر،

تھے ان کے بارے میں جھگڑا کرنے لگے تو ایسے
لوگوں سے کہہ دو کہ اچھا میدان میں آؤ ہم اپنے
پسران کو لائیں تم اپنے پسران کو لاؤ اور ہم
اپنی عورتوں کو لائیں ابھی عورتوں کو لاؤ اور ہم اپنے
نفسوں کو لائیں تم اپنے نفسوں کو لاؤ اور پھر
بارگاہ الہی میں گرد گراؤ اور جھوٹوں پر لعنت
کر رہا۔ تلاوت آیہ کے بعد امام علیہ السلام نے
فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی
وفاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کو لے کر سیدان
میں نکلے، انفسا سے مراد خداوند عالم علی ابن ابی
طالب ہیں اور اسکا ثبوت حدیث رسول خدا صلعم ہے کہ
فرمایا اپنے کالے بویہ و لیعد ہارے منع کئے ہوئے ابور
سے باز آؤ ورنہ میں ایک ایسے شخص کو مجبر لقینا
کروں گا جو مثل میرے نفس کے ہے یعنی علی ابن
ابطالب صلوات اللہ علیہ اور یہ ایسی فضیلت جو
کہ سوائے عترت پیغمبر کے اور کسی سے اس کا تعلق نہیں
چہا رہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی
سے سوائے اپنی عترت کے سب کو خارج فرمایا حتیٰ
کہ اور لوگوں نے اور خود حضرت عباس نے حضرت ز
ینکایت کی کہ اپنی علی کو مسجد میں رکھا اور کھڑا خارج
فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ نہ میں نے علی کو دیا کھا
نہ تم کو خارج کیا بلکہ خدا نے تعابے نے یہ ہی کھلایا
اس کی تائید میں یہ حدیث بھی فرمائی کہ انت منی بمنزلہ
ہارون من موسیٰ چنانچہ کلام خدا بھی یہ ہے
وا حینا الی موسیٰ واخیه ان یتوء لقو صما بمصر
بیوتوا واجبلوا بیوتکم قبیلہ سورہ یونس پارہ ۱۱
ترجمہ اور سمجھو سوئی اور ان کے بھائی کی طرف متی

سرا لیکھا اخراجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الناس عن
مسجدہ ما خلا العترۃ حتی تکلم الناس والعباس فی
ذلك قال العباس یا رسول اللہ ترکک عبدیا
واخوتنا فقال علیہ السلام ما انا ترککہ واتحکم
ولا انک اللہ عن رجل ترکہ واخرجہ فی ہذا بیان
قوله لعل انت منی جنتلہ ہارون من موسیٰ قال اللہ
تعالیٰ وا حینا الی موسیٰ واخیه ان یتوء لقو
صما بمصر بیوتوا واجبلوا بیوتکم قبیلہ فہذا الایۃ
منزلہ ہارون من موسیٰ و فیہا منزلہ علی
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
منہم من قال النبی الا ان ہذا السجد لا محل الا

قالت العلماء هذا البيان لا يوجد الا عندكم
اهل البيت ومن ينكر ذلك -

بھیجی کہ ملک مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات
بناو اور اپنے گھروں ہی کو قبلہ قرار دو،
امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت میں نہایت
کی موسیٰ سے منزلات پائی جاتی ہے اور وہی منزلت
علیؑ کو حضرت کے ساتھ ہے مگر جب حکم الہی اور حدیث
پیشتر اور باوجود اس کے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مسجد کسی کے لئے حلال نہیں
ہے جس نے میرے اور میری آل کے۔ علماء و جو حاضر
تھے بول اُٹھے کہ یہ باتیں کہاں معلوم ہو سکتی ہیں
بجز خاندان رسالت کے اور کہ کس کی مجال ہو کہ ان
سے انکار کرے۔

پہنچ فرمایا کہ قرآن میں حکم ہے "فات ذا القربى حقه"
دوسرا روم پارہ ۱۰

ترجمہ۔ اے پیغمبر رشتہ داروں کو ان کا حق ویدو
یہ بھی عترت کے لئے ایک بڑی خصوصیت ہے اور کہ
جس وقت یہ حکم الہی نازل ہوا تو حضورؐ نے صاحبزادی
(بی بی فاطمہ) سے فرمایا کہ (بی بی) یہ مذکور موجود
ہے اور یہ وہ مال ہے کہ جہاد کے لئے، جہر گھوڑے
نہیں دوڑا سگئے اور یہ میرے ہی لئے مخصوص ہے
اور مسلمانوں کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور کہ خود
خدا تعالیٰ کے حکم کے بموجب یہ میں متکو دیتا ہوں
پس اس سے تم خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور تمہاری
اولاد بھی فائدہ اٹھائے،

ششم ہجرا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ارشاد باری
یہ ہے کہ قل لا اسئلكم علیہ اجر الا المودة فی القربی
اسورہ شوریٰ پارہ ۱۰

ترجمہ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو کہ میں تم سے

خاصہ میں قول اللہ تعالیٰ فات ذا القربى حقه
خصوصیت ہے فلما نزلت هذه الآية قال صلى الله
عليه وآله وسلم لفاطمه عليها السلام هذه فداؤ
ہے مالہ یوسف علیہ نبیل ولاد کا ب (سورہ شوریٰ
۱۰) وہی خاصہ دون المسلمین وقد جعلتها
لك لما امرني الله به فخذها لك ولولدك

سادس ہجرا قول الله تعالى قل لا اسئلكم علیہ اجر
الا المودة فی القربى وهذه خصوصیت لاول دون
غیر ہم فہذا المودة فربیعة من الله تعالى علی
کافہ المومنین لایا فی ہذا احد مومننا مخصا

کچھ اجر رسالت نہیں چاہتا لیکن پھر میرے شریبی
رشتہ داروں سے محبت رکھو، چنانچہ یہ بھی حضرت
کی آل کے لئے بڑی خصوصیت ہے جن میں غیروں
کا بالکل دخل نہیں ہے یہیں بموجب حکم خدا تعالیٰ
تمام مومنین پر واجب ہے کہ حضور کی عمرت سے
محبت رکھیں، اور کہ یہ واضح رہے، اس آل پیغمبر
وہ بھی انسان محبت ہی کے باعث اس پر بہت واجب جاتی
ہے چنانچہ خدا کے تعالیٰ کا ارشاد ہو والذین
امنوا وعلوا الصالحات فی روضات الجنات لهم ما
یشاؤون عند ربهم ذالک هو الفضل الکبیر ذالک
الذی یبیش الله عباده الذین امنوا وعلوا الصالحات
قل لا اسئلكم علیہ اجرا الا المودة فی القربی (سورہ
شوریٰ پارہ ۲۵)۔

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل
کئے وہی جنت کے باغوں میں ہوں گے اور انکی ضرورت
کو خداوند عالم پورا کرے گا اور یہ اسکا بڑا فضل ہے
اور یہ ہی وہ نعمت ہے جس کی بشارت خدا تعالیٰ
اپنے اُن بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک
عمل کئے ہیں پھر ان لوگوں سے کہو
کہ میں تم سے اجر رسالت کچھ نہیں چاہتا لیکن تم میرے
اہل بیت سے محبت کرو، حالانکہ یہ آیت بہت ہی
صاف اور واضح ہے لیکن اکثر لوگوں نے اس آیت
کی تفسیر میں وفاداری نہیں کی،

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے
اور انھوں نے اپنی پند بزرگوار سے اور انھوں نے اپنے
اجداد سے اور انھوں نے جناب امیر المومنین علی سے

الا استوجب الجنة لقول الله تعالى في هذه
الآية والذين امنوا وعلوا الصالحات فی روضات
الجنات لهم ما يشاؤون عند ربهم ذالک هو الفضل
الکبیر وذلک الذی یبیش الله عباده الذین امنوا
وعلوا الصالحات قل لا اسئلكم علیہ اجرا الا
المودة فی القربی مفضل ومبینا لکن ما فی هذه
الآية اکثر هم۔ قال ابو الحسن حدیثی ابی عن
حماد بن ابیہ عن امیر المومنین علی انه جمیع
المهاجرون والوفاء بالی رسول الله صلی الله علیہ
والہ وسلم فقالوا ان لک یا رسول الله مؤنة فی
نفقتک ومن یأتیک من الوفور وهذه اموالنا
مع وما لنا فاحکم فیها باءا ما جورا اعط ما شئت
وامسک ما شئت من جنزیر وحق فیما یبیش الله تعالیٰ علیہ
الرجح الامین فقال یا محمد قل لا اسئلكم علیہ اجرا
الا المودة فی القربی فخرجوا فقال المنفقون ما حصل
رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم علی ترک ما غفرنا
علیہ الا یبیشنا علی مودة قرابتہ من بعدہ ان هو
الوثنی افترا فی مجلسه فعدا محبتان عظیمہ فانزل الله تعالیٰ
امہ یقولون افترا کمالی الله کن یا فان یبیش الله تعالیٰ
علی قلبک یمجد الله الباطل ویحق الحق بکلماتہ انہ
علیہ بذات الصدور فیبعث الیہم صلی الله علیہ و
آلہ وسلم فقال هل من حدیث قالوا لقد قال بعضنا
کلاما خلیفا کرہنا فقل علیہم هذه الآية فنبکوا
واستدوا بکاء لهم فانزل الله تعالیٰ وهو الذی یقبل
التوبة عن عباده ویعفو عن السيئات ویعلووا تعالیٰ

یہ حدیث سنی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہمسایہ اور انصار جمع ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول خدا! جو کچھ جناب کا حصہ مال منیت میں ہوا وہ میں سے آپ اپنے اخراجات کے کفیل ہوتے ہیں۔ ہانوں کا بار بھی اسی فقہ پر پڑتا ہے یعنی آپ کا حصہ سب کے لئے کافی نہیں ہوتا اور یہ موجودہ مال جو بیٹے اپنی جانوں کی بالخصوص حاصل کیا ہے حاضر ہے چونکہ آپ بڑے نیک اور عمن ہیں لہذا جو کچھ اس میں سے آپ پائیں وہ ہیکو عطا فرمائیں اور جو کچھ چاہیں بے تکلف اپنے لئے رکھیں (آپ مختار ہیں) پس اسی پر حدائے تعالیٰ نے فوراً حضرت جبریلؑ کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ قل لا اسئلكم سلیہ اجزا (الودۃ فی القرابی سورہ شوریٰ پارہ ۲۵) وہ جماعت تو یہ حکم سکر علی گئی لیکن منافقین (کب باز آتے تھے) فوراً کجہ اٹھے کہ مال چھوڑنے کو حضرت کاول تو ہمیں چاہتا تھا۔ اب مال چھوڑا تو یہ لم لگا دی کہ ہم اُن کے بعد ان کے اقتدار کے بھی فرائز بردار ہیں (سورۃ) اور کہ یہ سب فریب بازی ہے جو مجمع میں دست پہناتا یہ جدید حکم بھیجا اور فقہوں نے افتقر علی اللہ کذباً ان یشاء اللہ ینتقم علی قلوبک وینج اللہ الباطل۔ عینی الحق یتکلم انہ علیہ بذات الصدود (سورۃ شوریٰ پارہ ۲۵)

ترجمہ۔ یاد رہے کہ جس نے حد پر چھوڑا بتایا بائذا، پس اے منافقو اگر اللہ چاہے تو تمہارے قلوب پر مہر لگا دے تاکہ پھر کبھی اس نہ کر سکو حالانکہ اللہ تعالیٰ باطل کو مٹاتا ہے اور اس کے کلمات کے ذریعہ سے حق کو حق ثابت کرتا ہے بیشک وہ دونوں کی حالتیں پوری پوری

آگاہ ہے اس حکم کے نازل ہوتے ہی ان لوگوں کو
پھر بلا یا گیا تو دل میں کہتے آئے کہ ضرور کوئی تازہ
معاملہ بنانے کے لئے طلبی ہوئی ہے، بعض منافقین کہنے
لگے کہ بیشک ہم میں سے بعضوں نے رسول اللہ کے سامنے
ایسی سخت کلامی کی تھی جسکو بخیر خود بھی بڑا سمجھا
تھا ان لوگوں کے پہنچنے پر حضرت نے یہ بھی تازہ
آیت سنا دی تو سب روتے لگے اور غضب کا رونا
روتے رہے اندھیاں سے زیادہ سیدھا کون فوراً
یہ حکم سمجھا ہوا الذی یقبل التوبۃ عن عباده ولیفوض
عن السیات ویعلم ما تفعلون (سرور شہودی یاد
ہو) وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول
کر کر ان کی بد کاریوں کو معاف فرمادیتا ہے (لیکن)
یہ ضرور جانتا ہے کہ حق کیا رہی ہیں،

ہم قسم پھر امام نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ
یہ ہے ان الله وذلک لکنۃ یصلون علی النبی یا ایہا
الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (سورہ احزاب
پارہ ۲۲)

ترجمہ تحقیق کہ خداوند عالم خود اور اس کے فرشتے نبی
پر درود بھیجتے ہیں اے مومنین تم بھی درود بھیجو اور
اس طرح سلام کرو جیسا کہ سلام کرنے کا حق ہے
دیکھو کہ عرض کیا کہ ہم سلام کرنا تو جانتے ہیں لیکن
آپ پر درود کس طرح سے بھیجیں تو ان حضرت
یہ منافقین منہ مایا اللہ صل علی محمد وآل محمد مکالمات
علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید یعنی اے
خدا تو محمد اور اس کی اولاد پر اس طرح درود بھیج
جس طرح ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی ہے
اھ کہ تو حمید اور مجید ہے اور کہ دوسری آیت یہی

سماعیا ایہا الذین امنوا صلیون علی النبی
یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

قبل یا رسول اللہ قد عرفنا التسلیم علیک فیکف بصلۃ
علیک فقال قولوا اللہم صل علی محمد آل محمد کما
صلیت دیارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید
مجید و قال (اللہ تعالیٰ سلام علی آل یمین یعنی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہ وسلم علی الابرار من الاولیاء)
علیہم السلام سوا

سلام علی آل یسین سورۃ الصافات پارہ ۱۳
اور آل یسین۔ یعنی آل محمد پر سلام ہو
یہ واضح ہو کسی تنبیہ کی آل پر خدائے تعالیٰ نے سلام
نہیں بھیجا بلکہ تنبیہ آخر الزماں کی آل پر،
ہشتم پیر امام نے یہ آیت تشریح تلاوت فرمائی
انما خفتم من شی فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی
(سورہ انفال پارہ ۱)

ترجمہ جو چیزیں کہ تم جہاد میں لوٹ کر لاؤ اسکا پتلا
خدا کے نقاب کا حق ہے اور اس کے رسول اور اس
کے رشتہ دار کو اس اسی حکم کے ذریعہ سے جاری ہوا
تھا۔ لیکن بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حکم
منسوخ کر دیا گیا،
پس خدائے تعالیٰ نے اہلبیت پر اس حصہ کو اپنے حصہ
سے وابستہ فرمایا اور تفصیلات یہاں محمدی کے لئے
مخصوص ہے اور امت میں سے کسی کا کچھ تعلق اس سے
نہیں ہے،

قوله تعالى والیتیم والمساکین وابن السبیل سورۃ
انفال پارہ ۱،

ترجمہ۔ اور یتیم اور مساکین اور مسافروں کا بھی اس
میں حق ہے، فرمایا کہ یتیم بچوں اور مساکین کی قیمتی اور
مسکینی ختم ہو جاتی ہے تو ان کا اس مال غنیمت
میں کچھ حصہ نہیں رہتا لیکن آل محمد کا حصہ قیامت
تک رہے گا۔ خواہ وہ مالدار ہوں اور خواہ غریب
اور اسی طرح خاندانِ عالم نے آل رسول کی اطاعت
کا حکم دیا یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم (سورہ نسا پارہ ۵)۔

ترجمہ اور اے مومنین اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت

ثامۃ ہا آیہ انما خفتم من شی فان للہ خمسہ و
للرسول ولذی القربی فقرن سہم ذی القربى بسہم
وبسہم رسولہ فہذا فضل ایضاً للول دون الامۃ
واما قوله والیتامی والمساکین فان الیتیم اذا
انقطع یتیمہ والمساکین اذا انقطعت مسکنۃ لم
یکن لہ نصیب من انہم وسہم ذی القربى انی یومئذ
قائضیم الغنی والفقیر منہم سواء فقرن سہم سہم
وکذا الذک فی الطاعۃ قال اللہ تعالیٰ ایہا الذین
امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
وقال اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین
امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ و
ہم را کعون فجل طاعتہم مع طاعتہ الرسول
مقر و ذہ بطاعتہ وکذا الذک ولا یتیم مع ولایتہ
الرسول مقر و ذہ لولایتہ کما اجل سہم سہم مع سہم
الرسول مقر و ذہ اسہم فی العینۃ واللفظ فلما جلت
قصہ الصدقۃ فذہ لنفسہ ورسولہ و ذہ
اہل بیت رسولہ فقال انما الصدقات للفقراء
والمساکین والعاملین علیہ والموفۃ قلوبکم
وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ و
ابن السبیل فی فیضۃ من اللہ الایۃ (سورہ
توبہ پارہ ۶)، والصدقۃ محرمة علی محمد و
آل محمد وھو اساتخ ایدی الناس لا تمیل لھم
لا انہم مطہرون من کل دنس ووسخ فلما طہر

اللہ واصطفاهم رضی اللہ عنہم ما رضی لنفسہ
وکرہ لہم ما کرہ لنفسہ عز وجل ولعائے و
تقدس وتبارک وعظم شأنہ ودوام احسانہ

کرو اس کے رسول کی اور اولی الامر کی جو تم میں
سے ہوں، اور پھر فرمایا انا ولیکم اللہ ورسولہ
والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون
الزکوٰۃ وهم راکعون سورۃ مائدہ پارہ
۶ ترجمہ۔ پس تمہارے حاکم خدائے تعالیٰ اور
اسکا رسول ہیں اور نیز وہ لوگ جو ایمان لائے
اور وہ جنہوں نے نماز بھی قائم رکھی اور حالت
رکوع میں زکوٰۃ بھی دی۔

پس خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے اہل بیت کی
اطاعت کو مع اپنے پیغمبر کی اطاعت کے اپنی احکامات
سے وابستہ فرمایا اور اسی طرح اہل بیت کی ولایت
کو مع رسول کی ولایت کے اپنی ولایت سے
متمم فرمایا جیسا کہ اہل بیت کے حصہ عنیت کو اپنے
اور پیغمبر کے حصہ کے ساتھ ملایا۔ لیکن جہاں
کہیں صدقہ کا ذکر آیا وہاں اپنے آپ کو اور اپنے
پیغمبر کو مع اس کے اہل بیت کے پاک اور صادق کہا
جیسا پچھو اس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے انا الصدق
والفقراء والمساکین والعاملین جملہ ما والمولفۃ
القلوب (سورۃ توبہ پارہ ۱۱) وفي الرقاب و
الغارمین فی سبیل اللہ وابن السبیل فی فیضۃ
من اللہ (تا آخر آیہ) سورۃ توبہ پارہ ۱۱ آخر
کامال تو بس فقر و مساکین اور اس عملہ کا حق ہے
جو حیرات کی وصولی پر مامور ہو اور نیز ان لوگوں کا
حصہ بھی اس میں ہے جسے دلوں کو پرچا تا مسطور
ہو اندیز اسکو قید غلامی سے غلاموں کے چھوڑنے
اور مقررہ حق کے قرضہ کو ادا کرنے اور مسافروں کے
لئے زاد راہ فراہم کرنے میں بھی استعمال کرنا چاہی

ما سحھا آیہ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون
الا یہ ففمن اهل الذکر لان الذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونحن اہلہ حیث
قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الطلاق فاتقوا اللہ یا
اولی الاباب الذین امضوا قد انزل اللہ بکم
ذکر رسولاً یتلو علیکم آیات اللہ مبینات

عاشراً آیہ حرمت علیکم ما تکلموا بنا تکلم
واخراً تکلموا (الایہ سورۃ نساء یادہم) غفر
ہذا بیان لنا من اللہ ولستہ من اللہ ولو کنتم
من آلہ لحرم علیہ بنا تکلم ان یتزوجھا لو کان
حیاً کما حرم علیہ بنا فی لا نأخذ بیتیہ

اور یہ حقوق خود اللہ تعالیٰ کے پھرائے ہوئے
ہیں) اور پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ محمد
اور آل محمد پر حرام ہے کیونکہ صدقہ لوگوں کے ہاتھوں
کا میل ہے اور اہل بیت پیغمبر اور خود پیغمبر ہر طرف
ہم زبان بعد امام علیہ السلام نے ارشاد
فرمایا کہ قول باری تعالیٰ یہ ہے فاسئلوا اهل
الذکر ان کنتم لاتعلمون (سورہ نخل پارہ
پہل ترجمہ۔ اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل الذکر سے
دریافت کرو) وہ اہل الذکر ہم ہیں یعنی نبوت
کیونکہ خدا تعالیٰ نے ذکر سے مراد اپنے پیغمبر
کو لیا ہے اور ہم ان کے اہل ہیں چنانچہ سورہ
طلاق پارہ ۲۸ رکوع ۸ میں ارشاد ہے،

فاتقوا اللہ یا اولی الاباب الذین امضوا قد انزل
اللہ الیکم ذکر رسولاً یتلو علیکم آیات اللہ
مبینات (ترجمہ لے عظیمہ مؤمنین خدا سے ڈرو
تحقیق خدا تعالیٰ نے تمہاری طرف ذکر یعنی
رسول کو بھیجا ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام تم کو سناتا رہے)

وہم پیر یہ آیت تلاوت فرمائی حومت علیکم
امہا نکم و بنا تکلم واخراً تکلم (الایہ سورہ
(سورہ نساء یادہم)

ترجمہ۔ اور حرام قرار دیا تمہارے تمہاری ماؤں
کو اور تمہاری دختر و زکوہ کو اور تمہاری بہنوں کو
تا آخر آیہ) اور فرمایا کہ اس حکم سے غلام ہی
کہ ہم آل پیغمبر ہیں اور تم ان نہیں ہو کیونکہ اگر تم
بھی آل میں شامل ہوتے تو بیشک تمہاری
بیٹیاں پیغمبر پر نکاح کے لئے حرام ہو جاتیں

اور کہ اب اگر پیغمبر دنیا میں موجود ہوتے تو میری
دختر بھی اس کا نکاح نہیں کر سکتی تھی کیونکہ میری دختر
ان کی آل ہے۔

یا زوہم پیر حضرت علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت
فرمائی۔ قال رجل من آل فرعون کیسہ ایماذا
اتقتلون رجالا ان يقول بلی اللہ وقد جاءکم
بالبینات من ربکم تمام الا یہ سورہ مومن
پارہ ۲۶۔

ترجمہ۔ اور آل فرعون میں سے ایک شخص مومن
تھا جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا یہی تفسیر
حدیث نمبر ۱۳۶ باب ۵۶، وہ یہ ماجرا سنکر بولا
کہ تم صرف اتنی بات پر، ایک آدمی کو قتل کرنے
ہو کہ وہ خدا سے حقارت کو اپنا رب بیان کرتا ہے
حالانکہ اس کے پاس ہمارے رب کی طرف سے صاف
نشانیوں موجود ہیں۔

پس وہ مرد مومن فرعون کا خالہ زاد بھائی پوسن
کی وجہ سے فرعون کے نسب میں شامل ہوا اگرچہ
دین میں فرعون سے مختلف تھا لہذا اس کو آل فرعون
کہا گیا ہے۔ یعنی لمجاؤ دین وہ اہل فرعون نہیں
تھا۔ چنانچہ اسی طرح ہم اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہونے کے باعث ان کی آل کے لفظ سے
مخصوص ہیں۔

اگر محض دین کی شرکت سے آل کا خطاب مل سکتا
تو ہر بے تمام امت آل کہلائے کی مستحق ہو جاتی
اور ایسا مطلق نہیں ہے۔ ایسا خیال بہت و خیال بہت
وجہوں،

پس یہی فرق ہمارے اور تمام امت کے درمیان ہے

حادی عشر۔ فی سورۃ المؤمن قال رجل مومن
من آل فرعون یکتہم ایماذا اتقتلون رجلا ان یقول
ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم تمام الا یہ
تکان ابن خال فرعون فنبہ الی فرعون فنبہ
ولم یفہم الیہ بدیتہ وکذلک لک خصصنا
معن اذا کتا من الہ بولہیتنا منہ وکما الناس
بالدین فہذا فرق بین الال والامۃ،

ثانی عشرہا۔ ایہ و امرا هلك بالصلاة واصطبر
عليها فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحج
الى باب على وفاطة عليهم السلام بعد نزول هذه
الاية تسعة اشهر كل يوم عند حضور كل صلاة
محضرات فيقول الصلاة يرحكم الله فقالوا لمن
الحمد لله الذي خصنا بهذه الكرامة العظمى -
فقال المأمون والعلماء جزاكم الله انما اهل
البيت عن هذه الامة خيرا لما يجد الشرح والبيان
فيما اشتبه علينا الا عندكم -

دوازدهم پیرامام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت
فرمائی و امرا هلك بالصلاة واصطبر عليهما
(سورہ نمل پاره ۱۲ ترجمہ اور اپنے اہل کو نماز کا
حکم دو اور خود بھی اس پر چڑھے رہو)
اور فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے پر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو ماہ تک خانہ علی
وزیر اہر یا پنج نمازوں کے وقت تشریف لاتے
اور آواز دیتے الصلوٰۃ یر حکم اللہ،
چنانچہ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل پر امام علیہ السلام
نے خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُسے اتنی بڑی
بزرگی کے ساتھ پہلو مخصوص فرمایا۔

حب یہاں تک نوبت پہنچی تو ماموں رشید اور تمام
علماء نے کہا کہ بیشک اس امت میں تم ہی اہل بیت
رسول ہو اور خدائے تعالیٰ تمکو جزائے خنیر
عطا فرمائے اور کتنام وہ اسوجہ ہم پر شبہ میں ان
کی تغیر و تشریح سوائے آپ لوگوں کے اور کسی سے
نہیں ہو سکتی تھی۔

۱۴ | اسی طرح قطبی اور عمیر بنی اور مالکی نے
کتاب فضول المہمہ میں خود اپنی اسناد سے محمد بن
سیرین سے روایت کی ہے کہ یہ آیت کہ خدائے
تعالیٰ وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا
کیا اور پھر کسی کا بیٹا بیٹی اور داماد اور بہنوئی یا
شان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور علی اور فاطمہ میں نازل ہوئی ہے

۱۵ | کتاب مشکوٰۃ میں اسامہ بن زید سے روایت
ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ آیت ،

۱۴ | ایضاً اخرج الثعلبی والحموی والمالکی فی فضول
المہمہ یا سائیدہم عن محمد بن سیرین قال نزلت
هذه الاية وهو الذي خلق من الماء بشرا
فجعل نسباً وصهلاً (سورہ فرقان پاره ۱۲) فی النبی
وفاطمة وعلی رضی اللہ عنہما۔

۱۵ | وفي المشکوٰۃ عن اسامہ بن زید عن النبی
فی قول اللہ عز وجل انہم ظالمہ لنفسہم ومنہم
مقتصد ومنہم سابق الخیرات (الی الخیر الا یہ)

قال كلم في الجنة ورواه الترمذی۔

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق

بالخيرات (سورہ فاطر ۱۲)

ترجمہ۔ پھر ان میں سے بعض تو اس پر عمل نہ کر کر
اپنی جانوں پر ستم کر رہے ہیں اور بعض درمیانی
چال چل رہے ہیں اور بعض خدا سے تقائے
کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھے ہوئے ہیں،
کی تفسیر یہ ہے کہ یہ ہر سہ گروہ بہت میں جائیں
گے، اور یہ بھی مضمون ترمذی میں ہے۔

د اب جس طرح نور ایمان اجازت دے وہ
قبول کیا جائے۔

ایک حدیث تو وہ ہے جو حدیث بخاری ۱۳۰۱ میں امام
رضا علیہ السلام سے منقول ہے اور دوسری یہ جو
اسامہ بن زید سے مروی ہے اگر اسامہ کی تفسیر
مانی جاتی تو سب بخار اور متق امت انبیاء
علیہم السلام کے ساتھ بہت میں جاتے ہیں
اور قرآن کا حکم ہے کہ ان الفجار نفی جمیعہ

۱۴ | اور کتاب جوامع المقدرین میں ابن عباس
وزید بن علی بن حسن رضی اللہ عنہم سے مروی
ہے کہ ارشاد خدا نے تقائے یہ ہے۔
ولم یمن یعطیک ربک فترضی۔

رسورہ الفضل پارہ ۵۰۔

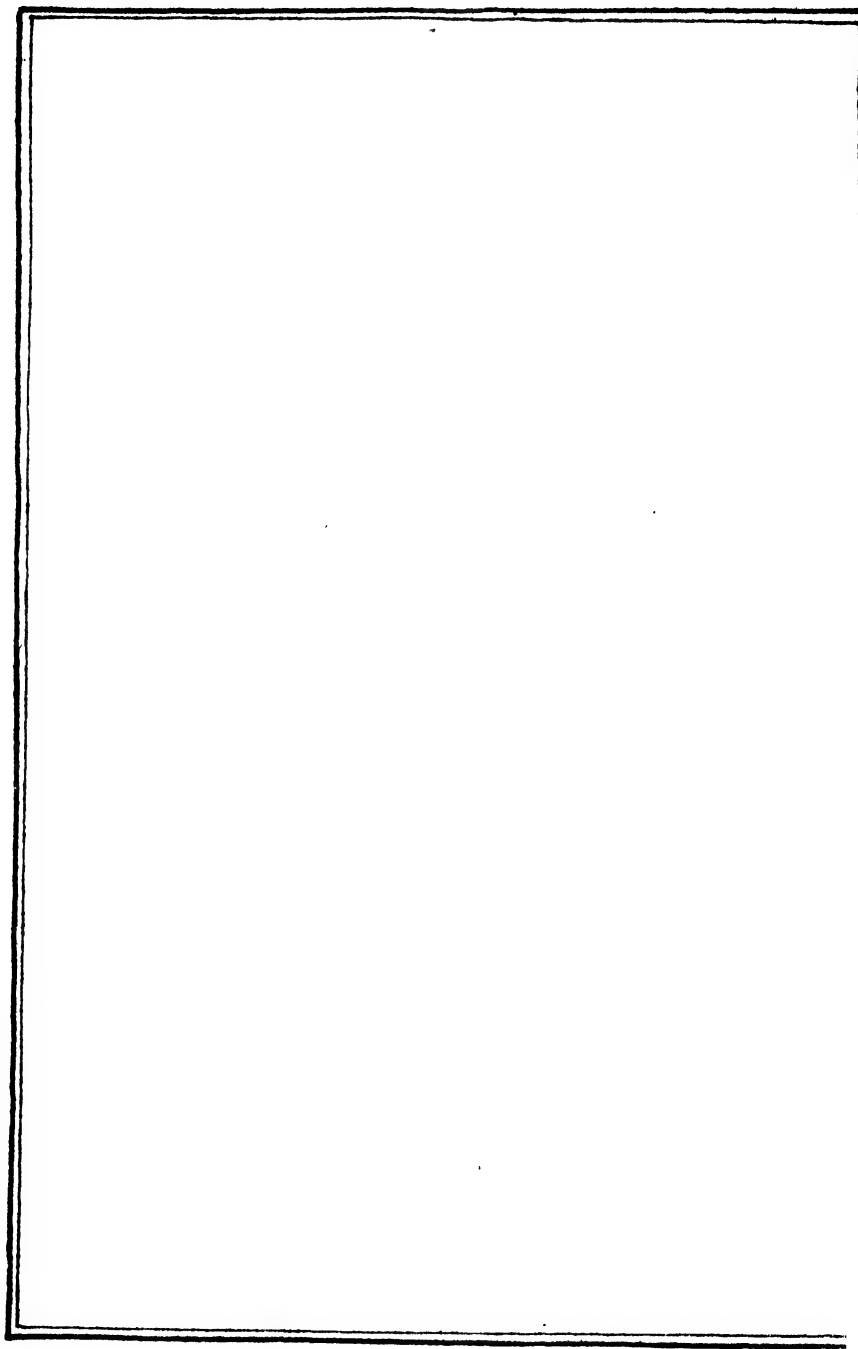
ترجمہ۔ عتق رب تمہارا پروردگار کا لے تمہیں
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تم کو وہ کچھ دے
گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوش ہونے
سے مراد یہ ہے کہ خدا نے تقائے ان کے اہلبیت
کو حبت میں داخل کرے گا۔

۱۵ | وفی جواہر النقدرین عن ابن عباس
زید بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم قال فی قولہ
لقلل ودسوف یعطیک ربک فترضی ان شاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
یدخل اللہ اهل بیتہ الجنة۔

۷۱ و فی الصواعق نزل القرآن عن ابن عباس
 رضي الله عنهما قال ان رجلاً من محمد ان لا يدخل
 احد من اهل بيته النار -
 ۷۲ | صواعق محرقة میں قرطبی نے حضرت ابن
 عباس سے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 (بحوالہ حدیث بالا) کی تفسیر یہ لکھی ہے کہ ان
 کے اہل بیت میں سے کوئی شخص بھی دوزخ
 میں نہ جائے

تمام شد



حالی پریس پانی پت

ایک عرصہ سے پانی پت میں ایک مطبع جاری کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی مولانا حالی کی زندگی میں ان کے دوست جناب مولانا وجہ الدین صاحب سلیم نے ایک مطبع اسی نام کا جاری کیا تھا جو چند سال نہایت مفید کام کرنے کے بعد بند ہو گیا۔

اب میں نے اپنے نانا صاحب (مولانا حاجہ الطاف حسین صاحب حالی) مرحوم و متوفی کی یادگار میں ایک نیا مطبع حالی پریس جاری کیا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ مولانا حالی مرحوم کی تمام تصانیف ایک سلسلہ کی صورت میں اور ایک تقطیع پر چھپوائی جائیں اور ان کی تصحیح کا پورا پورا اہتمام کیا جائے۔ اس کے علاوہ کوشش کی جاتی ہے کہ اجرت کا کام عمدہ اور جلدی کیا جائے اور جہاں تک بھی ممکن ہو کفایت کے ساتھ کیا جائے

پریس کی کامیابی اور اسکی ترقی انسان محکمہ جات اور رسا اور پبلک کی سرپرستی اور توجہ پر منحصر ہے اگر یہ حاصل ہو گئی تو اپنی طرف سے ہم کوشش کریں گے کہ پریس اس سرپرستی کا پورے طور پر مستحق ثابت ہو۔

المش

خواجہ فرزند علی مالک و منیجر حالی پریس پانی پت

پنجاب

